رَد کئے ہوئے اور شکستہ دِلوں کے لئے

الٰہی شفاء

حضرت لوقا کی معرفت

سیدنا یسوع المسیح کی انجیل مبارک

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

مفت کاپی حاصل کریں

یہ کتاب برائے فروخت نہیں ہے

اور اسکا بیچنا وخریدنا ممنوع ہے

مطالعے سے پہلے ہدایات

حضرت لوقا کی معرفت انجیل کو مزید جاننے کے لئے، ہم نے اس میں منفرد فیچر متعارف کروائے ہیں۔ یہ فیچر کلام مقدس کو سمجھنے میں آپ کی مدد کریں گے اور آپ کے روحانی سفر میں آپ کے رہنما ہوں گے۔

آپ کے سفر کے لیے

آپ حاشیے میں حوصلہ افزا عقیدتی نوٹ دیکھیں گے۔ ہر ایک نوٹ میں صورتحال، مشاہدہ، فیضیابی اور اطلاق کا سیکشن ہے۔

صورتِ حال

باب کے سیاق وسباق پر ایک طائرانہ نظر ہے۔ ان سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان حوالہ جات میں کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

مشاہدہ

عمل اور عملی نقطہ نظر کی وضاحت ہے۔ اس سے آپ سیکھ پائیں گے کہ اس انجیل میں بیان لوگوں کے عمل میں کون سی سچائی یا سبق نمایاں ہے؟

فیضیابی

ہر باب میں پائے جانے والے ایک نقطہ یا سبق کی تشریح ہے۔ یہ تحریریں اور فیض مرکزی نکتہ کو واضح کرتے ہیں اور ایک عصری پیغام دیتے ہیں جو آپ کی نجی زندگی کے لئے یا کسی گھرانے گروپ یا چرچ کے ساتھ اشتراک کے لیے کارآمد ہو گا۔

اطلاق

اطلاق، کلام کے اس پیغام کو آپ کے گھر اور زندگی میں لے جاتا ہے اور صحیح سوالات پوچھنے میں آپ کی مدد کرتا ہے کہ میں نے جو اِس باب میں سے سیکھا ہے اُسے میں اپنی زندگی میں کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ یا کیا میری زندگی میں کوئی بھی ایسی چیز ہے جو اس تعلیم کی بنیاد پر تبدیل ہو سکتی ہے؟

تعارف

تقریباً دوہزار سال پہلے ایک لوقا نامی ڈاکٹر نے ان الفاظ سے شروع کرتے ہوئے اپنے دوست کو یوں خط لکھا۔

”چُونکہ بُہتوں نے اِس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمِیان واقِع ہُوئِیں اُن کو ترتِیب وار بیان کریں۔ جَیسا کہ اُنہوں نے جو شرُوع سے خُود دیکھنے والے اور کلام کے خادِم تھے اُن کو ہم تک پُہنچایا۔ اِس لِئے اَے مُعزّز تھیوفیلس مَیں نے بھی مُناسِب جانا کہ سب باتوں کا سِلسِلہ شرُوع سے ٹِھیک ٹِھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لِئے ترتِیب سے لکُھوں۔ تاکہ جِن باتوں کی تُو نے تعلِیم پائی ہے اُن کی پُختگی تُجھے معلُوم ہو جائے۔ (لوقا ۱:۱۔۴)

حضرت لوقا اور تھیوفیلس نے دو محبتیں بانٹیں ایک مسیح کے لیے اور دوسری حقائق کے لیے۔ وہ کوئی دیومالائی کہانی نہیں چاہتے تھے۔ وہ سچ چاہتے تھے اور اس طرح ڈاکٹر لوقا نے سچائی کو چھانٹنا شروع کیا اور تھیوفیلس کو حقائق کی اطلاع دی۔ پھر نتیجہ خط اور تحقیقی مقالے کا حصہ ہے۔

یہ ایک خط کا حصہ ہے کیونکہ یہ ایک دوست کے لیے لکھا گیا تھا۔ ان دونوں کے درمیان کیسا بندھن موجود ہو گا کہ لوقا اتنی محنت کرے گا! یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے، کیونکہ مقدس لوقا کو ”پہلے ہی سے تمام چیزوں کی مکمل سمجھ تھی“ اور وہ چاہتے تھے کہ تھیوفیلس اس کے مطالعے اور تحقیق سے فائدہ اٹھائے۔

کتاب کے بارے میں

مصنف: جناب لوقا جو ایک غیر یہودی ڈاکٹر تھے۔

تاریخ تصنیف: ۶۰ عیسوی

کلیدی موضوع

- خداوند یسوع المسیح کامل انسان اور کامل خدا تھے۔
- خداوند یسوع المسیح نے بھی اپنی زندگی میں تضادات کا سامنا کیا پھر بھی انہوں نے معجزات کئے۔
- سیدنا یسوع المسیح نے خدا کے مشن کو پورا کیا اور اس کی بادشاہی کی تعلیم دی۔
- سیدنا یسوع المسیح کی موت اور جی اٹھنے نے خدا کے ساتھ ہمارے تعلق کو بحال کیا۔

کلیدی کردار

مقدسہ الیشبع، مقدس زکریا، مقدسہ مریم، مقدس یوسف، مقدس یوحنا اصطباغی، خداوند یسوع المسیح اور شاگرد۔

کلیدی آیت

”اِس لِئے اَے معزز تھیوفیلس مَیں نے بھی مُناسِب جانا کہ سب باتوں کا سِلسِلہ شرُوع سے ٹِھیک ٹِھیک دریافت کر کے اُن کو تیرے لِئے ترتِیب سے لکھوں۔ تاکہ جِن باتوں کی

کیا آپ مقدسہ مریم کے گھر میں مقدس لوقا کا تصور کر سکتے ہیں؟ "مقدسہ ماں مجھے بتاؤ کہ بیت الحم میں کیا ہوا تھا؟" کیا آپ اُسے جناب متی پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے؟ "مجھے دیکھنے دو کہ کیا میں نے یہ تمثیل صحیح سمجھی ہے۔" یا مقدس پطرس کے ساتھ لمبی سیر پر جاتے ہوئے، "جب تم نے تیسری بار اس کا انکار کیا تو کیا جناب یسوع کو معلوم تھا؟" ایک سرجن ڈاکٹر مہارت کے ساتھ، جناب لوقا سچائی کی تحقیقات کرتے ہیں۔

کیوں؟

تاکہ اس کا دوست جان پائے کہ اسے جو سکھایا گیا تھا وہ سچ تھا۔

کیا مقدس لوقا کو اندازہ تھا کہ ہم لاکھوں لوگ اس کے مطالعے سے مستفید ہوں گے؟ مجھے لگتا ہے کہ انہیں ہرگز اندازہ نہیں تھا۔ اس نے صرف ایک دوست کے ساتھ سچائی کا اشتراک کیا۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کیا ہو گا؟ اگر ہم سب حضرت لوقا کی مانند ہی کریں گے۔

تُو نے تعلیم پائی ہے اُن کی پختگی تجھے معلُوم ہو جائے۔"

مشمولات

خداوند یسوع کی پیدائش اور تیاری
۱:۱۔۱۳:۴
سیدنا یسوع المسیح کی زمینی خدمت
۱۴:۴۔۵۰:۹
خداوند یسوع المسیح کی تضادات کے درمیان خدمت ۵۱:۹۔۴۳:۱۸
خداوند یسوع المسیح کی زندگی کے آخری ہفتے میں جی اٹھنا اور آسمان پر صعود کر جانا
۱:۱۹۔۵۳:۲۴

باب 1

تعارف

(1) چُونکہ بہتوں نے کوشش کی ہے کہ جو باتیں ہمارے
درمِیان واقع ہوئیں اُن کو ترتِیب وار بیان کریں۔ (2) جَیسا کہ
اُنہوں نے جو شروع سے خود شاہد اور کلام کے خادِم تھے اُن کو ہم
تک پُہنچایا۔ (3) اِس لئے اَے معزز تھِیُفِلُس مَیں نے بھی مُناسِب
جانا کہ سب باتوں کا سِلسِلہ شرُوع سے ٹِھیک ٹِھیک دریافت کر کے
اُن کو با ترتیب لکھ کر تیری خدمت میں پیش کروں۔ (4) تاکہ جِن
باتوں کی تُو نے تعلیم پائی ہے اُن کی پختگی تُجھے معلوم ہو جائے۔

یوحنا کی ولادت کی پیش گوئی

(5) یہودیہ کے بادشاہ ہیرودِؔیس کے زمانے میں ابی یاہ
کے فریق میں سے زکریاؔہ نام ایک کاہن تھا اور اُس کی بیوی ہاروؔن
کی بیٹیوں میں سے تھی اور اُس کا نام اِلیشِبَع تھا۔ (6) اور وہ دونوں
خُدا کے نزدیک راست باز اور خُداوند کے سب احکام و قوانین پر
بے عَیب چلنے والے تھے۔ (7) لیکن اُن کے اَولاد نہ تھی کیونکہ
اِلیشِبَع بانجھ تھی اور دونوں عُمر رسِیدہ تھے۔

(8) جب وہ خُدا کے حضُور اپنے فرِیق کی باری پر کہانت کا کام
انجام دیتا تھا تو اَیسا ہوا۔ (9) کہ کہانت کے دستور کے موافق اُس
کے نام کا قُرعہ نِکلا کہ خُداوند کے مقدس میں جا کر خوشبو جلائے۔
(10) اور لوگوں کی ساری جماعت لوبان جلاتے وقت باہر دُعا کر رہی
تھی۔

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۔۸۰

صورتِ حال

سکالرز بتاتے ہیں کہ یہ واقعات تقریباً چھ سال قبل المسیح ہیرودیس اعظم کے دورِ حکومت میں پیش آئے تھے۔ خدا نے خداوند یسوع المسیح کے دنیا میں آنے کی سٹیج سجائی تھی۔

مشاہدہ

یسوع کی پیدائش تک کے واقعات کا خلاصہ فرشتے کے الفاظ سے کیا جا سکتا ہے کہ خدا کا کلام ہر گز بے تاثیر نہ ہو گا۔

فیضیابی

کچھ چیزیں صرف ماں ہی کر سکتی ہے۔

صرف ایک ماں ہی ایک ہاتھ سے بچے کو کپڑے پہنا سکتی ہے اور دوسرے ہاتھ سے فون سن سکتی ہے۔ دروازہ کھُلنے کی آواز سے ایک ماں ہی سمجھ سکتی ہے کہ کون سا بچہ گھر میں داخل ہو رہا ہے۔ صرف ایک ماں ہی دن بھر ناک صاف کر سکتی ہے یا بہت سے کپڑے دھو سکتی ہے، ایک ماں ہی اپنے بچوں کے اچھے کھانے کا انتظام کر سکتی اور اپنے حصے کی چیزیں اور خوشیاں نچھاور کر سکتی ہے اور پھر بھی خدا کا شکر کر سکتی ہے۔ صرف ایک ماں۔

کچھ چیزیں صرف ماں ہی ٹھیک کر سکتی ہیں۔ گوشت کا بغیر کسی مدد کے ہی قیمہ بنانا۔ الماری کے ٹوٹے ہی دروازے کو ٹھیک کرنا۔ ٹوٹے ہوئے جوتے کو سینا ؟ ٹوٹے ہوئے دل کو

مقدس لوقا

جب بات ڈاکٹروں کی ہو تو ہم دو خوبیوں کی تلاش کرتے ہیں، مہارت اور شفقت۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ڈاکٹر پر اعتماد ہوں، لیکن مغرور اور متکبر نہیں۔ میڈیکل کے لحاظ سے بات کرتے ہوئے کیا وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر غور کرتے ہیں- آپ کے دل کی ہلکی دھڑکن پر، آپ کی پیٹھ پر مشکوک تل پر؟ جسم میں موجود چھوٹی چھوٹی گلٹیوں پر۔ انسانی جسم کے لحاظ سے چھوٹی سی چھوٹی غیر معمولی علامتوں پر غور کرتے ہیں اور اُن کی پرواکرتے ہیں؟ کیا وہ ایسا نہیں کرتے؟

ان سب کو دیکھتے ہوئے، ہم نے خوشی سے جناب لوقا کو اپنے پرائمری ڈاکٹر کے طور پر منتخب کیا ہو گا۔ مقدس لوقا مقدس پولس رسول کے ''پیارے طبیب یاڈاکٹر'' تھے (کلیسوں ۴:۱۴)۔ انہوں نے نہ صرف اپنی زندگی کے آخری ایام میں مقدس پولس کی دیکھ بھال کی (دیکھیں ۲ تیمتھیس ۴ : ۱۱) بلکہ انہوں نے حضرت پولس کے ساتھ بڑے بڑے سفر بھی کئے اور بعد میں اُن کی سرگرمیوں کی نہ صرف تاریخ بیان کی بلکہ رقم بھی کی۔

۱۸۰ عیسوی میں بشپ ارنیس سے لے کر زیادہ تر علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مقدس لوقا ہی لوقا کی معرفت انجیل اور رسولوں کے اعمال کی کتاب کے لکھاری ہیں۔ یہ دونوں تاریخی کتابیں مل کر نئے عہد نامے کے ۲۷ فیصد حصے پر مشتمل ہیں۔ یہ اس سے بھی زیادہ ہے جو جناب پولس رسول نے تحریر فرمایا(۲۳ فیصد)۔

یہ کتابیں ہمیں تفصیل کے ساتھ ڈاکٹر لوقا کی توجہ اور لوگوں سے اُن کی محبت کو واضح کرتے ہوئے دیکھائی دیتی ہیں۔ مقدس لوقا کے اپنے الفاظ، ایک محتاط تفتیش اور عینی شاہدین کے انٹرویوز سے ایک ''منظم نظام'' سے نکھرے ہوئے نظر آتے ہیں(لوقا ۱ :۳)۔ اور اعمال کی کتاب میں مشہور لفظ ''ہم''کو دیکھتے ہیں۔ (دیکھیں ۱۶: ۲۰۔ ۲۱؛ ۲۷۔ ۲۸)اِس سے یہ واضح ہے کہ مقدس لوقا خود ہی عینی شاہد تھے۔ وہ مقدس پولس کے بہت سے پُر خطر جنگلی، سمندری سفروں اور منسٹری مہم جوئیوں کے لیے اُن کے ہمراہ تھے!

حضرت لوقا کی تحریروں سے پتہ چلتاہے کہ وہ بہت زیادہ پڑھے لکھے اور قابل تھے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ انجیل لکھنے والوں میں سے ایک کو یعنی مقدس لوقا کو کنواری سے پیدائش کو تحریر کرنے کے مشکل کام سے نبرد آزما ہونا پڑا (دیکھیں لوقا ۱: ۲۶۔ ۳۸)۔

لوگوں کے لئے فکر کرتے ہوئے وہ خداوند مسیح کی منسٹری کو فوکس کرتا ہے کہ جیسے وہ غیر قوموں، غریبوں، گنہگاروں اور نکالے گئے، عورتوں اور بچوں کی فکر کرتا ہے۔ وہ معجزات اور فکر کو نمایاں کرتا ہے، مثال کے طور پر نائین کی بیوہ کے لیے سیدنا یسوع کی شفقت اور محبت، جب انہوں نے اس کے بیٹے کو زندہ کیا(دیکھیں ۷:۱۱۔۱۷)۔

مقدس لوقا کی عاجزی اس طرح کے اقتباسات میں نظر آتی ہے، جہاں وہ ایک ایسی عورت کا بیان کرتا

ہے جو بارہ سال سے خون بہنے کی (حیض) دائمی بیماری میں مبتلا تھی۔ وہ "اپنی ساری کمائی ڈاکٹروں پر خرچ کر چکی تھی اور کسی سے شفاء نہیں مل سکی" (۸:۴۳)۔

جب تک وہ سیدنا یسوع المسیح طبیبِ اعظم سے نہ ملی۔ وہ کسی کو بھی شفا بخش سکتے ہیں۔۔۔ وہ اب بھی شفا بخشتے ہیں۔

تعجب کی بات نہیں کہ ڈاکٹر لوقا کی تحریریں خوشیوں سے بھری ہوئی ہیں۔

(مقدس لوقا کے خوشی کے حوالے: لوقا ۱:۱۴؛۲:۱۰؛۱۰:۲۱،۱۳:۱۷؛۱۵:۷؛۱۹:۷۳۲اور اعمال ۵:۴۱؛۸:۸،۳۹؛۱۳:۵۲۔۱۵:۳)۔

[11] کہ خُداوند کا فرِشتہ خوشبو کے مذبح کی دہنی طرف
کھڑا ہوا اُس کو دِکھائی دِیا [12] اور زکریاؔہ دیکھ کر گھبرایا اور اُس پر
دہشت چھا گئی۔ [13] مگر فرشتے نے اُس سے کہا" اَے زکریاؔہ!
خَوف نہ کر کیونکہ تیری دُعا سُن لی گئی اور تیرے لِئے تیری بِیوی
اِلیشِبَع کے بیٹا ہو گا۔ تُو اُس کا نام یوحنا رکھنا۔ [14] اور تُجھے خُوشی و
خرمی ہو گی اور بہتیرے اُس کی پیدائش کے سبب سے خُوش ہوں
گے [15] کیونکہ وہ خُداوند کے حضُور میں بزُرگ ہو گا اور ہرگِز نہ
مَے نہ کوئی اَور شراب پیئے گا اور اپنی ماں کے بطن ہی سے روح
القدس سے بھر جائے گا۔ [16] اور بہت سے بنی اِسرائیل کو خُداوند
کی طرف جو اُن کا خُدا ہے رجوع کرائے گا [17] اور وہ ایلیاہ کی رُوح
اور قوت میں اُس کے آگے آگے چلے گا کہ والدوں کے دِل اَولاد
کی طرف اور نافرمانوں کو راست بازوں کی دانائی پر چلنے کی طرف
پھیرے اور خُداوند کے لئے ایک مُستعِد قَوم تیّار کرے"

سنبھالنا؟ اپنے پیاروں کے ساتھ ٹوٹنا؟ ماں ہی اِسے سنبھال سکتی ہے۔ کچھ چیزیں صرف ماں ہی ٹھیک کر سکتی ہیں۔

کچھ چیزیں صرف ماں ہی جان سکتی ہیں۔ گھر سے سکول جانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟ وہ جانتی ہے آپ کو کتنی بھوک لگتی ہے اور آپ کتنی روٹی کھائیں گے؟ ماں جانتی ہے۔ ماں ہی جانتی ہے کہ امتحان میں کتنے دن رہ گئے ہیں اور اِس وقت آپ کو کتنا پڑھنا ہے؟ امی آپ کو بتا سکتی ہیں۔ وہ جانتی ہے۔

ہم مرد عموماً ایسا نہیں کرتے۔ بچے عموماً بے خبر ہوتے ہیں۔ ماں ایک الگ ہی نسل ہے۔ ہم صرف سوچ سکتے ہیں صرف سوچ ہی سکتے ہیں۔

اگر ہم نے کبھی ماؤں کے بارے میں ایسا سوچا ہے، تو پھر ہم سب کی ماں دنیا کی مشہور ماں، مقدسہ مریم کے بارے سوچنا کیسا ہو گا۔ بچے

(18) زکریاہ نے فرِشتے سے کہا "مَیں اِس بات کو کیوں کر جانُوں؟ کیونکہ مَیں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بھی عُمر رسِیدہ ہے"۔

(19) فرِشتے نے جواب میں اُس سے کہا "مَیں جبرائیل ہوں جو خُدا کے حضُور کھڑا رہتا ہوں اور مجھے اِس لئے بھیجا گیا ہے کہ تُجھ سے کلام کرُوں اور تُجھے اِن باتوں کی خُوشخبری دُوں (20) اور دیکھ جِس دِن تک یہ باتیں واقع نہ ہوں تو گونگا رہے گا اور بول نہ سکے گا۔ اِس لئے کہ تُو نے میری باتوں کا جو اپنے وقت پر پُوری ہوں گی یقین نہ کِیا۔"

(21) اور لوگ زکریاہ کی راہ دیکھتے اور تعجُّب کرتے تھے کہ اُسے ہیکل میں کیوں دیر لگی۔

(22) جب وہ باہر آیا تو اُن سے بول نہ سکا۔ پس اُنہوں نے معلُوم کِیا کہ اُس نے ہیکل میں رویا دیکھی ہے اور وہ اُن سے اِشارے تو کرتا تھا پر گُونگا ہی رہا۔

(23) پھر اَیسا ہوا کہ جب اُس کی خدمت کے دِن پُورے ہو گئے تو وہ اپنے گھر گیا۔ (24) اِن دِنوں کے بعد اُس کی بیوی اِلیشبع حاملہ ہُوئی اور اُس نے پانچ مہینوں تک یہ کہہ کر چھپائے رکھا کہ (25) یوں خداوند نے میرے لئے کیا ہے۔ جب اِن دنوں میں آدمیوں کے سامنے میری رسوائی دور کرنے کے لئے نظر کی۔

یِسُوع المسیح کی ولادت کی بشارت

(26) اور چھٹے مہینے جبرائیل فرِشتہ خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جِس کا نام ناصرت تھا ایک کنواری کے پاس بھیجا

کو جنم دینا ایک بات ہے لیکن خدا کو گود میں اٹھانا اور ہی بات ہے؟ یہ کیسا ہے؟

کنواری سے پیدائش کرسمس کی کہانی سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ایک تصویر ہے کہ سیدنا مسیح آپ کے کتنے قریب آئیں گے۔ اس کے سفر نامے کا پہلا پڑاؤ رحم تھا۔ خدا دنیا کو چھو کر کہاں جائے گا؟ جواب کے لیے مقدسہ مریم پر گہری نظر ڈالیں۔

اب بہترین وقت ہے اپنے اندر گہرائی میں دیکھو۔ جو اس نے ماں مریم کو پیش کیا وہ ہمیں بھی پیش کرتا ہے! وہ اپنے تمام بچوں کو ماں مریم جیسا ہی دعوت نامہ جاری کرتا ہے۔ "اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں آپ کے اندر آجاؤں گا۔"

پورے صحیفے میں ایک بات پر زور صیغہ کامل بن جاتا ہے جو پھر کسی بات میں شک کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ یاد رکھیں پھر خداوند یسوع اپنے بچوں کے درمیان اور ان کے اندر رہتے ہیں۔

عملی اطلاق

آپ کے سب سے بڑے خواب کیا ہیں؟ یاد رکھیں رب تعالیٰ کچھ بھی کر سکتا ہے اور وہ آپ کے خواب پورے کرنے کی خاطر آپ سے بھی پیار کرتا ہے۔ خدا سے التجا کریں کہ آپ پر وہ ظاہر کرے جو وہ چاہتا ہے کہ آپ کریں اور پھر طاقت اور ہمت پانے کے لئے اس سے درخواست کریں۔

گیا۔ (27) جِس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مَرد یُوسف نام
سے ہوئی تھی اور اُس کنواری کا نام مریمؑ تھا۔ (28) اور فرشتے نے
اُس کے پاس اندر آ کر کہا "سلام تُجھ کو جس پر فضل ہوا ہے!
خُداوند تیرے ساتھ ہے۔ تو عورتوں میں مبارک ہے۔"

(29) وہ اس کلام سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ
کیسا سلام ہے۔ (30) فرِشتے نے اُس سے کہا "اَے مریمؑ! خوف نہ کر
کیونکہ خُدا کی طرف سے تُجھ پر فضل ہوا ہے (31) اور دیکھ تُو حاملہ
ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اُس کا نام یِسُوعؑ رکھنا۔ (32) وہ بزرگ ہو
گا اور خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا اور خُداوند خدا اُس کے باپ داود کا
تخت اُسے دے گا (33) اور وہ یعقُوبؑ کے گھرانے پر ابد تک
بادشاہی کرے گا اور اُس کی بادشاہی کا آخِر نہ ہوگا"۔

(34) مریمؑ نے فرشتے سے کہا "یہ کیوں کر ہوگا جب کہ مَیں
مرد سے ناواقف ہوں"؟

(35) اور فرِشتے نے جواب میں اُس سے کہا کہ "روح
القدس تُجھ پر نازِل ہوگا اور خُدا تعالیٰ کی قُدرت تُجھ پر سایہ ڈالے
گی اور اِس سبب سے وہ مَولُودِ مُقدّس خُدا کا بیٹا کہلائے گا (36) اور
دیکھ تیری رِشتہ دار اِلیشبَع کے بھی بُڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے
اور اب اُس کو جو بانجھ کہلاتی تھی چھٹا مہینہ ہے (37) کیونکہ جو قَول
خدا کی طرف سے ہے وہ ہرگز بے تاثیر نہ ہوگا۔"

(38) مریمؑ نے کہا "دیکھ مَیں خُداوند کی بندی ہوں۔
میرے لئے تیرے قَول کے مُوافِق ہو۔" تب فرِشتہ اُس کے پاس
سے چلا گیا۔

جبرائیل

فرشتوں کی طرح بہت کم مخلوقات کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ بائبل کے مطابق یہ آسمانی پیغام رساں مافوق الفطرت مخلوق ہیں۔ یہ انسان نہیں ہیں جنہوں نے زمینی زندگی میں نیکیاں اور اچھائیاں کر کے اپنی اگلی زندگی میں پَر یعنی اڑنے کی قوت حاصل کی ہے۔ بائبل میں بھی، جب لوگ کسی فرشتے سے ملتے ہیں تو خوش نہیں ہو جاتے بلکہ اس کے برعکس فرشتہ دیکھنے والے خوف سے بھر جاتے ہیں۔ وہ خوف سے زمین پر گرتے ہیں اور قریب ترین ہسپتال میں ڈیفبریلیٹر (بجلی کے جھٹکوں والی مشین) تک پہنچ جاتے ہیں۔

جبرائیل اُن تین فرشتوں میں سے ایک ہے جن کے ناموں کا ذکر کلام پاک میں کیا گیا ہے (دوسرے دو مائیکل اور لوسیفر ہیں، لوسیفر سب سے مشہور زمین پر گرا ہوا فرشتہ ہے)۔ جتنی بھی حیران کن اسائنمنٹس جبرائیل نے پہلے کی تھی یہ یقیناً ان سب میں سرفہرست تھی۔ وہ "چھٹے مہینے میں خُدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جِس کا نام ناصرت تھا ایک کُنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جِس کی منگنی داؤُد کے گھرانے کے ایک مَرد یُوسف نام سے ہُوئی تھی اور اُس کُنواری کا نام مریم تھا۔(لوقا ۱:۲۶۔۲۷)

صرف آسمان ہی جانتا ہے کہ جبرائیل اپنی موجودگی کو ظاہر کرنے سے پہلے کتنی دیر، لڑکی کے اوپر غیب سے منڈلاتا رہا۔ مقدسہ مریم ابھی جوان ہی تھیں! وہ اتنی عمر کی بھی نہیں لگ رہی تھیں کہ بچے کو جنم دے۔ اس کے باوجود، جبرائیل نے اپنا تھوک نگلتے ہوئے پیغام پہنچایا: " اور دیکھ تُو حامِلہ ہو گی اور تیرے بیٹا ہو گا۔ اُس کا نام یِسُوع رکھنا" (۱:۳۱)۔ (کچھ ہفتوں کے بعد، جبرائیل مقدسہ مریم کے حیران وپریشان منگیتر ولی یوسف سے ملنے آتا ہے اور اس خاص نام کی وجہ بیان کرتا ہے: "کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے بچائے گا" (متی ۱:۲۱)

جبرائیل فرشتے نے مقدسہ مریم کے چند سوالات کے جوابات دیے، پھر مزید کہا، "کیونکہ جو قَول خُدا کی طرف سے ہے وہ ہرگِز بے تاثِیر نہ ہو گا" (لوقا ۱:۳۷)۔

میں جبرائیل فرشتے کو اِن بھیدوں پر تذبذب کی تصویر بنے دیکھ رہا ہوں ۔ میں اُسے آسمان کی طرف واپسی کے راستے پر ہزاروں سوال دل میں لئے ہوئے دیکھ سکتا ہوں، ابدی خدا وقت کی قید میں بند ہو رہا ہے؟ خدا تعالیٰ بے کس بن رہا ہے وہ کنواری کے رحم میں ایک بے بس ننھا بچہ بن رہا ہے؟ پیمپر میں خدا؟ وہ جس نے کائنات کو صرف بول کر ہی خلق کر دیا ایک عام بڑھئی کا لے پالک بیٹا بن رہا ہے؟ میں جبرائیل کو سنہری فرشتے کے سر کو ہلتے ہوئے، یا یہاں تک کہ کھرچتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

شاید یہ اس طرح کام نہیں کرتا۔ ہو سکتا ہے کہ خدا کے آسمانی بندوں کو اس طرح کی موسیقی نہیں دی جاتی۔ لیکن ہمیں زمینی خادموں کو دی جاتی ہے۔

کیا ہم اب بھی خدا کے زمین پر آنے کی لاجواب کہانی میں الجھے ہوئے ہیں۔

مریمؔ اور اِلیشبَعؔ کی ملاقات

[39] اُن ہی دِنوں مریمؔ اُٹھی اور جلدی سے پہاڑی مُلک میں
یہوداہ کے ایک شہر کو گئی۔ [40] اور زکریاؔہ کے گھر میں داخِل ہو کر
اِلیشبَعؔ کو سلام کِیا [41] اور جُونہی اِلیشبَعؔ نے مریمؔ کا سلام سُنا تو اَیسا ہوا
کہ بچّہ اُس کے رحم میں اُچھل پڑا اور اِلیشبَعؔ روح القُدس سے بھر
گئی [42] اور بُلند آواز سے پُکار کر کہنے لگی کہ "تو عورتوں میں
مُبارِک اور تیرے رحم کا پھل مبارک ہے [43] اور مُجھ پر یہ فضل
کہاں سے ہوا کہ میرے خُداوند کی ماں میرے پاس آئی؟

[44] کیونکہ دیکھ جُونہی تیرے سلام کی آواز میرے کان
میں پُہنچی بچّہ مارے خُوشی کے میرے رحم میں اچھل پڑا [45] اور
مُبارک ہے وہ جو اِیمان لائی کیونکہ جو باتیں خُداوند کی طرف سے
اُس سے کہی گئی تِھیں وہ پُوری ہوں گی۔"

مریمؔ کا گیت

[46] پھر مریمؔ نے کہا کہ
میری جان خُداوند کی بڑائی کرتی ہے
[47] اور میری رُوح میرے مُنجّی خُدا سے خُوش ہُوئی
[48] کیونکہ اُس نے اپنی بندی کی پست حالی پر نظر کی
اور دیکھ اب سے لے کر ہر زمانے کے لوگ مُجھ کو
مُبارک کہیں گے۔
[49] کیونکہ اُس قادِر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے
ہیں۔

اور اُس کا نام پاک ہے۔

(50) اور اُس کا رَحم اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں
پُشت دَر پُشت رہتا ہے۔

(51) اُس نے اپنے بازُو سے زور دِکھایا
اور جو اپنے تئیں بڑا سمجھتے تھے اُن کو پراگندہ کِیا۔

(52) اُس نے اِختیار والوں کو تخت سے گِرا دیا
اور پست حالوں کو بُلند کِیا۔

(53) اُس نے بُھوکوں کو اچھّی چیزوں سے سیر کر دیا
اور دَولت مندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔

(54) اُس نے اپنے خادِم اِسرائیل کو سنبھال لِیا
تاکہ اپنی اُس رحمت کو یاد فرمائے۔

(55) جو ابرہاؔم اور اُس کی نسل پر ابد تک رہے گی
جَیسا اُس نے ہمارے باپ دادا سے کہا تھا

(56) اور مریم تین مہینے کے قرِیب اُس کے ساتھ رہ کر اپنے
گھر کو لَوٹ گئی۔

یوحنا کی ولادت

(57) اب اِلیشبَع کے وضعِ حمل کا وقت آ پُہنچا اور اُس کے بیٹا
ہُوا (58) اور اُس کے پڑوسیوں اور رِشتے داروں نے یہ سُن کر کہ
خُداوند نے اُس پر بڑی رحمت کی اُس کے ساتھ خُوشی منائی۔

(59) اور آٹھویں دِن اَیسا ہوا کہ وہ لڑکے کا ختنہ کرنے آئے
اور اُس کا نام اُس کے باپ کے نام پر زکریاؔہ رکھنے لگے۔ (60) مگر

اُس کی ماں نے کہا نہیں بلکہ اُس کا نام یُوحنّا رکھّا جائے۔

(61) اُنہوں نے اُس سے کہا کہ تیرے کنبے میں کِسی کا یہ نام
نہیں۔ (62) اور اُنہوں نے اُس کے باپ کو اِشارہ کِیا کہ تُو اُس کا نام
کیا رکھنا چاہتا ہے؟

(63) اُس نے تختی منگوا کر یہ لکھا کہ اُس کا نام یُوحنّا ہے اور
سب نے تعجُّب کِیا۔ (64) اُسی دَم اُس کا مُنہ اور زُبان کُھل گئی اور وہ
بولنے اور خُدا کی حمد کرنے لگا۔ (65) اور اُن کے آس پاس کے سب
رہنے والوں پر دہشت چھا گئی اور یہُودیہ کے تمام پہاڑی مُلک میں
اِن سب باتوں کا چرچا پھیل گیا۔ (66) اور سب سننے والوں نے اُن کو
دِل میں سوچ کر کہا تو یہ لڑکا کیسا ہونے والا ہے؟ کیونکہ خُداوند کا
ہاتھ اُس پر تھا۔

زکریّاہ کی نبوت

(67) اور اُس کا باپ زکریّاہ رُوحُ القُدس سے بھر گیا اور
نبوت کر کے کہنے لگا کہ

(68) خُداوند اِسرائیلؔ کے خُدا کی حمد ہو
کیونکہ اُس نے اپنی اُمّت پر توجُّہ کر کے اُسے چھٹکارا دیا۔
(69) اور اپنے خادِم داود کے گھرانے میں
ہمارے لِئے نجات کا سِینگ نِکالا۔
(70) (جیسا اُس نے اپنے پاک نبیوں کی زُبانی کہا تھا
جو کہ دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں)
(71) یعنی ہم کو ہمارے دُشمنوں سے

اور سب کِینہ رکھنے والوں کے ہاتھ سے نجات بخشی

(72) تاکہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے۔ اور اپنے پاک
عہد کو یاد فرمائے

(73) یعنی اُس قَسم کو جو اُس نے ہمارے باپ ابرہامؔ سے
کھائی تھی

(74) کہ وہ ہمیں یہ عِنایت کرے گا کہ اپنے دُشمنوں کے
ہاتھ سے چُھوٹ کر

(75) اُس کے حضُور پاکیزگی اور راست بازی سے عمر بھر
بے خَوف اُس کی عِبادت کریں۔

(76) اور اَے لڑکے تُو خُدا تعالیٰ کا نبی کہلائے گا
کیونکہ تُو خُداوند کی راہیں تیّار کرنے کو اُس کے
آگے آگے چلے گا

(77) تاکہ اُس کی اُمّت کو نجات کا عِلم بخشے
جو اُن کو گُناہوں کی مُعافی سے حاصِل ہو۔

(78) یہ ہمارے خُدا کی عَین رحمت سے ہو گا جِس کے
سبب سے عالمِ بالا کا آفتاب ہم پر طلُوع کرے گا۔

(79) تاکہ اُن کو جو اندھیرے اور مَوت کے سائے میں
بَیٹھے ہیں رَوشنی بخشے
اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر ڈالے۔

(80) اور وہ لڑکا بڑھتا اور رُوح میں قُوّت پاتا گیا اور اِسرائیلؔ
پر ظاہِر ہونے کے دِن تک جنگلوں میں رہا۔

باب 2

یِسُوع المسیح کی پیدائش

(1) اُن دِنوں میں اَیسا ہوا کہ قَیصر اَوگُوستُس کی طرف سے
یہ حکم جاری ہوا کہ ساری دُنیا کے لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ (2) یہ
پہلی اِسم نوِیسی سُوریاؔ کے حاکم کورنِیُس کے عہد میں ہُوئی۔ (3) تب
سب لوگ نام لکھوانے کے لِئے اپنے اپنے شہر کو گئے۔

(4) پس یُوسف بھی گلِیل کے شہر ناصرت سے داوٗد کے شہر
بَیت لحم کو گیا جو یہُودیہ میں ہے۔ اِس لئے کہ وہ داوٗد کے گھرانے
اور اَولاد سے تھا۔ (5) تاکہ اپنی منگیتر مریمؔ کے ساتھ جو حامِلہ تھی
نام لکھوائے۔ (6) جب وہ وہاں تھے تو اَیسا ہوا کہ اُس کے وضعِ حمل
کا وقت آ پُہنچا۔ (7) اور اُس کا پہلوٹھا بیٹا پَیدا ہوا اور اُس نے اُس کو
کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھّا کیونکہ اُن کے واسطے سرائے
میں جگہ نہ تھی۔

چرواہوں کو بشارت

(8) اُسی عِلاقے میں چرواہے تھے جو رات کو مَیدان میں رہ
کر اپنے گلّے کی نگہبانی کر رہے تھے۔ (9) اور خُداوند کا فرِشتہ اُن کے
پاس آ کھڑا ہوا اور خُداوند کا جلال اُن کے چَوگرد چمکا اور وہ نہایت
ڈر گئے۔ (10) مگر فرشتے نے اُن سے کہا ”ڈرو مت کیونکہ دیکھو مَیں
تُمہیں بڑی خُوشی کی بشارت دیتا ہُوں جو ساری اُمّت کے واسطے ہو
گی (11) کہ آج داود کے شہر میں تمھارے لئے ایک مُنّجی پیدا ہوا

آپ کے سفر کے لیے

۲:۱-۳:۳۸

صورتِ حال

حضرت لوقا نے خداوند یسوع کی پیدائش، اُن کے ابتدائی سال، اُنکے نسب نامے اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعے اُنکے بپتسمہ جیسے واقعات درج فرمائے ہیں۔ جیسے جیسے سیدنا یسوع بڑے ہوئے، لوگوں نے یہ دیکھنا شروع کیا کہ وہ خدا تعالیٰ کے بارے میں ایک قابلِ ذکر سمجھ رکھتے ہیں۔ اُنکے بپتسمے نے آسمان سے یہ اعلان کیا کہ حضرت یسوع المسیح خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح ہمارے لیے تحفۂ خداوندی ہیں۔ وہ ہمیں گناہ کے ابدی نتائج سے آزاد کرنے کے لیے بھیجے گئے۔ مقدس یوحنا بپتسمہ دینے والے ایک عاجز آدمی تھے جنہوں نے رب العزت کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا۔ وہ جانتے تھے کہ اُن کی منسٹری کا مقصد لوگوں کو خدا تعالیٰ کے عظیم تحفے کی طرف اشارہ کرنا ہے۔

فیضیابی

آپ کو ایک بہترین ذاتی تحفے سے نوازا گیا ہے جو صرف آپ کے لئے ہے۔ ”تمہارے لیے ایک نجات دہندہ پیدا ہوا ہے، جو مسیح خداوند ہے“۔

ایک فرشتے نے یہ الفاظ کہے۔ چرواہوں نے سب سے پہلے انہیں سنا۔ لیکن فرشتے نے ان سے کیا کہا، خدا تعالیٰ ہر اُس سے کہتا ہے جو سنے گا۔ "آپ کے لیے پیدا ہوا ہے۔۔۔" سیدنا یسوع تحفہِ عظیم ہیں۔

ہے یعنی مسیح خُداوند۔ (12) اور اِس کا تمھارے لئے یہ نِشان ہے کہ تُم ایک بچے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے ؟"

(13) اور فوراًاُس فرِشتے کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک گروہ خدا کی حمد کرتے اور یہ کہتا ظاہِر ہُوا کہ

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

سیدنا یسوع المسیح: ہمدرد اور رحم دل

کیا آپ وہی کریں گے جو سیدنا یسوع المسیح نے کیا؟ اُنہوں نے ایک بے داغ قلعے کو آلودہ اصطبل میں بدل دیا۔ اُنہوں نے فرشتوں کی عبادت کو قاتلوں کی صحبت سے بدل دیا۔ وہ کائنات کو اپنی ہتھیلی پر رکھ سکتے تھے لیکن انہیں کنواری کے پیٹ میں دھیمی حرکات کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

اگر آپ خدا ہوتے تو کیا آپ بھُوسے پر سوتے، کسی چھاتی سے دودھ پیتے اور کپڑے کے لنگوٹ پہنتے؟ میں ہر گز بھی نہ کرتا۔۔۔ لیکن خداوند یسوع المسیح نے ایسا کیا۔

انہوں نے خود کو عاجز کیا، فرشتوں کو حکم دینے کی بجائے بھوسے پر سونے چلے آئے ۔ ستارے پکڑنے کی بجائے ماں مریم کی انگلی پکڑ لی۔ ہتھیلی جو کائنات کو تھامتی تھی اس پر سپاہی کے کیل سہہ لئے۔

کیوں؟ کیونکہ محبت یہی کرتی ہے۔ یہ محبوب کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔

محبت فاصلہ طے کرتی ہے۔ اور سیدنا مسیح نے ازل سے لامحدود سفر کیا اور ہم میں سے ایک ہونے کے لیے وقت کی قید میں محدود ہو گئے۔ اَس کی ضرورت نہیں تھی وہ منع بھی کر سکتے تھے۔ راستے میں کسی بھی قدم پر وہ منع کر سکتے تھے۔ جب انہوں نے مقدسہ مریم کے رحم کو دیکھا تو وہ رک سکتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اُنکا ہاتھ کتنا چھوٹا ہو گا، اُن کی آواز کتنی نرم ہو گی، اُن کا پیٹ کتنا بھوکا ہو گا، وہ روک سکتے تھے وہ اس کو منع کر سکتے تھے۔ اصطبل کے بدبودار ٹھنڈی ہوا کے پہلے جھونکے پر جب پہلی سانس لی ہو گی، پہلی بار جب انہوں نے اپنے گھٹنے کو کھرچا ہو گا یا پہلی بار زمین کے خمیر کو چکھا ہو گا، تو وہ منع کر سکتے تھے اور واپس آسمان پر جا سکتے تھے۔

جب انہوں نے اپنے ناصرت کے گھر کے کچے فرش کو دیکھا ہو گا۔ جب ولی یوسف نے اسے کام کرنے کو دیا ہو گا۔ جب اس کے ساتھی طالب علم تورات کی تلاوت کے دوران سو رہے ہوں گے۔ کسی بھی وقت خداوند یسوع کہہ سکتے، "بس! بس! بہت ہو گیا میں گھر جا رہا ہوں۔" لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

اُنہوں نے ایسا نہیں کیا، کیونکہ وہ محبت ہے۔

(14) عالم بالا پر خُدا کی تمجِید ہو اور زمین پر اُن آدمیوں میں
جِن سے وہ راضی ہے صُلح۔
(15) جب فرِشتے اُن کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو
چرواہوں نے آپس میں کہا کہ آؤ بیت لحم تک چلیں اور یہ بات جو
ہوئی ہے اور جس کی خداوند نے ہم کو خبر دی ہے دیکھیں۔
(16) پس اُنہوں نے جلدی سے جا کر مریمؔ اور یُوسفؔ کو
دیکھا اور اُس بچے کو چرنی میں پڑا پایا۔ (17) اور اُنہیں دیکھ کر وہ بات
جو اُس لڑکے کے حق میں اُن سے کہی گئی تھی مشہور کی۔ (18) اور
سب سُننے والوں نے اِن باتوں پر جو چرواہوں نے اُن سے کہیں
تعجُّب کِیا۔ (19) مگر مریمؔ اِن سب باتوں کو اپنے دِل میں رکھ کر غور
کرتی رہی۔ (20) اور چرواہے جیسا اُن سے کہا گیا تھا وَیسا ہی سب کُچھ
سُن کر اور دیکھ کر خُدا کی تمجِید اور حمد کرتے ہُوئے لَوٹ گئے۔

یِسُوع کا نام رکھّا جاتا ہے

(21) جب آٹھ دِن پُورے ہُوئے اور اُس کے خَتنے کا وقت
آیا تو اُس کا نام یِسُوعؔ رکھا گیا جو فرِشتے نے اُس کے رَحم میں پڑنے
سے پہلے رکھّا تھا۔

یِسُوع کو ہیکل میں پیش کِیا جاتا ہے

(22) پھر جب مُوسیٰ کی شریعت کے مُوافِق اُن کے پاک
ہونے کے دِن پُورے ہو گئے تو وہ اُس کو یروشلیم میں لائے تا کہ
خداوند کے حضور لائیں۔ (23) (جَیسا کہ خُداوند کی شریعت میں لکھا
ہے کہ ہر ایک پہلوٹھا خُداوند کے لئے مخصوص ٹھہرے گا)۔

وہ خود ہی بیش بہا خزانہ ہیں۔ فضل قیمتی ہے کیونکہ وہ ہی فضل ہیں۔ فضل زندگیوں کو بدل دیتا ہے کیونکہ وہ تبدیل کرتا ہے۔ فضل ہمیں محفوظ رکھتا ہے۔ تحفہ پیش کرنے والا ہی اصل میں تحفہ ہے۔ فضل کو دریافت کرنا آپ کے لیے خدا تعالیٰ کی سراسر عقیدت کو دریافت کرنا ہے۔ اُس کا یہ عزم آپ کے دل کی صفائی اور شفا بخشتا ہے ۔ اُس کی محبت زخموں سے چور اور شکستہ دلوں کو اٹھا کھڑا کرتی ہے۔ کیا وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہو کر آپ کو وادی سے چڑھنے کا حکم دیتا ہے؟ نہیں۔ وہ بنجی جمپ(bungee jump) کرتا ہے اور آپ کو نکال لے جاتا ہے۔ کیا وہ ایک پل بناتا ہے اور تمہیں اُسے پار کرنے کا حکم دیتا ہے؟ نہیں وہ پل پار کرتا ہے اور آپ کو کندھا دیتا ہے۔ ”تُم کو اِیمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں ۔ خُدا کی بخشِش ہے “ (افسیوں ۸:۲)۔

یہ وہ تحفہ ہے جو خدا تعالیٰ بخشتا ہے۔ ایک فضل جو ہمیں پہلے محبت حاصل کرنے اور پھر اُسے بانٹنے کی طاقت دیتا ہے۔ ایک فضل جو ہمیں بدلتا ہے ہماری تشکیل کرتا اور ہمیں ایک ایسی زندگی کی طرف لے جاتا ہے جو ہمیشہ کے لیے بدل جاتی ہے۔ کیا تم اس فضل کو جانتے ہو؟ کیا آپ کو اس فضل پر بھروسہ ہے؟ اگر نہیں، تو آپ کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سے صرف ایمان چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھیں۔

(24)اور خداوند کی شریعت کے اِس قَول کے مُوافِق ذبیحہ لائیں یعنی قمریوں کا ایک جوڑا یا کبُوتر کے دو بچّے۔

(25)اور دیکھو یروشلیم میں شمعُونؔ نام ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راست باز اور خُدا ترس اور اِسرائیلؔ کی تسلّی کا مُنتظِر تھا اور روح القدس اُس پر تھا۔ (26)اور اُس کو روح القدس سے آگاہی ہوئی تھی کہ جب تک تُو خداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے مَوت کو نہ دیکھے گا۔ (27)وہ رُوح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اور جِس وقت ماں باپ اُس بچے یِسُوعؔ کو اندر لائے تا کہ اُس کے لئے شرعی فرائض ادا کریں۔ (28)تو اُس نے اُسے اپنی گود میں لیا اور خُدا کی حمد کر کے کہا کہ

(29) اَے مالِک اب تُو اپنے خادِم کو اپنے قَول کے مُوافِق
سلامتی سے رُخصت کرتا ہے۔
(30) کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھ لی ہے
(31)جو تُو نے سب اُمتوں کے رُوبرُو تیّار کی ہے
(32) تا کہ غَیر قَوموں کو رَوشنی دینے والا نُور
اور تیری اُمّت اِسرائیلؔ کا جلال بنے۔

(33)اور اُس کا باپ اور اُس کی ماں اِن باتوں پر جو اُس کے حق میں کہی جاتی تِھیں تعجُّب کرتے تھے۔ (34)اور شمعُونؔ نے اُن کے لِئے دُعائے خیر کی اور اُس کی ماں مریمؔ سے کہا "دیکھ یہ اِسرائیلؔ میں بہتیروں کے گِرنے اور اُٹھنے کے لئے اور اَیسا نِشان ہونے کے لئے مقرر ہوا ہے جِس کی مخالفت کی جائے گی۔ (35) بلکہ

عملی اطلاق

کیا آپ کسی کو جانتے ہیں جنہوں نے ابھی تک سیدنا یسوع المسیح کو اپنی زندگیوں میں قبول نہیں کیا؟ ان کے ساتھ رب العزت کے تحفے کی خبر شیئر کریں اور انہیں بتائیں کہ رب العزت کے فضل نے آپ کی زندگی کو کتنا بدل دیا ہے۔ حضرت یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرح، مومنوں کو سیدنا یسوع المسیح کی طرف اشارہ کرنا چاہیے۔ وہ کون لوگ ہیں جو رب العزت آپ کے دل میں دعا کرنے، گواہی دینے اور مدد کرنے کے لیے رکھ رہا ہے؟

شمعون

حضرت ابراہیم خدا پر بھروسہ کرنے والے تھے ۔ حضرت داؤد ایک ہونہار نغمہ نگار تھے (وہ غلیل کے ماہر نشانہ باز بھی تھے)۔ لدیہ ایک اعلیٰ درجے کی کاروباری خاتون تھیں۔ اور پھر ایک آدمی تھا جو بے تابی سے دیدار اور انتظار کرنے میں بہترین تھا یعنی شمعون۔ ”وہ راستباز اور دیندار تھا اور بے تابی سے مسیحا کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ اسرائیل کو بچائے گا۔“(لوقا ۲:۲۵)

ہم بزرگ شمعون سے اُس دن ملتے ہیں جس دن مقدسہ مریم اور ولی یوسف جناب یسوع کو اس کے ختنے کی تقریب کے لیے ہیکل میں لے آتے ہیں۔ جب وہ اپنے آٹھ دن کے بیٹے کو خُدا تعالیٰ کے لیے وقف کرنے کی تیاری کر رہے تھے تو شہر کی دوسری طرف سے بزرگ شمعون کو ہیکل میں جانے کی تحریک ملی (دیکھیں لوقا ۲:۲۷)۔

کیا کبھی اِس طرح کوئی الٰہی اشارہ ہوا ہے؟ یہ پراسرار ہو سکتا ہے؛ شاید ایک ایسا نام جس کے بارے میں آپ نے برسوں میں نہیں سوچا ہو گا یہ آپ کے ذہن کو روشن کر دیتا ہے اور آپ کو توقف اور دعا کرنے کی فوری ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یا یہ پوشیدہ پیغام ہو سکتا ہے یا کسی دوست کا ٹیکسٹ میسج جو کہیں دعوت پر بلا رہا ہو۔

کچھ بھی ہو، مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ پہلا موقع نہیں تھا جب خُدا تعالیٰ نے بزرگ شمعون سے اتنی واضح بات کی تھی۔ ایک بار پہلے، ”اُس کو رُوحُ القُدس سے آگاہی ہُوئی تھی کہ جب تک تُو خُداوند کے مسیح کو دیکھ نہ لے مَوت کو نہ دیکھے گا۔“ (لوقا ۲:۲۶)

جب بھی بزرگ شمعون نے اِس کہانی کو شیئر کیا تو بہت سے لوگ حیرت زدہ ہوئے اور بزرگ شمعون کا یقین نہ کیا۔ شمعون کے لیے یہ سوال نہیں تھا کہ ایسا ہو گا یا نہیں۔ سوال یہ تھا کہ کب ہو گا۔ وہ گردن جھکا کر اس کا انتظار کرتے رہے اور کوئی نشان ڈھونڈتے رہے۔ چنانچہ پھر اُس دن روح نے اس کے دل کو سختی سے چھو لیا، بزرگ شمعون دروازے سے اِس طرح باہر نکلے جیسے کہ وہ کوئی جوان آدمی ہو۔

کچھ ایسا ہے جس کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ بائبل کی ”امید“ آپ کی من چاہی نہیں ہو سکتی۔ عبرانی کے پرانے لفظ امید کا ترجمہ انتظار کے طور پر کیا گیا ہے۔ یہ ہی بائبل کی امید ہے۔۔۔ یعنی اعتماد سے بھرپور آس اور آشا۔ اور چونکہ ابھی اس کا وجود نہیں، تو پھر ہمیں چوکس رہ کر اس پر توجہ دینی ہو گی۔ اور پھر ایک دن امید بھر آتی ہے اور انتظار ہمیں سرپرائز دے دیتا ہے۔

یہ آس مند شمعون کا تجربہ تھا۔ نوازئیدہ مسیح کو دیکھتے ہوئے، ”اُس نے اُسے اپنی گود میں لیا اور خدا کی حمد کر کے کہا کہ اے مالک اب تو اپنے خادم کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہے“ (لوقا ۲:۲۸۔ ۲۹)۔ امید اور انتظار نے اُسے ناقابل بیان اور حیران کن خوشی عطا کی۔

خُود تیری جان بھی تلوار سے چھد جائے گی تا کہ بہت لوگوں کے دلوں کے خیال کُھل جائیں۔"

(36) اور آشیر کے قبیلے میں سے حناہ نام فنوایل کی بیٹی ایک نبیّہ تھی۔ وہ بہت عمر رسیدہ تھی اور اُس نے اپنے کنوارپن کے بعد سات برس ایک شَوہر کے ساتھ گُذارے تھے۔ (37) وہ چَوراسی برس سے بیوہ تھی اور ہیکل سے جُدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دِن روزوں اور دعاوں کے ساتھ عِبادت کیا کرتی تھی۔ (38) اور وہ اُسی گھڑی وہاں آ کر خُدا کا شُکر کرنے لگی اور اُن سب سے جو یروشلیم کے چھٹکارے کے مُنتظِر تھے اُس کی بابت باتیں کرنے لگی۔

پاک خاندان کی ناصرت کو واپسی

(39) اور جب وہ خُداوند کی شریعت کے مُطابِق سب کُچھ کر چُکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرۃ کو پِھر گئے۔ (40) اور وہ لڑکا بڑھتا اور قُوّت پاتا گیا اور حِکمت سے معمُور ہوتا گیا اور خُدا کا فضل اُس پر تھا۔

بارہ سالہ یسُوع ہیکل میں

(41) اُس کے والدین ہر برس عِیدِ فَسح پر یروشلیم کو جایا کرتے تھے۔ (42) اور جب وہ بارہ برس کا ہُوا تو وہ عِید کے دستُور کے مُوافِق یروشلیم کو گئے۔ (43) جب وہ اُن دِنوں کو پُورا کر کے لَوٹے تو وہ لڑکا یِسُوعؔ یروشلیم میں رہ گیا اور اُس کے والدین کو خبر نہ ہُوئی۔ (44) مگر یہ سمجھ کر کہ وہ قافلے میں ہے ایک منزل نکل گئے

حنّاہ

ہر روز کی طرح، آج بھی بوڑھی حنّاہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی، احتیاط سے خواتین کے صحن میں ہجوم کے درمیان راستہ بناتی جا رہی تھی۔ اس عمر میں، وہ کسی صورت گر کر کولہے کی ہڈی تڑوانا نہیں چاہتی تھی۔

پھر تصور کریں، جب وہ اچانک رک گئی اور سر اٹھایا۔ کسی نے اس کا نام نہیں پکارا تھا—کم از کم اسے ایسا نہیں لگا۔ لیکن بعد میں اس نے شاید کسی ساتھی سے کہا ہو گا، "مجھے ایک طاقتور احساس ہوا ہے اور اگر میں ابھی رک کر اپنے ارد گرد نہ دیکھوں تو میں اپنے دل کی سب سے بڑی خواہش کو کھو دوں گی۔"

محترمہ حنّاہ نے اپنے ارد گرد مصروف لوگوں پر نظر ڈالی جیسے کہ فریسی، کاہن، عبادت گزار، تاجر، صراف اور دیگر۔

تب اُس نے ایک خوب صورت نوجوان جوڑے کو دیکھا ۔ لڑکی تھوڑی تھکی ہوئی لگ رہی تھی، لڑکا باشعور اور حساس لگ رہا تھا۔ ان کے چہرے حیرت زدہ اور مبہوت تھے جیسے وہ نئے اور حیران سیاح ہوں۔ حنّاہ نے خود کو اُن کی طرف آہستہ آہستہ جیسے خواب میں بڑھتے ہوئے پایا۔ اگرچہ اُس کی نظر پہلے جیسی تیز نہیں تھی لیکن ہر قدم کے ساتھ حقیقت واضح ہوتی گئی۔ نوجوان لڑکی کی بانہوں میں موجود نہایت ہی خوبصورت بچہ—یہ وہی تھے۔ یہ وہی تھے جس کی تلاش اور دعا، حنّاہ آٹھ دہائیوں سے کر رہی تھی۔ یہ سیدنا مسیح تھے!

جب محترمہ حنّاہ نے سوتے ہوئے بچے کے گال کو چھوا تو اُس کا جھریوں بھرا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ اُس کی بے دنداں مسکراہٹ نے ہیکل کے صحن کو روشن کر دیا۔ پھر "اس نے خدا کا شکر کیا اور اس کے بارے میں ان سب سے بات کی جو یروشلیم کی نجات کے منتظر تھے۔" (لوقا ۲:۳۸)

اپنی ساری زندگی محترمہ حنّاہ نے پائیدار وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ اسی سال سے زیادہ عرصے تک، چاہے بارش ہو یا دھوپ، گرمی ہو یا سردی، کیسے بھی حالات ہوں وہ ہیکل میں موجود رہتی تھی۔ کاہنوں اور سردار کاہن کے آنے جانے پر بھی محترمہ حنّاہ وہیں رہتی اور دعا کرتی رہتی۔ وہ درحقیقت نہایت ہی وفادار تھی یعنی مستقل شفاعت کا ایک قابلِ اعتماد، ثابت قدم اور قابلِ بھروسہ انسانی چشمہ تھی۔

صرف رب العزت ہی جانتا ہے کہ اس نے کتنی دعائیں کیں۔ تصور کریں وہ دل جو شفا یاب ہوئے، وہ شادیاں جو ٹوٹنے سے بچ گئیں، وہ مائیں جنہوں نے حوصلہ پایا اور وہ بے ہمت جو باہمت ہوئے۔ یہ سب جناب حنّاہ کی بدولت ہوا کہ اُس نے وفاداری سے اپنی دعا کی ذمہ داری نبھائی۔

اور اُسے اپنے رِشتہ داروں اور جان پہچانوں میں ڈُھونڈنے لگے۔
(45) جب نہ مِلا تو اُسے ڈُھونڈتے ہُوئے یروشلیم تک واپس گئے۔
(46) اور تین روز کے بعد اَیسا ہُوا کہ اُنہوں نے اسے ہیکل میں
اُستادوں کے بیچ میں بَیٹھے اُن کی سنتے اور اُن سے سوال کرتے
ہُوئے پایا۔ (47) اور جتنے اُس کی سُن رہے تھے اُس کی سمجھ اور اُس
کے جوابوں سے متعجب تھے۔ (48) وہ اُسے دیکھ کر حیران ہُوئے
اور اُس کی ماں نے اُس سے کہا بیٹا! تُو نے کیوں ہم سے اَیسا کِیا؟ دیکھ
تیرا باپ اور مَیں کُڑھتے ہُوئے تجھے ڈُھونڈتے تھے۔

(49) اُس نے اُن سے کہا تُم مجھے کیوں ڈُھونڈتے تھے؟ کیا
تُم کو معلُوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے گھر میں ہونا ضروری ہے؟
(50) مگر جو بات اُس نے اُن سے کہی اُسے وہ نہ سمجھے۔

(51) اور وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت میں آیا اور اُن
کے تابع رہا اور اُس کی ماں نے یہ سب باتیں اپنے دِل میں رکھیں۔
(52) اور یِسُوعؔ حِکمت اور قد و قامت میں اور خُدا کی اور آدمیوں کی
مقبولیت میں ترقّی کرتا گیا۔

باب 3

وعظ یوحنا

(1) تبرِیُسؔ قیصر کی حکومت کے پندرھویں برس جب
پُنطِیُس پِیلاطُسؔ یہُودیہ کا حاکم تھا اور ہیرودیسؔ گلیل کا اور اُس کا
بھائی فِلپُّس اِتُورَیہّ اور ترخونیتِسؔ کا اور لِسانیاؔس اَبلینے کا حاکم تھا۔
(2) اور حنّاہ اور کائِفا سردار کاہن تھے اُس وقت خُدا کا کلام بیابان میں

زکریاہ کے بیٹے یوحنا پر نازِل ہوا۔ (3) اور وہ یَردَن کے سارے گِرد و
نواح میں جا کر گُناہوں کی مُعافی کے لئے توَبہ کے بپتِسمے کی مُنادی
کرنے لگا۔ (4) جیسا یسعیاہ نبی کے کلام کی کِتاب میں لِکھا ہے کہ
بیابان میں پُکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ

خُداوند کی راہ تیّار کرو۔

اُس کے راستے سِیدھے بناو؟۔

(5) ہر ایک گھاٹی بھر دی جائے گی

اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ نیچا کِیا جائے گا

اور جو ٹیڑھا ہے سیدھا

اور جو اُونچا نیچا ہے ہموار راستہ بنے گا۔

(6) اور ہر بشر خُدا کی نجات دیکھے گا۔

(7) پس جو لوگ اُس سے بپتِسمہ لینے کو نِکل کر آتے تھے وہ
اُن سے کہتا تھا "اَے سانپ کے بچو تُمھیں کِس نے جتایا کہ آنے
والے غضب سے بھاگو؟ (8) پس توَبہ کے مُوافِق پھل لاؤ؟ اور
اپنے دِلوں میں یہ کہنا شرُوع نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے کیونکہ
مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ خدا اِن پتّھروں سے ابرہام کے لئے اَولاد
پَیدا کر سکتا ہے۔ (9) اور اب تو درختوں کی جڑ پر کُلہاڑا رکھّا ہے۔
پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا
ہے۔"

(10) لوگوں نے اُس سے پوچھا پھر ہم کیا کریں؟

(11) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ "جس کے پاس دو
کُرتے ہوں وہ اُس کو جِس کے پاس نہ ہو بانٹ دے اور جِس کے

پاس کھانا ہو وہ بھی اَیسا ہی کرے۔" [12] اور محصُول لینے والے بھی
بپتِسمہ لینے کو آئے اور اُس سے پُوچھا کہ اَے اُستاد ہم کیا کریں؟

[13] اُس نے اُن سے کہا" جو تُمہارے لِئے مقرر ہے اُس
سے زِیادہ نہ لینا۔"

[14] اور سِپاہیوں نے بھی اُس سے پُوچھا کہ ہم کیا کریں؟
اُس نے اُن سے کہا "نہ کِسی پر ظُلم کرو اور نہ کِسی سے ناحق
کُچھ لو اور اپنی تنخواہ پر کِفایت کرو۔"

[15] جب لوگ منتظر تھے اور سب اپنے اپنے دِل میں یُوحنّا
کی بابت سوچتے تھے کہ آیا وہ مسیح ہے یا نہیں۔ [16] تو یُوحنّا نے اُن
سب سے جواب میں کہا "مَیں تو تُمہیں پانی سے بپتِسمہ دیتا ہُوں مگر
جو مُجھ سے زورآور ہے وہ آنے والا ہے۔ مَیں اُس کی جُوتی کا تسمہ
کھولنے کے لائق نہیں۔ وہ تمھیں روح القدس اور آگ سے
بپتِسمہ دے گا۔ [17] اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ
اپنے کھلیان کو خُوب صاف کرے گا اور گیہوں اپنے کھتے میں جمع
کرے گا مگر بُھوسے کو اُس آگ میں جلائے گا جو بُجھنے کی نہیں۔"

[18] پس وہ اَور بہت سی نصیحت کر کے لوگوں کو خُوشخبری
سُناتا رہا۔ [19] لیکن چَوتھائی مُلک کے حاکم ہیرودیس نے اپنے بھائی
فِلپُّس کی بیوی ہیرودِیاس کے سبب سے اور اُن سب بُرائیوں کے
باعث جو ہیرودیس نے کی تِھیں یُوحنّا سے ملامت اُٹھا کر۔ [20] اِن
سب سے بڑھ کر یہ بھی کِیا کہ اُس کو قَید میں ڈالا۔

یِسُوعؔ کا بپتسِمہ

(21)جب سب لوگوں نے بپتسِمہ لِیا اور یِسُوعؔ بھی بپتسِمہ پا
کر دُعا کر رہا تھا تو اَیسا ہُوا کہ آسمان کُھل گیا۔ (22)اور روح القدس
جسمانی صُورت میں کبُوتر کی مانِند اُس پر نازل ہوا اور آسمان سے
آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے مَیں خوش ہوں۔

یِسُوعؔ کا نسب نامہ

(23)جب یِسُوعؔ خود تعلیم دینے لگا قرِیباً تیس برس کا تھا اور
(جَیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یُوسفؔ کا بیٹا تھا اور وہ عیلؔی کا۔

(24)اور وہ متّاتؔ کا
اور وہ لاوؔی کا اور وہ ملکؔی کا
اور وہ ینّاؔ کا اور وہ یُوسفؔ کا۔
(25)اور وہ متّتیاؔہ کا اور وہ عامُوسؔ کا
اور وہ ناحُومؔ کا اور وہ اسلیاؔہ کا
اور وہ نوگؔہ کا۔
(26)اور وہ ماعتؔ کا
اور وہ متّتیاؔہ کا اور وہ شِمعیؔ کا
اور وہ یوسیخؔ کا اور وہ یوداؔہ کا۔
(27)اور وہ یُوحنّاؔ کا اور وہ ریساؔ کا
اور وہ زرُبّابلؔ کا اور وہ سیالتی ایلؔ کا
اور وہ نیریؔ کا۔
(28)اور وہ ملکی کا
اور وہ اَدّی کا اور وہ قوسامؔ کا

اور وہ اِلمودام کا اور وہ عیر کا۔
(29)اور وہ یشوع کا اور وہ الیعزر کا
اور وہ یوریم کا اور وہ متات کا
اور وہ لاوی کا۔
(30)اور وہ شمعون کا
اور وہ یہوداہ کا اور وہ یوسف کا
اور وہ یونان کا اور وہ الیاقیم کا۔
(31)اور وہ ملے آہ کا اور وہ مِناہ کا
اور وہ متّتاہ کا اور وہ ناتن کا
اور وہ داود کا۔
(32)اور وہ یسّی کا
اور وہ عوبید کا اور وہ بوعز کا
اور وہ سلمون کا اور وہ نحسون کا۔
(33)اور وہ عمّیندآب کا اور وہ ارنی کا
اور وہ حصرون کا اور وہ فارص کا
اور وہ یہوداہ کا۔
(34)اور وہ یعقوب کا
اور وہ اِضحاق کا اور وہ ابرہام
کا اور وہ تارہ کا اور وہ نحور کا۔
(35)اور وہ سروج کا اور وہ رعو کا
اور وہ فلج کا اور وہ عبر کا
اور وہ سلح کا۔
(36)اور وہ قینان کا
اور وہ ارفکسد کا اور وہ سم کا

اور وہ نُوحؔ کا اور وہ لَمکؔ کا۔
(37) اور وہ مَتُوسِلحؔ کا اور وہ حَنُوکؔ کا
اور وہ یارِدؔ کا اور وہ مَہلَل اؔیل کا
اور وہ قِیناؔن کا۔
(38) اور وہ انُوسؔ کا
اور وہ سیتؔ کا اور وہ آدمؔ کا
اور وہ خُدا کا تھا۔

باب 4

خداوند یسوع کی آزمائش

(1) پھر یسُوعؔ روح القدس سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا اور
چالِیس دِن تک رُوح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا۔ (2) اور
اِبلیس اُسے آزماتا رہا۔ اُن دِنوں میں اُس نے کُچھ نہ کھایا اور جب
وہ دِن پُورے ہو گئے تو اُسے بھوک لگی۔

(3) اور اِبلیس نے اُس سے کہا کہ اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو اِس
پتّھر سے کہہ کہ روٹی بن جائے۔

(4) یسُوعؔ نے اُس کو جواب دِیا لکھا ہے کہ آدمی صِرف روٹی
ہی سے جِیتا نہ رہے گا۔

(5) اور اِبلیس نے اُسے اُونچے پر لے جا کر دُنیا کی سب
سلطنتیں پَل بھر میں دکھائیں۔ (6) اور اُس سے کہا کہ یہ سارا اِختیار
اور اُن کی شان و شوکت مَیں تُجھے دے دُوں گا کیونکہ یہ میرے
سپُرد ہے اور جِس کو چاہتا ہُوں دیتا ہُوں۔ (7) پس اگر تُو میرے

آپ کے سفر کے لیے

۴:۱-۴۴

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح اپنی تعلیم اور شفا کے مشن کے آغاز سے پہلے، روح القدس کی رہنمائی میں بیابان میں گئے، جہاں شیطان نے چالیس دن تک اُن کی آزمائش کی۔ اگرچہ وہ بھوکے، پیاسے اور تھکے ہوئے تھے لیکن سیدنا یسوع المسیح نے رب تعالیٰ کے کلام کا حوالہ دے کر شیطان کو شکستِ فاش دی۔

مشاہدہ

جیسے سیدنا یسوع المسیح نے کیا، ہم بھی خدا تعالیٰ کے کلام کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے آزمائشوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور درست کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

فیضیابی

ایسے کام کریں جو خدا کو خوش کرتے ہیں۔ اگر آپ کے ساتھی یا دوست شام کو کسی ڈانس

آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہو گا۔

(8) یِسُوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صِرف اُسی کی عِبادت کر۔

(9) اور وہ اُسے یروشلیم میں لے گیا اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے اُس سے کہا اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرا دے۔ (10) کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرِشتوں کو حُکم دے گا کہ تیری حِفاظت کریں۔

(11) اور یہ بھی کہ وہ تُجھے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے۔ مبادا تیرے پاؤں کو پتّھر سے ٹھیس لگے۔

(12) یِسُوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا فرمایا گیا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کی آزمائش نہ کر۔

(13) جب اِبلیس تمام آزمائشیں کر چکا تو مقررہ وقت تک اُس سے الگ رہا۔

اعلانیہ خدمت کا آغاز

(14) پھر یِسُوعؔ رُوح کی قوت سے بھرا ہوا گلِیل کو لوٹا اور سارے آس پاس کے علاقے میں اُس کی شُہرت پھیل گئی۔ (15) اور وہ اُن کے عِبادت خانوں میں تعلِیم دیتا رہا اور سب اُس کی تعریف کرتے تھے۔

یسوع اپنے وطن ناصرت میں

(16) اور وہ ناصرت میں آیا جہاں اُس نے پرورِش پائی تھی

کلب جانے کا منصوبہ بنائیں، تو آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کے دوست آپ کو اپنے اپارٹمنٹ میں شراب نوشی کے لیے مدعو کریں، تو آپ کا جواب کیا ہونا چاہیے؟ اگر آپ کے دوست آپ کو چرس پیش کریں تو آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کے کلاس فیلو آپ کو نقل کرنے کا طریقہ بتائیں یا انٹرنیٹ پر آپ کو فحش مواد دکھائے—تو خود سے یہ سوال پوچھیں، میں خدا کو کیسے خوش کر سکتا ہوں؟ " صداقت کی قربانیاں گذرانو اور خداوند پر توکل کرو۔"(زبور ۴:۵)

آپ کسی الجھی ہوئی شادی کو ناجائز تعلقات سے، منشیات کے مسئلے کو مزید منشیات سے، یا قرض کو مزید قرض سے حل نہیں کر سکتے۔ آپ بے وقوفی کو بے وقوفی سے درست نہیں کر سکتے۔ آپ ایک مسئلے سے نکلنے کے لیے دوسرا مسئلہ پیدا نہیں کر سکتے۔ خدا کو خوش کرنے والے کام کریں۔ صحیح کام کرنے سے آپ کبھی غلط نہیں ہوں گے۔

پریشان کن حالات اور مسائل آپ کو خدا کو بھولنے پر مائل کر سکتے ہیں۔ شارٹ کٹس آپ کو لبھائیں گے۔ دھوکے باز آپ کو پکاریں گے۔ لیکن بے وقوف یا سادہ لوح نہ بنیں۔ صرف خدا کو خوش کرنے والے کام کریں۔ نہ اس سے زیادہ اور نہ اس سے کم۔

عملی اطلاق

کیا آپ کو آزمائشوں کا سامنا ہے؟ اپنے کسی قابل اعتماد دوست یا پاسٹر سے بات کریں اور دعا کی درخواست کریں۔ بائبل مقدس میں

اور اپنے دستُور کے مُوافِق سَبت کے دِن عِبادت خانے میں گیا اور
پڑھنے کے لئِے کھڑا ہوا۔ (17) اور یسعیاؔہ نبی کی کِتاب اُس کو دی گئ
اور کِتاب کھول کر اُس نے وہ مقام نِکالا جہاں یہ لکھا تھا کہ

(18) خُداوند کا رُوح مُجھ پر ہے۔
اِس لئِے کہ اُس نے مُجھے غرِیبوں کو
خُوشخبری دینے کے لئِے مَسح کِیا۔
اُس نے مُجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رِہائی
اور اندھوں کو بِینائی پانے کی خبر سناؤں۔
کُچلے ہووں کو آزاد کرُوں۔
(19) اور خُداوند کے سالِ مقبُول کی مُنادی کروں۔

(20) پھر وہ کِتاب بند کر کے اور خادِم کے حوالے کر کے
بَیٹھ گیا اور جِتنے عِبادت خانے میں تھے سب کی آنکھیں اُس پر لگی
تِھیں۔ (21) وہ اُن سے کہنے لگا کہ آج یہ نوِشتہ تُمہارے سامنے پُورا
ہُوا؟

(22) اور سب نے اُس پر گواہی دی اور اُن پُر فضل باتوں پر
جو اُس کے مُنہ سے نِکلتی تِھیں تعجُّب کر کے کہنے لگے کیا یہ یُوسفؔ
کا بیٹا نہیں؟

(23) اُس نے اُن سے کہا کہ تم ضرور یہ مِثل مُجھ پر کہو گے کہ
اَے حکیم اپنے آپ کو تُو اچھا کر۔ جو کُچھ ہم نے سُنا ہے کہ کَفرنحُوؔم
میں کِیا گیا یہاں اپنے وطن میں بھی کر۔ (24) اور اُس نے کہا مَیں تُم
سے سچ کہتا ہُوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔

سے اپنی آزمایش کے بارے مطالعہ کریں اور ترک کرنے کی بجائے رب العزت کو خوش کرنے کا فیصلہ کریں۔

(25) اور مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ ایلیاہ کے دِنوں میں جب ساڑھے تین برس آسمان بند رہا یہاں تک کہ سارے مُلک میں سخت کال پڑا بہت سی بیوائیں اِسرائیل میں تھیں۔

(26) ایلیاہ اُن میں سے کِسی کے پاس نہ بھیجا گیا مگر مُلکِ صَیدا کے شہر صارپتؔ میں ایک بیوہ کے پاس۔ (27) اور اِلیشَعؔ نبی کے وقت میں اِسرائیل کے درمیان بہت سے کوڑھی تھے لیکن اُن میں سے کوئی پاک صاف نہ کِیا گیا مگر نعمان سُوریانی۔

(28) جتنے عِبادت خانے میں تھے اِن باتوں کو سنتے ہی قہر سے بھر گئے۔ (29) اور اُٹھ کر اُس کو شہر سے باہر نِکالا اور اُس پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے جِس پر اُن کا شہر آباد تھا تاکہ اُسے سر کے بل گِرا دیں۔ (30) مگر وہ اُن کے بیچ میں سے نکل کر چلا گیا۔

ایک بدرُوح گرفتہ آدمی سے بدروح کا نکالا جانا

(31) پھر وہ گلِیل کے شہر کَفرنحُومؔ کو گیا اور سبت کے دِن اُنہیں تعلِیم دے رہا تھا۔ (32) اور لوگ اُس کی تعلِیم سے حیران تھے کیونکہ اُس کا کلام اِختیار کے ساتھ تھا۔ (33) اور عِبادت خانے میں ایک آدمی تھا جِس میں ناپاک دیو کی رُوح تھی وہ بڑی آواز سے چلا اُٹھا کہ (34) اَے یِسُوعؔ ناصری ”ہمیں تُجھ سے کیا کام؟ کیا تُو ہمیں ہلاک کرنے آیا ہے؟ مَیں تجھے جانتا ہُوں کہ تُو کَون ہے۔ خُدا کا قُدّوس ہے۔“

(35) یِسُوعؔ نے اُسے جِھڑک کر کہا چُپ رہ اور اُس میں سے نِکل جا۔ اِس پر بدرُوح اُسے بیچ میں پٹک کر بغیر ضرر پہنچائے اُس

میں سے نکل گئی۔

(36) اور سب حیران ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ کیسا کلام ہے؟ کیونکہ وہ اِختیار اور قُدرت سے ناپاک رُوحوں کو حکم دیتا ہے اور وہ نِکل جاتی ہیں۔ (37) اور آس پاس کے ہر علاقے میں اُس کی دُھوم مچ گئی۔

یِسُوع پطرس کی ساس اور بہت سے بیماروں کو شفا دیتا ہے

(38) پِھر وہ عِبادت خانے سے اُٹھ کر شمعُون کے گھر میں داخِل ہُوا اور شمعُون کی ساس تیز بخار میں مبتلا تھی اور اُنہوں نے اُس کے لئے اُس سے عرض کی۔ (39) وہ کھڑا ہو کر اُس کی طرف جھکا اور بخار کو جھڑکا تو وہ اتر گیا اور وہ اُسی دَم اُٹھ کر اُن کی خِدمت کرنے لگی۔

(40) اور سُورج کے ڈُوبتے وقت وہ سب لوگ جِن کے ہاں طرح طرح کی بیمارِیوں کے مرِیض تھے اُنہیں اُس کے پاس لائے اور اُس نے اُن میں سے ہر ایک پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں شفا بخشی۔ (41) اور بدرُوحیں بھی چِلاّ کر اور یہ کہہ کر کہ تُو خُدا کا بیٹا ہے بہتوں میں سے نِکل گئیں۔ اور وہ اُنہیں جِھڑکتا اور بولنے نہ دیتا تھا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ یہ مسیح ہے۔

دورہِ گلیل

(42) جب دِن ہوا تو وہ نکل کر ایک وِیران جگہ میں گیا اور لوگ ہجوم در ہجوم اُسے ڈھونڈتے اور اس کے پاس آ کر اُسے

روکتے تھے کہ ہمارے پاس سے مت جا۔ [43] اُس نے اُن سے کہا مجھے اَور شہروں میں بھی خُدا کی بادشاہی کی خُوشخبری سُنانا ضرُور ہے کیونکہ مَیں اِسی لِئے بھیجا گیا ہُوں۔ [44] اور وہ گلِیل کے عِبادت خانوں میں مُنادی کرتا رہا۔

باب 5

خداوند یسوع کے پہلے شاگرد

[1] جب ہجوم اُس پر گِرا پڑا تھا اور خُدا کا کلام سُنتا تھا اور وہ گنّیسرؔت کی جِھیل کے کنارے کھڑا تھا تو اَیسا ہوا کہ [2] اُس نے جِھیل کے کنارے دو کشتِیاں لگی دیکھیں لیکن مچھلی پکڑنے والے اُن پر سے اُتر کر جال دھو رہے تھے۔ [3] اور اُس نے اُن کشتِیوں میں سے ایک پر چڑھ کر جو شمعُوؔن کی تھی اُس سے درخواست کی کہ کنارے سے ذرا ہٹا لے چل اور وہ بَیٹھ کر لوگوں کو کشتی پر سے تعلِیم دینے لگا۔

[4] جب کلام کر چُکا تو شمعُوؔن سے کہا گہرے میں لے چل اور تُم شِکار کے لِئے اپنے جال ڈالو۔

[5] شمعُوؔن نے جواب میں کہا "اَے اُستاد ہم نے رات بھر محنت کی اور کُچھ ہاتھ نہ آیا مگر تیرے کہنے سے جال ڈالتا ہوں۔" [6] اور جب انہوں نے یہ کِیا اور وہ مچھلیوں کا بڑا غول گھیر لائے اور اُن کے جال پھٹنے لگے۔ [7] اور اُنہوں نے اپنے شرِیکوں کو جو دُوسری کشتی پر تھے اِشارہ کیا کہ آؤ ہماری مدد کرو۔ پس اُنہوں نے آ کر دونوں کشتِیاں یہاں تک بھر دیں کہ ڈُوبنے لگیں۔

آپ کے سفر کے لیے

۵:۱-۳۹

صورتِ حال

مقدس لوقا نے زمین پر سیدنا یسوع کی بابت باتوں کو بیان کرنا جاری رکھا۔ خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو بلانا شروع کیا اور معجزات دکھائے۔

مشاہدہ

جناب لوقا نے اِس بات پر زور دیا کہ کیسے لوگوں نے ایمان کے ساتھ خداوند یسوع المسیح کا جواب دیا اور انہیں ایسی برکات ملیں جو اُن کی توقع سے کہیں زیادہ تھیں۔

فیضیابی

چاہے وہ پیدائشی مفلوج تھا یا پھر بعد میں مفلوج ہوا، نتیجہ ایک ہی تھا یعنی مکمل طور پر دوسروں پر انحصار۔ جب لوگ اُسے دیکھتے، تو وہ ایک جیتے جاگتے انسان کو نہیں دیکھتے تھے؛ وہ صرف ایک ایسا جسم دیکھتے تھے جسے معجزے کی ضرورت تھی۔ سیدنا یسوع المسیح نے ایسا نہیں دیکھا لیکن لوگ ایسا ہی دیکھ رہے تھے۔ اور یقیناً اُس کے دوست بھی یہی

(8) شمعُوؔن پطرس نے یہ دیکھ کر یِسُوعؔ کے پاؤں پر گِر کر
کہا "اَے خُداوند! میرے پاس سے چلا جا کیونکہ مَیں گُنہگار آدمی
ہُوں۔"

(9) کیونکہ مچھلیوں کے اِس شِکار سے جو اُنہوں نے کِیا وہ
اور اُس کے سب ساتھی بہت حیران ہُوئے۔ (10) اور وَیسے ہی
زبدؔی کے بیٹے یعقُوبؔ اور یُوحنّا بھی جو شمعُوؔن کے شریک تھے
حیران ہُوئے۔ یِسُوعؔ نے شمعُوؔن سے کہا خَوف نہ کر۔ اب سے تُو
آدم گیری کرے گا۔

(11) وہ کشتِیوں کو کنارے پر لے آئے اور سب کُچھ چھوڑ
کر اُس کے پیچھے ہو لِئے۔

یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے

(12) اور جب وہ ایک شہر میں تھا تو دیکھو کوڑھ سے بھرا ہوا
ایک آدمی یِسُوعؔ کو دیکھ کر مُنہ کے بَل گِرا اور اُس کی مِنّت کر کے
کہنے لگا "اَے خُداوند! اگر تُو چاہے تو مُجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔"
(13) اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چُھؤا اور کہا مَیں چاہتا ہُوں۔ تُو پاک
صاف ہو جا اور فوراً اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (14) اور اُس نے اُسے تاکید
کی کہ کِسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر اپنے تئیں کاہِن کو دِکھا اور جَیسا
مُوسیٰ نے مقرر کِیا ہے اپنے پاک صاف ہو جانے کی بابت نذر
گُذرانی تاکہ اُن کے لِئے گواہی ہو۔

(15) لیکن اُس کا چرچا زِیادہ پھیلا اور بہت سے لوگ جمع
ہُوئے کہ اُس کی سُنیں اور اپنی بیمارِیوں سے شِفا پائیں۔ (16) مگر وہ
جنگلوں میں الگ جا کر دُعا کِیا کرتا تھا۔

دیکھ رہے تھے۔ تو انہوں نے وہی کیا جو ہم میں سے کوئی بھی اپنے دوست کے لیے کرے گا—دوستوں نے اُس کی مدد کرنے کی کوشش کی۔

اُس کے دوستوں کے پہنچنے سے پہلے ہی گھر لوگوں سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگ دروازوں میں کھڑے تھے۔ بچے کھڑکیوں میں بیٹھے تھے۔ کچھ لوگ کندھوں کے اوپر سے جھانک رہے تھے۔ یہ چھوٹا سا گھر خداوند یسوع کی توجہ کیسے حاصل کر سکتا تھا؟ انہیں ایک فیصلہ کرنا تھا—یا تو وہ اندر جائیں یا ہار مان لیں؟

اگر اس کے دوستوں نے ہار مان لی ہوتی تو کیا ہوتا؟ اگر وہ کندھے اُچکا کر بس یہ کہہ دیتے کہ ہجوم بہت زیادہ ہے یا رات کا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے اور پھر واپس چلے جاتے؟ آخر کار یہاں تک آ کر انہوں نے ایک نیکی تو کی تھی۔ کوئی انہیں واپس جانے پر الزام نہیں دے سکتا تھا۔ انسان کسی کے لیے ایک حد تک ہی کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے دوستوں کے نزدیک ابھی مزید کچھ کرنا باقی تھا۔

تب اُن میں سے ایک نے کہا کہ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔ وہ چاروں مفلوج کے گرد جمع ہو گئے اور اس کا منصوبہ سننے لگے۔۔۔ گھر کی چھت پر چڑھنا، چھت کو کاٹنا، اور اپنے کمربندوں کی مدد سے اپنے دوست کو نیچے اتارنا۔

یہ بہت خطرناک تھا—وہ چھت سے گر سکتے تھے۔ اوہ یہ مزید خطرناک تھا—مفلوج بھی چھت سے گر سکتا تھا۔ یہ بالکل غیر روایتی اور ناقابل عمل تھا—کہ کسی کی چھت کو توڑنا یا

شفائے مفلوج

(17) اور ایک دن اَیسا ہوا کہ وہ تعلیم دے رہا تھا اور فرِیسی اور شرع کے مُعلِّم وہاں بَیٹھے تھے جو گلِیل کے ہر گاؤں اور یہودیہ اور یروشلِیم سے آئے تھے اور خُداوند کی قُدرت شِفا بخشنے کو اُس کے ساتھ تھی۔ (18) اور دیکھو کئی مَرد ایک آدمی کو جو مفلُوج تھا چارپائی پر لائے اور کوشِش کی کہ اُسے اندر لا کر اُس کے آگے رکھیں۔ (19) اور جب ہجوم کے سبب سے اُس کو اندر لے جانے کی راہ نہ پائی تو کوٹھے پر چڑھ کر کھپریل ہٹا کر اُس کو کھٹولے سمیت بِیچ میں یِسُوعؔ کے سامنے اُتار دِیا۔ (20) اُس نے اُن کا اِیمان دیکھ کر کہا کہ اَے آدمی! تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے۔

(21) اِس پر فقِیہہ اور فرِیسی سوچنے لگے کہ یہ کَون ہے جو کُفر بکتا ہے؟ خُدا کے سِوا اَور کَون گُناہ مُعاف کر سکتا ہے؟

(22) یِسُوعؔ نے اُن کے خیالوں کو معلُوم کر کے جواب میں اُن سے کہا تُم اپنے دِلوں میں کیا سوچتے ہو؟ (23) زیادہ آسان کیا ہے یہ کہنا کہ تیرے گُناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ (24) لیکن اِس لِئے کہ تُم جانو کہ اِبنِ آدمؔ کو زمِین پر گُناہ مُعاف کرنے کا اِختیار ہے (اُس نے مفلُوج سے کہا) مَیں تُجھ سے کہتا ہُوں اُٹھ اور اپنا کھٹولا اُٹھا کر اپنے گھر جا۔

(25) اور وہ اُسی دَم اُن کے سامنے اُٹھا اور جِس پر پڑا تھا اُسے اُٹھا کر خُدا کی تمجِید کرتا ہُوا اپنے گھر چلا گیا۔ (26) وہ سب کے سب بڑے حیران ہُوئے اور خُدا کی تمجِید کرنے لگے اور بہت ڈر گئے اور کہنے لگے کہ آج ہم نے عجِیب باتیں دیکھیں۔

پھاڑنا۔۔۔ یہ معاشرتی طور پر ناپسندیدہ عمل تھا۔ سیدنا یسوع المسیح مصروف تھے۔۔۔ اور یہ بھی بہت بڑی مداخلت تھی۔۔۔ لیکن اُن کے پاس سیدنا یسوع کو دیکھنے کا یہ واحد موقع تھا۔ چنانچہ وہ چھت پر چڑھ گئے۔

ایمان ایسی ہی چیزیں کرتا ہے۔ ایمان غیر متوقع کام کرتا ہے۔ اور ایمان خدا کی توجہ حاصل کرلیتا ہے۔

سیدنا یسوع المسیح ایمان کے اس مظاہرے سے متاثر ہوئے۔ چنانچہ وہ اِس عمل کی ستائش کرتے ہیں۔ بظاہر تو وہ تالی نہیں بجاتے لیکن دل سے بہت تعریف کرتے ہیں اور نہ صرف وہ ستائش کرتے ہیں بلکہ برکت بھی دیتے ہیں۔ اور ہم الٰہی محبت کے اظہار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

دوست چاہتے تھے کہ خداوند یسوع المسیح ان کے مفلوج دوست کو شفا دیں۔ لیکن خداوند یسوع المسیح جسم کی ہی شفا پر اکتفا نہیں کرتے ـــ وہ روح کو بھی شفا دینا چاہتے ہیں۔ وہ جسمانی مسئلے کو پیچھے چھوڑ کر روحانی مسئلے کو حل کرتے ہیں۔ جسم کی شفا وقتی ہے جبکہ روح کی شفا ابدی ہے۔ اور ان ایمان دار دوستوں کے لیے یسوع کی محبت اتنی گہری تھی کہ اس محبت کی خاطر یسوع اُن کی درخواست سے بھی آگے بڑھے اور صلیب پر قربان ہو گئے۔

سیدنا یسوع المسیح پہلے ہی فضل کی قیمت جانتے ہیں۔ وہ معافی کے بدلے فدیے کو سمجھتے ہیں اور بالکل تیار ہیں۔ وہ اِس فدیے کو رب العزت کے حضور پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ

مقدس متی کو دعوتِ رسالت

[27] اِن باتوں کے بعد وہ باہر گیا اور لاوؔی نام ایک محصُول
لینے والے کو محصُول کی چوکی پر بَیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے
پِیچھے ہو لے۔ [28] وہ سب کُچھ چھوڑ کر اُٹھا اور اُس کے پِیچھے ہو لِیا۔
[29] پھِر لاوؔی نے اپنے گھر میں اُس کی بڑی ضِیافت کی اور
محصُول لینے والوں اور اَوروں کا جو اُن کے ساتھ کھانا کھانے بَیٹھے
تھے بڑا مجمع تھا۔ [30] اور فریسی اور اُن کے فقِیہہ اُس کے شاگِردوں
سے یہ کہہ کر بُڑبُڑانے لگے کہ تُم کیوں محصُول لینے والوں اور
گُنہگاروں کے ساتھ کھاتے پیِتے ہو؟
[31] یِسُوؔع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تندرستوں کو
طبِیب کی ضرُورت نہیں بلکہ بیماروں کو۔ [32] مَیں راست بازوں کو
نہیں بلکہ گُنہگاروں کو توبہ کے لئے بُلانے آیا ہُوں۔

روزے کے بارے میں سوال

[33] اور اُنہوں نے اُس سے کہا کہ "یوحنا کے شاگرد اکثر
روزے رکھتے اور دُعائیں کرتے ہیں اور اِسی طرح فریسیوں کے
بھی مگر تیرے شاگرد کھاتے پیتے ہیں۔"
[34] یِسُوؔع نے اُن سے کہا کیا تُم براتیوں سے جب تک دُلہا
اُن کے ساتھ ہے روزہ رکھوا سکتے ہو؟ [35] مگر وہ دِن آئیں گے اور
جب دُلہا اُن سے جُدا کِیا جائے گا تب اُن دِنوں میں وہ روزہ رکھیں
گے۔

محبت ان کے دل سے لاوے کی مانند پھٹ کر نکلتی ہے۔

اور اگرچہ ہم یہاں زمین پر سُن نہیں سکتے لیکن فرشتے وہاں سُن سکتے ہیں۔ پورا آسمان ایک لمحے کے لیے رک جاتا ہے جب خداوند محبت کا ایک اور دھما کہ اِن الفاظ کے اعلان سے کرتے ہیں، "تمہارے گناہ معاف ہوئے۔"

عملی اطلاق

کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے ہر مسئلے کو جانتا ہے؟ کیا آپ کسی معذوری یا وسائل کی کمی کی وجہ سے ایمان میں کمزور ہو گئے ہیں؟ یاد رکھیں، آپ کو اکیلے نہیں چلنا ہے۔ کسی مسیحی گروہ کو تلاش کریں—چاہے وہ اسکول میں، کام پر یا کلیسیا میں ہو—جو آپ کے ساتھ ہفتہ وار خدا کے حضور دعا میں شامل ہو۔

(36) اور اُس نے اُن سے ایک تمثِیل بھی کہی کہ کوئی آدمی
نئی پوشاک میں سے پھاڑ کر پُرانی پوشاک میں پَیوند نہیں لگاتا ورنہ
نئی بھی پھٹے گی اور اُس کا پَیوند پُرانی میں میل بھی نہ کھائے گا۔
(37) اور کوئی شخص نئی مے پُرانی مشکوں میں نہیں بھرتا نہیں تو نئی
مے مشکیں پھاڑ کر خُود بھی بہ جائے گی اور مشکیں بھی برباد ہو جائیں
گی۔ (38) بلکہ نئی مَے نئی مَشکوں میں بھرنا چاہئے۔
(39) اور کوئی آدمی پُرانی مَے پی کر نئی کی خواہش نہیں کرتا
کیونکہ کہتا ہے کہ پُرانی ہی بہتر ہے۔

باب 6

یسوع ہی سبت کا مالک ہے

(1) پھر ایک سبت کے دِن یوں ہوا۔ کہ وہ کھیتوں میں ہو کر
جارہا تھا اور اُس کے شاگرد بالیں توڑ توڑ کر اور ہاتھوں سے مَل مَل کر
کھاتے جاتے تھے۔ (2) اور فریسیوں میں سے بعض کہنے لگے "تُم وہ
کام کیوں کرتے ہو جو سَبت کے دِن کرنا جائز نہیں؟"
(3) یِسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا کیا تُم نے یہ بھی نہیں
پڑھا کہ جب داؤد اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا۔
(4) وہ کیوں کر خُدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں لے کر کھائیں
جِن کو کھانا کاہنوں کے سِوا اَور کِسی کو رَوا نہیں اور اپنے ساتھیوں کو
بھی دیں؟
(5) پھر اُس نے اُن سے کہا کہ اِبنِ آدمؔ سبت کا مالِک ہے۔

آپ کے سفر کے لیے

۶:۱-۴۹

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے اپنے رسولوں کو بلایا اور مقرر کیا۔ انہوں نے تین سال انہیں تعلیم دینے میں گزارے۔ انہوں نے شفادی اور دشمنوں سے محبت اور دوسروں پر تنقید نہ کرنے کی تعلیم دی۔ انہوں نے اُن کو مبارک کہا جو آپ کی باتوں کو سنتے اور اُن پر عمل کرتے ہیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے فرمایا کہ اُن کے پیروکاروں کو اِس دنیا سے مختلف ہونا چاہیے اور انہیں پرہیزگار زندگی گزارنے کے لیے اُن کی مثال پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

سُوکھے ہاتھ والے آدمی کو شفا

(6)اور یوں ہوا کہ کِسی اَور سبت کو وہ عِبادت خانے میں
داخل ہو کر تعلِیم دینے لگا اور وہاں ایک آدمی تھا جِس کا دایاں ہاتھ
سُوکھا ہوا تھا۔ (7)اور فقِیہہ اور فریسی اُس کی تاک میں تھے کہ آیا
سبت کے دِن اسے شفا دیتا ہے یا نہیں تاکہ اُس پر اِلزام لگانے کا
مَوقع پائیں۔ (8) مگر اُس کو اُن کے خیال معلُوم تھے۔ پس اُس نے
اُس آدمی سے جِس کا ہاتھ سُوکھا تھا کہا اُٹھ اور بِیچ میں کھڑا ہو۔ وہ
اُٹھ کھڑا ہوا۔ (9)یِسُوعؔ نے اُن سے کہا مَیں تُم سے یہ پُوچھتا ہُوں
کہ آیا سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا ہلاک
کرنا؟ (10)اور اُن سب پر نظر کر کے اُس آدمی سے کہا اپنا ہاتھ بڑھا
اُس نے بڑھایا اور اُس کا ہاتھ درُست ہو گیا۔

(11)وہ آپے سے باہر ہو کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ
ہم یِسُوعؔ کے ساتھ کیا کریں؟

یسوع کا رسولوں کو تقرر کرنا

(12)اور اُن دِنوں میں ایسا ہوا۔ کہ وہ پہاڑ پر دُعا کرنے کو
گیا اور خُدا سے دُعا کرنے میں ساری رات گُذاری۔ (13)جب دن
ہوا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو پاس بُلا کر اُن میں سے بارہ چُن لئے
اور اُن کو رسُول کا لَقب دِیا۔ (14) یعنی شمعُونؔ جِس کا نام اُس نے
پطرسؔ بھی رکھّا اور اُس کا بھائی اندریاسؔ اَور یعقُوبؔ اور یُوحنّاؔ اور
فِلپُّسؔ اور برتُلمائیؔ۔ (15)اور متّیؔ اور توما اور حلفئیؔ کا بیٹا یعقُوبؔ اور
شمعُون جو زیلوتیسؔ کہلاتا تھا۔ (16)اور یعقُوبؔ کا بیٹا یہُوداہؔ اور
یہُوداہؔ اِسکریُوتی جو غدار ثابت ہوا۔

فیضیابی

"یہ ہونے والا نہیں" کے عنوان سے میں ایک فائل نکالتا ہوں اور یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ آیئے سیدنا مسیح کے حکم کو وفاقی قانون بنا دیتے ہیں۔ ہر شخص کے لیے لازم ہو کہ وہ خدا کی محبت کو اپنا گھر بنائے۔ اور باقاعدہ اعلان کیا جائے۔

کوئی بھی شخص اپنے دن کا آغاز نہ کرئے اور گھر سے باہر نہ جائے جب تک کہ وہ صلیب کے سائے تلے کھڑے ہو کر خدا کی محبت حاصل نہ کر لے۔

ڈرائیورز، صدور، مبلغین، دندان ساز، ڈاکٹر، مزدور اور ہر شعبے کے لوگ ـــ سب پر لازم ہو گا کہ جب تک ان کی پیاس مکمل طور سے بجھ نہ جائے خدا کے فضل کے چشمے پر رکیں ۔ اور تب تک پیتے رہیں جب تک ان سب کے دل محبت سے لبریز نہ ہو جائیں۔ اور صرف تب ہی، وہ شاہراہوں، لیبارٹریوں، کلاس رومز اور دفتروں میں جاسکتے ہیں۔

کیا آپ وہ تبدیلی محسوس نہیں کر رہے جو ہم محسوس کر رہے ہیں؟ کم غصہ، زیادہ محبت۔ کم تنقید، زیادہ تعریف۔ کم نفرت، زیادہ معاف کرنے کا جذبہ۔ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو دوسرا موقع دینے سے انکار کریں، جبکہ خدا نے ہماری زندگی کو دوسرا موقع ہی بنا دیا ہے۔

ڈاکٹر دوا کی بجائے بائبل کی آیات تجویز کریں گے۔ ہر گھنٹے ہر گھڑی خدا کے اس وعدے پر غور کریں۔ "میں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی۔" (یرمیاہ ۳۱:۳)۔ تو پھر کیا آپ نے خبریں نہیں سنیں ہیں؟ جب سے محبت کے

یسوع بہت سوں کو شفا بخشتا ہے

(17) اور وہ اُن کے ساتھ اُتر کر ہموار جگہ پر کھڑا ہوا اور اُس کے شاگردوں کی بڑی جماعت اور لوگوں کا بہت ہجوم وہاں تھا جو سارے یہُودیہ اور یروشلیم اور صور اور صیدا کے بحری کنارے سے اُس کی سننے اور اپنی بیماریوں سے شِفا پانے کے لئے اُس کے پاس آئی تھی۔ (18) اور جو ناپاک رُوحوں سے دُکھ پاتے تھے وہ سب اچھے کئے گئے۔ (19) اور سب لوگ اُسے چھونے کی کوشش کرتے تھے کیونکہ قوت اُس سے نکلتی اور سب کو شِفا بخشتی تھی۔

مُبارک حالی

(20) پھر اُس نے اپنے شاگردوں کی طرف نظر کر کے کہا

مُبارک ہو تُم جو غرِیب ہو
کیونکہ خُدا کی بادشاہی تُمہاری ہے۔
(21) مُبارک ہو تُم جو اَب بُھوکے ہو
کیونکہ آسُودہ ہو گے۔
مُبارک ہو تُم جو اَب روتے ہو
کیونکہ ہنسو گے۔

(22) جب اِبنِ آدمؔ کے سبب سے لوگ تُم سے عداوت رکھیں گے اور تُمہیں خارِج کر دیں گے اور لَعن طَعن کریں گے اور تُمہارا نام بُرا جان کر کاٹ دیں گے تو تُم مُبارک ہو گے۔

(23) اُس دِن خُوش ہونا اور خُوشی کے مارے اُچھلنا۔ اِس

وفاقی قانون کا اطلاق ہوا ہے۔ طلاق کی شرح کم ہو گئی ہے۔ بچوں کے اغوا کی وارداتیں نہایت کم ہو گئی ہیں۔ ایک دوسرے کے شدید مخالف سیاسی جماعتوں نے مل جل کر کام شروع کر دیا ہے۔

یہ ایک غیر معمولی خیال لگتا ہے؟ میں اتفاق کرتا ہوں۔ خدا کی محبت کو قوانین کے ذریعے نافذ نہیں کیا جا سکتا لیکن اسے اپنانا ممکن نہیں ہے۔ کیا آپ اسے نہیں اپنائیں گے؟ اپنے دل کے لئے، اپنے گھر کے لیے۔ خداوند مسیح کی خاطر اور اپنی خاطر۔ یہ دعا جتنی سادہ ہے، اتنی ہی طاقتور بھی ہے۔

”خداوند، میں تیری محبت کو قبول کرتا ہوں۔ کچھ بھی مجھے تیری محبت سے جدا نہیں کر سکتا۔“

عملی اطلاق

اپنے ارد گرد ان لوگوں پر توجہ دیں جو تکلیف میں ہیں، چاہے وہ مسیحی بھائی بہن ہوں یا نہ ہوں۔ ان کی ضروریات پوری کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے طریقے تلاش کریں۔ سیدنا یسوع المسیح کی مثال پر عمل کریں — دعا کریں اور محبت بانٹیں۔

لئے کہ دیکھو آسمان پر تُمہارا اَجر بڑا ہے کیونکہ اُن کے باپ دادا
نبیوں کے ساتھ بھی اَیسا ہی کِیا کرتے تھے۔

زبوں حالی

(24) مگر افسوس تُم پر جو دَولت مند ہو
کیونکہ تُم اپنی تسلّی پا چُکے۔
(25) افسوس تُم پر جو اَب سیر ہو
کیونکہ بُھوکے ہو گے۔
افسوس تُم پر جو اَب ہنستے ہو
کیونکہ ماتم کرو گے اور روؤ گے۔
(26) افسوس تُم پر جب سب لوگ تُمہیں بَھلا کہیں کیونکہ
اُن کے باپ دادا جُھوٹے نبیوں کے ساتھ بھی اَیسا ہی کِیا کرتے
تھے۔

دُشمنوں کے لئے محبت

(27) مگر میں تم سامعین سے کہتا ہُوں کہ اپنے دُشمنوں
سے محبت رکھّو۔ جو تُم سے عداوت رکھیں اُن کا بھلا کرو۔ (28) جو تُم
پر لعنت کریں اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تُمہاری تحقِیر کریں اُن
کے لئے دُعا کرو۔ (29) جو تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے دُوسرا
بھی اُس کی طرف پھیر دے اور جو تیرا چوغہ لے اُس کو کُرتہ لینے
سے بھی منع نہ کر۔ (30) جو کوئی تُجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تیرا
مال لے لے اُس سے طلب نہ کر۔ (31) اور جَیسا تُم چاہتے ہو کہ

لوگ تُمہارے ساتھ کریں تُم بھی اُن کے ساتھ وَیسا ہی کرو۔

(32)اگر تُم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھّو تو تمھارا کیا اِحسان ہے؟ کیونکہ گُنہگار بھی اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ (33)اور اگر تُم اُن ہی کا بَھلا کرو جو تُمہارا بَھلا کریں تو تُمہارا کیا اِحسان ہے؟ کیونکہ گُنہگار بھی اَیسا ہی کرتے ہیں۔ (34)اور اگر تُم اُن ہی کو قرض دو جِن سے وصُول ہونے کی اُمّید رکھتے ہو تو تُمہارا کیا اِحسان ہے؟ گُنہگار بھی گُنہگاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ پُورا وصُول کرلیں۔ (35)مگر تُم اپنے دُشمنوں سے محبت رکھّو اور بَھلا کرو اور بغیر نااُمّید ہُوئے قرض دو تو تُمہارا اَجر بڑا ہو گا اور تُم خُدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہروگے کیونکہ وہ ناشُکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے۔ (36)جَیسا تُمہارا باپ رحِیم ہے تُم بھی رحم دِل ہو۔

عَیب جوئی

(37)عَیب جوئی نہ کرو۔ تُمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے گی۔ مُجرِم نہ ٹھہراؤ۔ تُم بھی مُجرِم نہ ٹھہرائے جاؤ گے۔ خلاصی دو۔ تُم بھی خلاصی پاؤ گے۔ (38)دِیا کرو۔ تُمہیں بھی دِیا جائے گا۔ اچھّا پَیمانہ داب داب کر اور ہِلا ہِلا کر اور لبریز کر کے تمھارے پلّے میں ڈالیں گے کیونکہ جِس پَیمانہ سے تُم ناپتے ہو اُسی سے تُمہارے لِئے ناپا جائے گا۔

(39)اور اُس نے اُن سے ایک تمثِیل بھی کہی کہ کیا اندھے کو اندھا راہ دِکھا سکتا ہے؟ کیا دونوں گڑھے میں نہ گِریں گے؟ (40)شاگِرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں بلکہ ہر ایک جب کامِل ہُوا تو اپنے اُستاد جَیسا ہو گا۔

(41) تُو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی
آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا؟ (42) اور جب تُو اپنی آنکھ کے
شہتیر کو نہیں دیکھتا تو اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ بھائی لا
اُس تنکے کو جو تیری آنکھ میں ہے نِکال دُوں؟ اَے رِیاکار! پہلے اپنی
آنکھ میں سے تو شہتیر نِکال۔ پھر اُس تِنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ
میں ہے اچھّی طرح دیکھ کر نِکال سکے گا۔

درخت اور پھل

(43) کیونکہ کوئی اچھّا درخت نہیں جو بُرا پھل لائے اور نہ
کوئی بُرا درخت ہے جو اچھّا پھل لائے۔ (44) ہر درخت اپنے پھل
سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ جھاڑِیوں سے انجیر نہیں توڑتے اور نہ
جھڑبیری سے انگور۔ (45) اچھّا آدمی اپنے دِل کے اچھے خزانے سے
اچھی چیزیں نِکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں
نِکالتا ہے کیونکہ جو دِل میں بھرا ہے وُہی اُس کے مُنہ پر آتا ہے۔

گھر بنانے والے کی تمثیل

(46) جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مُجھے
خُداوند خُداوند کہتے ہو؟ (47) جو کوئی میرے پاس آتا اور میری
باتیں سُن کر اُن پر عمل کرتا ہے مَیں تُمہیں جتاتا ہُوں کہ وہ کِس
کی مانِند ہے۔ (48) وہ اُس آدمی کی مانِند ہے جِس نے گھر بناتے وقت
زمِین گہری کھود کر چٹان پر بُنیاد ڈالی۔ جب طُوفان آیا اور سَیلاب
اُس گھر سے ٹکرایا تو اُسے ہِلا نہ سکا کیونکہ وہ مضبُوط بنا ہوا تھا۔
(49) لیکن جو سُن کر عمل میں نہیں لاتا وہ اُس آدمی کی مانِند ہے جِس

نے زمین پر گھر کو بے بُنیاد بنایا۔ جب سَیلاب اُس پر زور سے آیا تو وہ فی الفور گر پڑا اور وہ گھر بالکل برباد ہُوا۔

باب 7

رُومی صوبے دار کے نوکر کو شفا

(1) جب وہ لوگوں کو اپنی تمام باتیں سُنا چکا تو کَفرنحُوم میں آیا۔ (2) اور کِسی صُوبے دار کا نَوکر جو اُس کو عزِیز تھا بیماری سے مَرنے کو تھا۔ (3) اُس نے یِسُوعؔ کی خبر سُن کر یہودیوں کے کئی بزُرگوں کو اُس کے پاس بھیجا اور اُس سے درخواست کی کہ آ کر میرے نَوکر کو شفا بخش۔ (4) وہ یِسُوعؔ کے پاس آئے اور اُس کی بڑی مِنّت کر کے کہنے لگے کہ وہ اِس لائِق ہے کہ تُو اُس پر یہ احسان کرے۔ (5) کیونکہ وہ ہماری قَوم سے مُحبّت رکھتا ہے اور ہمارے عِبادت خانے کو اُسی نے بنوایا۔

(6) یِسُوعؔ اُن کے ساتھ چلا مگر جب وہ گھر کے قرِیب پہنچا تو صُوبے دار نے بعض دوستوں کی معرفت اُسے یہ کہلا بھیجا کہ اَے خُداوند تکلیف نہ کر کیونکہ مَیں اِس لائِق نہیں کہ تُو میری چھت کے نیچے آئے۔ (7) اِسی سبب سے مَیں نے اپنے آپ کو بھی تیرے پاس آنے کے لائِق نہ سمجھا بلکہ زُبان سے کہہ دے تو میرا خادِم شِفا پائے گا۔ (8) کیونکہ مَیں بھی دُوسرے کے اِختیار میں ہُوں اور سِپاہی میرے ماتحت ہیں اور جب ایک سے کہتا ہوں جا تو وہ جاتا ہے اور دُوسرے سے آ تو وہ آتا ہے اور اپنے نَوکر سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔

آپ کے سفر کے لیے

۷:۱۔۵۰

صورتِ حال

لوگوں نے سیدنا یسوع المسیح کے نشانات اور معجزات کے بارے میں سنا اور اُن سے ملنے کے لیے آئے۔ آپ کی مقبولیت دن بدن بڑھتی رہی۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا جن کا ایمان بہت مضبوط تھا تا کہ یہ ظاہر کرے کہ رب العزت اپنے لوگوں سے کیا چاہتا ہے۔

فیضیابی

دو طرح کے ہجوم ہیں۔ ایک ہجوم شہر میں داخل ہو رہا ہے اور دوسرا باہر جا رہا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ داخل ہونے والا گروہ ہنسی مذاق اور گفتگو کی آوازوں سے گونج رہا ہے۔ وہ سیدنا یسوع المسیح کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے۔ جبکہ شہر سے نکلنے والا ہجوم نہایت اداس ہے، سارے لوگ غم کی لہروں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور موت کے ماتم میں گم ہیں۔ ان کے سروں دھری کاٹھ ان کے غم کی وجہ ہے یعنی بانس کی چارپائی پر رکھا ہوا ایک ٹھنڈا جسم۔

(9) یِسُوعؔ نے یہ سُن کر اُس پر تعجُّب کِیا اور پِھر کر اُس ہجوم
سے جو اُس کے پیچھے آتا تھا کہا مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ مَیں نے اِتنا
بڑا اِیمان اِسرآئیل میں بھی نہیں پایا۔
(10) اور بھیجے ہُوئے لوگوں نے گھر میں واپس آ کر اُس نَوکر
کو تندرست پایا۔

بیوہ کے بیٹے کو مُردوں میں سے زندہ کیا جانا

(11) تھوڑے عرصے کے بعد ایسا ہوا۔ کہ وہ نائین نام ایک
شہر کو گیا اور اُس کے شاگرد اور بہت سے لوگ اُس کے ہمراہ
تھے۔ (12) جب وہ شہر کے پھاٹک کے نزدِیک پہنچا تو دیکھو ایک
مُردے کو باہر لئے جاتے تھے۔ وہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا اور وہ بیوہ
تھی اور شہر کے بہتیرے لوگ اُس کے ساتھ تھے۔ (13) اُسے دیکھ
کر خُداوند کو ترس آیا اور اُس سے کہا مت رو۔ (14) پھر اُس نے
پاس آ کر جِنازے کو چھوا اور اُٹھانے والے کھڑے ہو گئے اور اُس
نے کہا اَے جوان مَیں تُجھ سے کہتا ہوں اُٹھ۔ (15) وہ مُردہ اُٹھ
بیٹھا اور بولنے لگا اور اُس نے اُسے اُس کی ماں کو سَونپ دِیا۔
(16) اور سب پر دہشت چھا گئی اور وہ خُدا کی تمجِید کر کے
کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہوا ہے اور خُدا نے اپنی اُمّت پر
نظر کی ہے۔ (17) اور اُس کی بابت یہ خبر سارے یہودیہ اور تمام
آس پاس کے علاقے میں پھیل گئی۔

پیغام یوحنا از یسوع

(18) اور یوحنا کو اُس کے شاگردوں نے اِن سب باتوں کی خبر

جلوس کے پیچھے جو عورت چل رہی ہے وہ ایک غمزدہ ماں ہے۔ اِس راستے پر وہ پہلے بھی چل چکی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کل ہی کی بات ہو جب اس نے اپنے شوہر کو دفنایا تھا۔ تب اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا۔ اب وہ اکیلی چل رہی ہے، اپنے غم میں قید، اس جنازے کی سب سے زیادہ غمزدہ وہی ہے۔

وہی ہے جس کے کندھے پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں۔ وہی ہے جو آج رات خالی گھر میں سوئے گی۔ وہی ہے جو صرف اپنے لئے ہی کھانا بنائے گی اور کسی سے بات نہیں کرے گی۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ لٹی ہے۔ چور نے اُس کا سب سے قیمتی ہیرا، اسکا سہارا چھین لیا ہے۔

سیدنا یسوع المسیح کے پیروکار رک گئے اور جنازے کو راستہ دینے کے لیے پیچھے ہٹ گئے۔ غم کی چادر نے شاگردوں کی ہنسی کو دبا دیا ہے۔ کسی نے کچھ نہیں کہا۔ وہ کہہ بھی کیا سکتے تھے؟

لیکن یسوع المسیح جانتے تھے کہ کیا کہنا اور کیا کرنا ہے۔ جب اس نے غمزدہ ماں کو دیکھا، تو اس کا دل ٹوٹنے لگا اور اس کے ہونٹ بھینچنے لگے۔ اس نے موت کے فرشتے کو گھورا جو لڑکے کے جسم پر منڈلا رہا تھا۔ ”اس بار نہیں، شیطان۔ یہ لڑکا میرا ہے۔“

اُسی لمحے ماں اُس کے سامنے سے گزری۔ خداوند یسوع المسیح نے اس سے کہا، ”مت روؤ۔“ وہ رک گئی اور اجنبی چہرے کو دیکھا۔ اگر وہ اُس کی اِس حیرت انگیز بات سے دنگ نہ بھی ہوتی تو آپ یقین کر سکتے ہیں کہ کچھ گواہ ضرور حیران تھے۔

مت روؤ؟ مت روؤ؟ یہ کیسا مطالبہ ہے؟

یہ ایک ایسا مطالبہ تھا جو صرف خدا ہی کر سکتا ہے۔ سیدنا یسوع المسیح جنازے کی طرف بڑھے اور اسے چھو لیا۔ جنازہ اٹھانے والے رک گئے۔ سوگواروں کی سسکیاں تھم گئیں۔ جب رحمت العلمین نے لڑکے کی طرف دیکھا تو ہجوم مکمل طور پر خاموش ہو گیا۔

پھر خداوند یسوع نے اپنی توجہ مردہ لڑکے کی طرف مرکوز کی۔ "نوجوان،" اس کی آواز پُرسکون تھی، "میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ جی اٹھ"۔

زندہ لوگ دم بخود کھڑے رہے جب مردہ زندگی کی طرف لوٹا۔ لکڑی جیسی سخت انگلیاں حرکت میں آئیں۔ مٹیالے گالوں پر سرخی دوڑ گئی۔ مردہ شخص اٹھ بیٹھا۔

خداوند یسوع المسیح یقیناً مسکرائے ہوں گے جب ماں اور بیٹے نے ایک دوسرے کو گلے لگایا۔ حیران و مبہوت ہجوم خوشی سے نعرے لگانے اور تالیاں بجانے لگا۔ لوگوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا اور سیدنا یسوع کی پیٹھ تھپتھپائی۔ کسی نے ناقابلِ تردید سچائی کا اعلان کیا کہ خدا اپنی قوم کی مدد کے لیے آ گیا ہے!

لیکن سیدنا یسوع نے اس عورت کو صرف اس کا بیٹا ہی نہیں لوٹایا بلکہ اسے ایک بھید بھی دیا— ایک سرگوشی جو ہم سب نے سن لی۔ خداوند یسوع نے چارپائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "موت محض ایک دھوکہ ہے۔" پھر وہ مسکرائے اور لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ " یہ حقیقت ہے۔"

دی۔ (19) اِس پر یوحنا نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بُلا کر
خُداوند کے پاس یہ پُوچھنے کو بھیجا "کہ آنے والا تُو ہی ہے یا ہم کسی
دُوسرے کی راہ دیکھیں؟"

(20) اُنہوں نے اُس کے پاس آ کر کہا یوحنا بپتِسمہ دینے
والے نے ہمیں تیرے پاس یہ پُوچھنے کو بھیجا ہے کہ "آنے والا تُو
ہی ہے یا ہم دُوسرے کی راہ دیکھیں؟"

(21) اُسی گھڑی اُس نے بہتوں کو بیماریوں اور آفتوں اور بُری
رُوحوں سے نجات بخشی اور بہت سے اندھوں کو بینائی عطا کی۔
(22) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ جو کُچھ تُم نے دیکھا اور سُنا ہے
جا کر یوحنا سے بیان کر دو کہ اندھے دیکھتے ہیں۔ لنگڑے چلتے
پِھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں۔ بہرے سنتے
ہیں۔ مُردے زِندہ کئے جاتے ہیں۔ غرِیبوں کو خُوشخبری سُنائی جاتی
ہے۔ (23) اور مُبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔

(24) جب یوحنا کے قاصد چلے گئے تو یِسُوعؔ یوحنا کے حق میں
لوگوں سے کہنے لگا کہ تُم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے
ہلتے ہُوئے سرکنڈے کو؟ (25) تو پِھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہین
کپڑے پہنے ہُوئے شخص کو؟ دیکھو جو چمک دار پوشاک پہنتے اور
عَیش و عِشرت میں رہتے ہیں وہ بادشاہی محلوں میں ہوتے ہیں۔
(26) تو پِھر تُم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ایک نبی؟ ہاں مَیں تُم سے کہتا
ہُوں بلکہ نبی سے بڑے کو۔ (27) یہ وُہی ہے جِس کی بابت لکھا ہے
کہ دیکھ مَیں اپنا پَیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہُوں جو تیری راہ تیرے
آگے تیّار کرے گا۔ (28) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو عورتوں سے

غور طلب: عادات

مجھے اس چھوٹے لڑکے کی کہانی پسند ہے جو بستر سے گر گیا۔ جب اس کی ماں نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا، تو اس نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم۔ شاید وہ ابھی نیند کی حالت میں تھا یعنی اپنی پہلے والی کیفیت میں تھا۔

ہم آسانی سے اپنے ایمان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ بڑی آزمائش والا لمحہ ہوتا ہے کہ جہاں سے ہم ایمان میں داخل ہوئے وہیں رکے رہیں اور آگے نہ بڑھیں۔

مسیحی زندگی کا مقصد ترقی ہے۔ روحانی پختگی لازمی ہے۔ اگر کوئی بچہ بڑھنا بند کر دے تو والدین فکر مند ہو جاتے ہیں، ہے نا؟ ڈاکٹر بلا لیے جاتے ہیں، ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔ اگر بچہ نشوونما نہ پائے تو یہ تشویشناک ہوتا ہے۔

اسی طرح، اگر ایک مسیحی بڑھنا بند کر دے تو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ آج بھی وہی مسیحی ہیں جو چند مہینے پہلے تھے تو ہوشیار رہیں۔ آپ کو شاید اپنے ایمان کا معائنہ کروانے کی ضرورت ہے—اپنے جسم کا نہیں بلکہ اپنے دل کا۔ کوئی جسمانی چیک اپ نہیں بلکہ روحانی۔

کیا میں کوئی تجویز پیش کر سکتا ہوں؟ کچھ عادات کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں جیسے کہ

پہلی، دعا کی عادت:۔ ہمیں سکھایا گیا ہے، ”امید میں خوش، مصیبت میں صابر اور دعا کرنے میں مشغول رہو۔“ (رومیوں ۱۲:۱۲)۔

دوسری، مطالعہ کی عادت:۔ ”لیکن جو شخص آزادی کی کامل شریعت پر غور سے نظر کرتا رہتا ہے وہ اپنے کام میں اِس لئے برکت پائے گا کہ سُن کر بُھولتا نہیں بلکہ عمل کرتا ہے۔“(یعقوب ۱:۲۵)

تیسری، خیرات کی عادت:۔ ”ہفتے کے پہلے دِن تُم میں سے ہر شخص اپنی آمدنی کے مُوافِق کُچھ اپنے پاس رکھ چھوڑا کرے تاکہ میرے آنے پر چندے نہ کرنے پڑیں۔“ (اکرنتھیوں ۱۶:۲)۔

چوتھی، رفاقت کی عادت:۔ ”اور ایک دُوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستُور ہے بلکہ ایک دُوسرے کو نصِیحت کریں اور جِس قدر اُس دِن کو نزدِیک ہوتے ہُوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زِیادہ کِیا کرو۔“(عبرانیوں ۱۰:۲۵)۔

یہ وہ عادتیں ہیں جو اپنانے کے لائق ہیں۔ کیا یہ جان کر خوشی نہیں ہوتی کہ کچھ عادتیں ہمارے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں؟ انہیں اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں اور روحانی طور پر ترقی کریں۔ اس چھوٹے لڑکے جیسی غلطی نہ کریں۔ جہاں سے ایمان میں داخل ہوئے ہیں وہیں نہ رک جائیں۔ کنارے پر رکنے میں خطرہ ہے!

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں لوقا ۶:۴۷-۴۹

- آپ کی رائے میں دو سب سے مشکل عادتیں کون سی ہیں جنہیں بدلنا مشکل ہوتا ہے؟
- وہ کون سی تین روحانی عادتیں ہیں جو خدا کے ساتھ آپ کے تعلق کو سب سے زیادہ مضبوط کرتی ہیں؟
- وہ کون سی چیزیں ہیں جو ہمیں نئی عادتیں اپنانے سے روکتی ہیں جو ہماری روحانی ترقی میں مددگار ہو سکتی ہیں؟

- اچھی روحانی عادتیں ایک مضبوط بنیاد کی طرح کیسے کام کرتی ہیں؟
- زندگی کی عادتوں کو بدلنے میں خود احتسابی کا کیا کردار ہے؟
- جب ہم خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو ہمارا اُس کے ساتھ تعلق کیسے مختلف ہو جاتا ہے؟
- ایک نئی عادت بنانے کے لیے کیا ضروری ہے؟
- پرانی عادت کو بدلنے کے لیے کیا درکار ہوتا ہے؟
- کسی ایسے شخص کو بیان کریں جو آپ کے نزدیک نیک عادات کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ آپ اس شخص سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟
- ایک سال بعد، آپ کون سی نئی عادتیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہیں گے؟

پیدا ہوئے ہیں اُن میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں
لیکن جو خُدا کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اُس سے بڑا ہے۔
[29] اور سب عام لوگوں نے جب سُنا تو اُنہوں نے اور
محصُول لینے والوں نے بھی یوحنا کا بپتِسمہ لے کر خُدا کو راست باز
مان لِیا۔ [30] مگر فریسیوں اور شرع کے عالموں نے اُس سے بپتِسمہ
نہ لے کر خُدا کے اِرادے کو اپنی نِسبت باطِل کر دِیا۔
[31] پس اِس زمانے کے آدمیوں کو مَیں کِس سے تشبیہ
دُوں اور وہ کِس کی مانِند ہیں؟
[32] اُن لڑکوں کی مانِند ہیں جو بازار میں بیٹھے ہُوئے ایک
دُوسرے کو پُکار کر کہتے ہیں کہ ہم نے تُمہارے لئے بانسلی بجائی اور
تُم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کیا اور تُم نہ روئے۔ [33] کیونکہ یوحنا بپتِسمہ
دینے والا نہ تو روٹی کھاتا ہوا آیا نہ مے پیتا ہوا اور تُم کہتے ہو کہ اُس
میں بدرُوح ہے۔ [34] ابنِ آدم کھاتا پیتا آیا اور تُم کہتے ہو کہ دیکھو
کھاؤُ اور شرابی آدمی محصُول لینے والوں اور گُنہگاروں کا یار۔ [35] لیکن
حِکمت اپنے سب فرزندوں کی طرف سے راست ثابِت ہُوئی۔

عملی اطلاق

اپنے ایمان کو ظاہر کرنے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ کیا کوئی ایسا کام ہے جسے کرنے سے آپ خوفزدہ ہیں؟ کوئی ایسا شخص جس سے آپ ملنا نہیں چاہتے؟ کوئی ایسا رشتہ جسے بحالی درکار ہے؟ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد کرے۔ یقین رکھیں کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے گا پھر آگے بڑھیں اور عمل کریں۔

یوحنا بپتسمہ دینے والا

مقدس یوحنا کی غیر معمولی اور روایات شکن زندگی درج ذیل نشانیوں سے پہچانی جاتی تھی:۔

- شہرت (لوگوں کی بے ثبات عقیدت اور مقبولیت)
- تحقیر اور حقارت (یروشلم کے مذہبی رہنماؤں کی سخت ناپسندیدگی)
- تنہائی (پہلی صدی میں معاشرے سے الگ تھلگ رہنا اتنا ہی غیر مقبول تھا جتنا کہ اکیسویں صدی میں ہے)
- شہد کی مکھیوں کے ڈنک (شہد پر مشتمل غذا پانے کے لئے ڈنگ)
- روحانی بصیرت اور ایمان (صحیح اور غلط، الٰہی سچائی اور مذہبی گمراہی کے بارے میں مکمل وضاحت)

لیکن آخر میں، جب وہ ہیرودیس کی تاریک اور نم دار قید میں جکڑے ہوا تھے تو اونٹ کے بالوں کا لباس پہننے والے پُراعتماد شخص اب اتنے پر یقین نہیں تھے۔ وہ ایک مشہور شخصیت بن چکے تھے، جو سخت دلوں پر سخت سوالات کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ اب سخت سوالات اُن کے اپنے دل پر حملہ آور تھے۔

"یہ بادشاہت جس کا میں نے اعلان کیا، یہ مسیح جسے میں نے متعارف کرایا، یہ خدمت جس پر میں نے اپنی پوری زندگی لگادی — کیا میں غلط تھا؟

کون سوچ سکتا تھا کہ حالات اس نہج پر پہنچ جائیں گے؟ وہ شخص جو ایمان کی آگ میں دہک رہا تھا اب سلگتی ہوئی راکھ بن جائے گا؟ کیا جناب یوحنا شک میں مبتلا ہو جائیں گے؟

حیران اور پریشان ہو کر انہوں نے اپنے دو شاگردوں کو بلایا اور انہیں سیدنا یسوع المسیح کے پاس بھیجا کہ جا کر پوچھیں، "کیا آپ وہی آنے والے ہیں یا ہم کسی اور کا انتظار کریں؟" (لوقا ۷:۱۹)

کیا آپ کو مقدس یوحنا کا اپنی الجھن کا دیانت دارانہ اعتراف پریشان کن لگتا ہے یا پھر اس بات سے حوصلہ ملتا ہے کہ عظیم مقدسین کی زندگیوں میں بھی کبھی کبھی کمزور لمحات آسکتے ہیں؟

قاصدوں نے وہی کیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے مقدس یوحنا اضطباغی کا صاف مگر نازک سوال سیدنا یسوع المسیح تک پہنچایا۔

لیکن سیدنا یسوع المسیح نہ تو حیران ہوئے، نہ پریشان اور نہ ناراض۔ اُنہوں نے کمزور پڑنے والے پیش رو کو حقیر نہیں سمجھا بلکہ قاصدوں کو یہ پیغام دے کر واپس بھیجا:۔

"جو کچھ تُم نے دیکھا اور سُنا ہے جا کر یُوحنّا سے بیان کر دو کہ اندھے دیکھتے ہیں۔ لنگڑے چلتے پھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں۔ بہرے سُنتے ہیں۔ مُردے زِندہ کئے جاتے ہیں۔ غرِیبوں کو خُوشخبری سُنائی جاتی ہے۔" (لوقا ۷:۲۲)

یہ خداوند یسوع المسیح کا جواب دینے کا طریقہ تھا۔ یوحنا کو بتاؤ کہ یسعیاہ بنی نے جو پیشن گوئیاں مسیح

کے بارے میں کی تھیں (یسعیاہ ٦١) وہ پوری ہو رہی ہیں۔ شاید اُس طریقے سے نہیں ہو رہی تھیں جس کی یوحنا کو توقع تھی۔ لیکن میری نادیدہ اور غیر مرئی بادشاہت ترقی کر رہی ہے اور موت پسپائی اختیار کر رہی ہے۔ شک کرنا چھوڑو اور ایمان لاؤ۔

کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ خداوند یسوع المسیح ہمارے شکوک و شبہات کے باوجود بھی نرمی سے پیش آتے ہیں؟

یِسُوع شمعُون فریسی کے گھر میں

(36) پھر کِسی فریسی نے اُس سے درخواست کی کہ میرے
ساتھ کھانا کھا۔ پس وہ اُس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بَیٹھا۔
(37) تو دیکھو ایک بد چلن عَورت جو اُس شہر کی تھی۔ یہ جان کر کہ
وہ اُس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بَیٹھا ہے سنگِ مرمر کے
عِطر دان میں عِطر لائی۔ (38) اور اُس کے پاؤں کے پاس روتی ہُوئی
پِیچھے کھڑی ہو کر اُس کے پاوں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے
سر کے بالوں سے اُن کو پونچھا اور اُس کے پاؤں بُہت چُومے اور اُن
پر عطر ڈالا۔ (39) اُس کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی
میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اُسے چھوتی ہے وہ
کَون اور کَیسی عَورت ہے کیونکہ بد چلن ہے۔
(40) یِسُوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا اَے شمعُوؔن مجھے تُجھ
سے کُچھ کہنا ہے۔

عورت جس نے یسوع المسیح کے پاؤں دھوئے

جناب شمعون کا گھر بے حد صاف ستھرا تھا۔ کھانے کے تمام لوازمات نہایت ہی ذائقہ دار تھے۔ معروف مہمان میز کے گرد نیم دراز تھے، شاندار گفتگو جاری تھی، بانسری بج رہی تھی، قہقہے گونج رہے تھے اور جام آپس میں ٹکرا رہے تھے۔

کیا شاندار محفل تھی!

اچانک، تمام نگاہیں ایک طرف مڑ گئیں اور گفتگو تھم گئی۔ بیرے جہاں کے تہاں رک گئے۔ کمرے میں ایک دم خاموشی چھا گئی۔ سب کی نظریں اس اجنبی عورت پر جم گئیں جو معزز مہمان یعنی خداوند یسوع المسیح کے پیچھے کھڑی تھی۔

اس کا لباس بے حیائی کی علامت تھا (جو اس کے پیشے کو ظاہر کر رہا تھا)۔ اور وہ زار و قطار رو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں خوشبو سے بھری ہوئی ایک بڑی شیشی تھی۔ بغیر کسی اطلاع کے، وہ سیدنا یسوع کے سامنے جھک گئی اور "اپنے آنسوؤں سے اس کے پاؤں دھونے لگی، اور اپنے سر کے بالوں سے انہیں پونچھنے لگی پھر اس کے پاؤں چومنے لگی اور انہیں خوشبودار تیل سے مسح کرنے لگی۔" (لوقا ۷:۳۸)۔

یہ کیسا منظر تھا!

جناب شمعون، جو ایک نمایاں فریسی تھے، حیرت اور غصے میں تھے۔ اُن کی نظر میں یہ ایک بہت بڑا سماجی گناہ تھا اور وہ جانتے تھے اب کسی ملازم کو اِس کی سخت سزا بھگتنی پڑے گی! لیکن اِس سے زیادہ وہ خداوند یسوع کے ردِعمل سے پریشان تھے۔ اس کے ذہن میں ایک ہی سوال گونج رہا تھا۔

" اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اُسے چُھوتی ہے وہ کَون اور کَیسی عَورت ہے کیونکہ بد چلن ہے۔" (لوقا ۷:۳۹)

خداوند یسوع المسیح جو شمعون کے خیالات کو جانتے تھے، خاموشی توڑتے ہوئے ایک مختصر تمثیل سنانے لگے۔ انہوں نے دو آدمیوں کی کہانی سنائی جو ایک قرض دینے والے کے مقروض تھے۔ ایک پر تقریباً دو مہینے کی آمدنی کے برابر قرض تھا جبکہ دوسرے پر اِس سے دس گنا زیادہ۔ جب ان میں سے کوئی بھی قرض ادا نہ کر سکا تو قرض دینے والے نے مہربانی کرتے ہوئے دونوں کے قرض معاف کر دیے۔

خداوند یسوع المسیح شمعون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا، "مجھے بتاؤ، ان دونوں میں سے کون زیادہ محبت کرے گا؟"

جناب شمعون نے فوراً جواب دیا، "وہ، جس کا زیادہ قرض معاف کیا گیا۔"

خداوند یسوع المسیح شمعون کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا، "مجھے بتاؤ، ان دونوں میں سے کون زیادہ محبت کرے گا؟"

اپنی بات کو واضح کرنے کے لیے خداوند یسوع المسیح نے پھر شمعون کے رسمی اور سرد مہری والے استقبال کا موازنہ اُس عورت کے گرمجوشی بھرے انداز سے کیا۔ جناب شمعون نے خداوند

یسوع کے ساتھ رسمی مہذب برتاؤ کیا تھا مگر اس عورت نے خداوند کا استقبال پورے دل سے کیا تھا۔

جنابِ شمعون نے خداوند یسوع المسیح کی رسماً عزت کی جبکہ عورت نے اِس کی عبادت کی۔ شمعون کی محبت نپی تلی اور محدود تھی، جبکہ گناہگار عورت کی محبت بے پناہ اور بے انتہا تھی۔

یہ فرق کیوں تھا؟ ایسا کیا تھا جو اس عورت کو معلوم تھا مگر شمعون نہیں جانتا تھا؟ یہ دو چیزیں تھیں۔

۱۔ خدا کی شدید ضرورت کا احساس

۲۔ خدا کی بے پایاں محبت کا ادراک

یہ حقیقت کب اس کی دل میں اتر گئی ہم اس کے بارے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ جب اسے اپنی محبت کا اظہار کرنے کا موقع ملا تو وہ بے جھجک یا شرم اندر داخل ہوئی اور اپنا دل پوری طرح سیدنا یسوع کے حضور انڈیل دیا۔

یہ گمنام عورت ہمیں سکھاتی ہے کہ صرف وہی لوگ سچی محبت کرنے کے قابل ہوتے ہیں جو جانتے ہیں کہ انہیں بے حد محبت کی گئی ہے۔

جانتے ہیں؟

کبھی کبھی ایسی محبت، ایک بہت غیر معمولی اور جذباتی منظر پیش کر دیتی ہے۔

اُس نے کہا "اَے اُستاد کہہ۔"

(41) کِسی ساہُوکار کے دو قرض دار تھے۔ ایک پانچ سو دِینار
کا دُوسرا پچاس کا۔ (42) جب اُن کے پاس ادا کرنے کو کُچھ نہ رہا تو
اُس نے دونوں کو بخش دِیا۔ پس اُن میں سے کَون اُس سے زِیادہ
محبت رکھّے گا؟

(43) شمعُوؔن نے جواب میں کہا —"میری دانِست میں وہ
جسے اُس نے زِیادہ بخشا۔"

اُس نے اُس سے کہا تُو نے ٹھیک فیصلہ کِیا۔ (44) اور اُس

عورت کی طرف پھر کر اُس نے شمعُوؔن سے کہا کیا تُو اِس عورت کو
دیکھتا ہے؟ مَیں تیرے گھر میں آیا۔ تُو نے میرے پاؤں دھونے کو
پانی نہ دِیا مگر اِس نے میرے پاؤں آنسُوؤں سے بھگو دِیئے اور اپنے
بالوں سے پونچھے۔ (45) تُو نے مُجھ کو بوسہ نہ دِیا مگر اِس نے جب
سے مَیں آیا ہُوں میرے پاؤں چُومنا نہ چھوڑا۔ (46) تُو نے میرے
سر میں تیل نہ ڈالا مگر اِس نے میرے پاؤں پر عِطر ڈالا ہے۔ (47) اِسی
لئے مَیں تُجھ سے کہتا ہُوں کہ اِس کے گُناہ جو بہت تھے مُعاف
ہُوئے کیونکہ اِس نے بہُت محبت کی مگر جِس کے تھوڑے گُناہ
مُعاف ہُوئے وہ تھوڑی محبت کرتا ہے۔

(48) اور اُس عَورت سے کہا تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے۔

(49) اِس پر وہ جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے اپنے
جی میں کہنے لگے کہ یہ کَون ہے جو گُناہ بھی مُعاف کرتا ہے؟

(50) مگر اُس نے عورت سے کہا تیرے اِیمان نے تُجھے بچا
لِیا ہے۔ سلامت چلی جا۔

باب 8

خدمت گزار عورتیں

(1) اور بعد میں وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں جا کر تعلیم دیتا اور
خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دیتا تھا اور وہ بارہ اُس کے ساتھ تھے۔
(2) اور بعض عورتیں جنھوں نے بدرُوحوں اور بیماریوں سے شِفا
پائی تھی یعنی مریمؔ جو مگدلینی کہلاتی تھی جِس میں سے سات بد

آپ کے سفر کے لیے

۸:۱۔۹:۱۷

صورتِ حال

فریسیوں اور صدوقیوں کی بڑھتی ہوئی دشمنی کے سبب سیدنا یسوع المسیح نے عبادت گاہوں میں جانا ترک کر دیا۔ اس کے بجائے، وہ دیہات اور کھلے مقامات پر تبلیغ کرنے لگے۔

روحیں نکلیں تھیں۔ (3) اور یُوانہ ہیرودیسؔ کے دِیوان خُوزہؔ کی بیوی اور سُوسنّاؔہ اور بُہتیری اَور عَورتیں بھی تِھیں جو اپنے مال سے اُن کی خِدمت کرتی تِھیں۔

بِیج بونے والے کی تمثِیل

(4) پِھر جب بڑا ہجوم جمع ہو گیا اور ہر شہر کے لوگ اُس کے پاس چلے آتے تھے اُس نے تمثِیل میں کہا کہ

(5) ایک بونے والا اپنا بِیج بونے نِکلا اور بوتے وقت کُچھ راہ کے کنارے گِرا اور رَوندا گیا اور ہوا کے پرِندوں نے اُسے چُگ لیا۔ (6) اور کُچھ چٹان پر گِرا اور اُگ کر سُوکھ گیا اِس لئے کہ اُس کو تری نہ پہنچی۔ (7) اور کُچھ جھاڑِیوں میں گِرا اور جھاڑِیوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُسے دبا لِیا۔ (8) اور کُچھ اچھّی زمِین میں گِرا اور اُگ کر سَو گُنا پَھل لایا۔ یہ کہہ کر اُس نے پُکارا۔

جِس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے!

تمثیلوں کا مقصد

(9) اُس کے شاگِردوں نے اُس سے پُوچھا کہ یہ تمثِیل کیا ہے؟ (10) اُس نے کہا تُم کو خُدا کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اَوروں کو تمثِیلوں میں سُنایا جاتا ہے تاکہ دیکھتے ہُوئے نہ دیکھیں اور سنتے ہُوئے نہ سمجھیں۔

یِسُوع بِیج بونے والے کی تمثِیل سمجھاتا ہے

(11) وہ تمثِیل یہ ہے کہ بِیج خُدا کا کلام ہے۔ (12) راہ کے

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں نہ صرف خدا تعالیٰ کے کلام کو سننا چاہیے بلکہ اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ اگر سیدنا یسوع المسیح پانچ ہزار سے زائد لوگوں کو کھانا کھلانے کی قدرت رکھتے ہیں تو یقیناً ان کا کلام بھی ہمارے لیے بھی قدرت والا، اہم اور قابلِ عمل ہے۔

فیضیابی

پانچ ہزار مرد اور ان کے خاندان یسوع کے گرد جمع ہیں۔ وہ بھوکے ہیں اور شاگرد بے چین ہو رہے ہیں۔ جب دن ڈھلنے لگا تو اُن بارہ نے آکر اُس سے کہا۔۔۔" (لوقا ۹:۱۲)

اُن بارہ نے آکر کہا۔۔۔ یہ تین الفاظ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ شاگردوں نے ایک میٹنگ کی، معاملہ زیرِ غور لایا، فیصلہ کیا اور پھر اپنی رائے سیدنا یسوع المسیح کے سامنے رکھ دی۔۔۔ یہ سب کچھ خداوند یسوع المسیح سے مشورہ کیے بغیر ہوا۔ انہوں نے اپنے رہنما سے کوئی راہنمائی نہیں لی بلکہ صرف مسئلہ بیان کیا اور پھر رحمت العلمین کو ہدایت دینے لگے کہ کیا کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ایک: جگہ یا مقام

"ہم یہاں ایک ویران جگہ میں ہیں" (لوقا ۹:۱۲)

مسئلہ نمبر دو: وقت

"دن پہلے ہی ڈھل گیا ہے۔" (مرقس ۶:۳۵)

کنارے کے وہ ہیں جنہوں نے سُنا۔ پھر اِبلیس آ کر کلام کو اُن کے دِل سے چھین لے جاتا ہے۔ اَیسا نہ ہو کہ اِیمان لا کر نجات پائیں۔
(13) اور چٹان پر کے وہ ہیں جو سُن کر کلام کو خُوشی سے قبول کر لیتے ہیں لیکن جڑ نہیں رکھتے مگر کُچھ عرصے تک اِیمان رکھ کر آزمائش کے وقت پھر جاتے ہیں۔
(14) اور جو جھاڑِیوں میں پڑا اُس سے وہ لوگ مُراد ہیں جنہوں نے سُنا لیکن ہوتے ہوتے اِس زِندگی کی فِکروں اور دَولت اور عَیش و عشرت میں پھنس جاتے ہیں اور اُن کا پَھل پکتا نہیں۔
(15) مگر اچّھی زمین کے وہ ہیں جو کلام کو سُن کر عُمدہ اور نیک دِل میں سنبھالے رہتے اور صبر سے پھل لاتے ہیں۔

نورِ مسحیت

(16) کوئی شخص چراغ جلا کر برتن سے نہیں چِھپاتا نہ پلنگ کے نِیچے رکھتا ہے بلکہ چراغ دان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو رَوشنی دِکھائی دے۔

(17) کیونکہ کوئی چیز چھپی نہیں جو ظاہِر نہ ہو جائے گی اور نہ کوئی اَیسی پوشِیدہ بات ہے جو معلوم نہ ہو گی اور ظہور میں نہ آئے گی۔

(18) پس خبردار رہو کہ تُم کِس طرح سنتے ہو کیونکہ جِس کے پاس ہے اُسے دِیا جائے گا اور جِس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لِیا جائے گا جو اپنا سمجھتا ہے۔

یِسُوع کی ماں اور بھائی

(19) پھر اُس کی ماں اور اُس کے بھائی اُس کے پاس آئے مگر

مسئلہ نمبر تین: بجٹ

ایک اور روایت میں، مقدس فلپس، جو مالی امور کا نگران تھے ایک تازہ چھپی ہوئی رپورٹ نکالتے ہیں اور کہتے ہیں: ”دوسو دینار کی روٹی بھی ان کے لیے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔“ (یوحنا٦:٧)

کیا ان الفاظ کے پیچھے کوئی طرزِ فکر محسوس کرتے ہیں؟ ”ہم ایک ویران جگہ میں ہیں۔“ (یہ جگہ کس نے چُنی تھی؟) ”دن پہلے ہی ڈھل گیا ہے۔“ (جس نے منادی کی، اُس نے وقت کا خیال کیوں نہ رکھا؟) ”ہمیں ایک مہینہ مزدوری کرنا پڑے گی۔“ (یہ لوگ اپنا کھانا ساتھ کیوں نہ لائے؟)

شاگردوں کی مایوسی بے ادبی کے قریب جا پہنچتی ہے۔ وہ سیدنا یسوع المسیح سے پوچھنے کے بجائے اُسے ہدایت دیتے ہیں۔ ”بھیڑ کو رُخصت کر کہ چاروں طرف کے گاؤں اور بستیوں میں جا ٹکیں اور کھانے کی تدبیر کریں کیونکہ ہم یہاں وِیران جگہ میں ہیں۔“ (لوقا ۹:۱۲) شاگرد سیدنا یسوع المسیح سے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں سے کہے کہ یہاں سے چلے جائیں۔

یہ ان کے بہترین لمحات میں سے نہیں تھا۔ کیا انہیں معلوم نہیں ہونا چاہیے تھا؟ یہ پہلا مسئلہ نہیں تھا جسے انہوں نے خداوند یسوع المسیح کو حل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر پچھلی یادوں کو تازہ کریں، تو انہوں نے خداوند یسوع المسیح کے بے شمار معجزات اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ جیسے کہ

پانی کا مے میں بدلنا، کفرنحوم میں ایک لڑکے کو شفا دینا، گلیل کی جھیل میں مچھلیوں سے

ہجوم کے سبب سے اُس تک پہنچ نہ سکے۔ [20] اور اُسے خبر دی گئی کہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تُجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔

[21] اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی تو یہ ہیں جو خُدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

یِسُوع طوفان کو تھما دیتا ہے

[22] پھر ایک دِن اَیسا ہوا کہ وہ اور اُس کے شاگرد کشتی میں سوار ہُوئے اور اُس نے اُن سے کہا آؤ جھیل کے پار چلیں۔ پس وہ روانہ ہُوئے۔ [23] مگر جب کشتی چلی جاتی تھی تو وہ سو گیا اور جھیل پر بڑی آندھی آئی اور کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خطرے میں تھے۔

[24] اُنہوں نے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا کہ صاحِب صاحِب ہم ہلاک ہُوئے جاتے ہیں!

اُس نے اُٹھ کر ہوا کو اور پانی کے زور شور کو جِھڑکا اور دونوں تھم گئے اور امن ہو گیا۔ [25] اُس نے اُن سے کہا تُمہارا اِیمان کہاں گیا؟

وہ ڈر گئے اور تعجُّب کر کے آپس میں کہنے لگے کہ یہ کَون ہے؟ یہ تو ہوا اور پانی کو حکم دیتا ہے اور وہ اُس کی مانتے ہیں۔

ایک بدرُوح گرفتہ کی شِفا

[26] پھر وہ گراسینیوں کے عِلاقہ میں جا پہنچے جو اُس پار گلیل

بھری ہوئی کشتی پکڑنا، مردہ لڑکی کو زندہ کرنا، کئی مفلوجوں کو شفا دینا، ایک ساس کو شفا دینا، طوفان کو تھما دینا، ایک بیوہ کے بیٹے کو دوبارہ زندگی دینا اور خون کی بارہ سالہ بیماری کو ختم کرنا۔

یہ تجربہ کار شاگرد تھے۔ پورا ملک سیدنا یسوع المسیح کے معجزات دیکھ چکا تھا۔ وہ ناممکن کو ممکن بنانے کی شہرت رکھتے تھے۔ لیکن کیا شاگردوں میں سے کسی نے سیدنا یسوع سے اس معاملے میں رائے لی؟ کیا کمیٹی کی میٹنگ میں کسی نے یہ سوچا کہ معجزات کرنے والے شخص سے پوچھا جائے کہ کیا کرنا چاہیے؟ کیا مقدس یوحنا، پطرس، یا یعقوب میں سے کسی نے ہاتھ اٹھا کر کہا: "ارے، میرے پاس ایک خیال ہے! آیئے اس ہستی کے پاس چلیں جس نے طوفان کو تھما دیا اور مردوں کو زندہ کیا۔ شاید اس کے پاس کوئی مشورہ ہو!"

غور کریں، شاگردوں کی غلطی یہ نہیں تھی کہ انہوں نے مسئلے کا تجزیہ کیا، بلکہ یہ تھی کہ انہوں نے مسئلے کو سیدنا یسوع کے بغیر حل کرنے کی کوشش کی۔ جب انہوں نے خداوند یسوع کو موقع ہی نہ دیا تو درحقیقت انہوں نے خود کو بھی موقع نہ دیا۔ وہ اپنی زندگی کا سب سے مایوس کن فیصلہ کر بیٹھے۔

یہ کتنا غیر ضروری تھا! اگر آپ کے والد بل گیٹس ہوں اور آپ کا کمپیوٹر خراب ہو جائے تو آپ کس کے پاس جائیں گے؟ اگر اسٹیو جاب آپ کے والد ہوں اور آپ کا آئی فون خراب ہو جائے تو آپ کس سے مدد لیں گے؟ اگر خدا آپ کا باپ ہے اور آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو آپ کیا کریں گے؟

کے سامنے ہے۔ (27) جب وہ کنارے پر اُترا تو اُس شہر کا ایک مَرد اُسے ملا جِس میں بدرُوحیں تِھیں اور اُس نے بڑی مدت سے کپڑے نہ پہنے تھے اور وہ گھر میں نہیں بلکہ قبروں میں رہا کرتا تھا۔ (28) وہ یِسُوعؔ کو دیکھ کر چلایا اور اُس کے آگے گِر کر بُلند آواز سے کہنے لگا "اَے یِسُوعؔ! خُدا تعالیٰ کے بیٹے۔ مجھے تجھ سے کیا کام؟ تیری مِنّت کرتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال۔" (29) (کیونکہ وہ اُس ناپاک رُوح کو حکم دیتا تھا کہ اِس آدمی میں سے نکل جا۔) کیوں کہ وہ اکثر اس پر سوار ہوتی تھی اور ہر چند لوگ اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ کر قابُو میں رکھتے تھے تو بھی وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا تھا اور بدرُوح اُس کو بیابانوں میں بھگائے پِھرتی تھی۔

(30) یِسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا تیرا کیا نام ہے؟

اُس نے کہا "لشکر" کیونکہ اُس میں بہُت سی بدرُوحیں تِھیں۔ (31) اور وہ اُس کی مِنّت کرنے لگیں کہ ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دے۔

(32) وہاں پہاڑ پر سُوروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔ اُنہوں نے اُس کی مِنّت کی کہ ہمیں اُن کے اندر جانے دے۔ اُس نے اُنہیں جانے دِیا۔ (33) اور بدرُوحیں اُس آدمی میں سے نِکل کر سُوروں کے اندر گئیں اور غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جِھیل میں جا پڑا اور ڈُوب مَرا۔

(34) یہ ماجرا دیکھ کر چرانے والے بھاگے اور جا کر شہر اور دیہات میں خبر دی۔ (35) لوگ اُس ماجرے کے دیکھنے کو نکلے اور

عملی اطلاق

جب آپ رب تعالیٰ کے کلام کو پڑھیں تو روح القدس کی آواز سنیں۔ رب کی ذات آپ سے کیا کہہ رہی ہے؟ اس کی تحریک کو نظر انداز نہ کریں۔۔۔ ابھی سے ہی اُس کی فرمانبرداری کریں۔

یِسُوعؔ کے پاس آکر اُس آدمی کو جِس میں سے بدرُوحیں نکلی تھیں کپڑے پہنے اور ہوش میں یِسُوعؔ کے پاؤں کے پاس بیٹھے پایا اور ڈر گئے۔

(36) اور دیکھنے والوں نے اُن کو خبر دی کہ جِس میں بدرُوحیں تھیں اس نے کیسے شفا پائی۔ (37) اور گراسینیوں کے گرد ونواح کے سب لوگوں نے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ اُن پر بڑی دہشت چھا گئی تھی۔ پس وہ کشتی میں بَیٹھ کر واپس گیا۔

(38) لیکن جِس شخص میں سے بدرُوحیں نکل گئیں تھیں وہ اُس کی مِنّت کر کے کہنے لگا کہ "مجھے اپنے ساتھ رہنے دے۔"

مگر یِسُوعؔ نے اُسے رُخصت کر کے کہا۔ (39) اپنے گھر کو لَوٹ کر لوگوں سے بیان کر کہ خدا نے تیرے لئے کیسے بڑے کام کئے۔

وہ روانہ ہو کر تمام شہر میں چرچا کرنے لگا کہ یِسُوعؔ نے میرے لئے کیسے بڑے کام کیے۔

یائِیر کی بیٹی اور یِسُوع کی پوشاک چھونے والی عورت

(40) جب یِسُوعؔ واپس آ رہا تھا تو لوگ اُس سے خُوشی کے ساتھ ملے کیونکہ سب اُس کی راہ تکتے تھے۔ (41) اور دیکھو یائِیر نام ایک شخص جو عِبادت خانے کا سردار تھا آیا اور یِسُوعؔ کے قدموں پر گِر کر اُس سے مِنّت کی کہ "میرے گھر چل۔" (42) کیونکہ اُس

کی اِکلوتی بیٹی جو قرِیباً بارہ برس کی تھی مَرنے کو تھی اور جب وہ جارہا
تھا تو لوگ اُس پر گِرے پڑتے تھے۔ (43) اور ایک عورت نے جِس
کے بارہ برس سے خُون جاری تھا اور اپنا سارا مال حکِیموں پر خرچ کر
چُکی تھی اور کِسی کے ہاتھ سے شفا نہ پا سکی تھی۔ (44) اُس کے پیچھے آ
کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چھُوا اور اُسی دَم اُس کا خُون بہنا بند ہو گیا۔
(45) اِس پر یِسُوعؔ نے کہا وہ کون ہے جِس نے مجھے چھُوا؟

جب سب اِنکار کرنے لگے تو پطرسؔ اور اُس کے ساتھیوں
نے کہا کہ اَے صاحِب لوگ تجھے دباتے اور تُجھ پر گِرے پڑتے
ہیں۔

(46) مگر یِسُوعؔ نے کہا کہ کسی نے مجھے چھُوا تو ہے کیونکہ
مَیں نے جانا کہ قوت مجھ سے نکلی ہے۔ (47) جب اُس عورت نے
دیکھا کہ مَیں چھُپ نہیں سکتی تو کانپتی ہُوئی آئی اور اُس کے آگے
گِر کر سب لوگوں کے سامنے بیان کِیا کہ مَیں نے کِس سبب سے
تجھے چھُوا اور کِس طرح اُسی دَم شِفا پا گئی۔ (48) اُس نے اُس سے کہا
بیٹی! تیرے اِیمان نے تجھے شفا بخشی ہے۔ سلامت چلی جا۔

(49) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ عِبادت خانے کے سردار کے ہاں
سے کِسی نے آکر کہا کہ تیری بیٹی مَر گئی۔ اُستاد کو تکلیف نہ دے۔

(50) یِسُوعؔ نے سُن کر اُسے جواب دِیا کہ خوف نہ کر فقط
ایمان رکھ۔ وہ بچ جائے گی۔

(51) اور گھر میں پہنچ کر پطرسؔ اور یُوحنّا اور یعقُوب اور لڑکی
کے ماں باپ کے سِوا کِسی کو اپنے ساتھ اندر نہ جانے دِیا۔ (52) اور
سب اُس کے لئے روتے اور ماتم کرتے تھے۔ مگر اُس نے کہا ماتم نہ

کرو۔ وہ مَر نہیں گئی بلکہ سوتی ہے۔
(53) وہ اُس پر ہنسنے لگے کیونکہ جانتے تھے کہ وہ مَر گئی ہے۔
(54) مگر اُس نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور پُکار کر کہا اَے لڑکی اُٹھ۔
(55) اُس کی رُوح پھر آئی اور وہ اُسی دَم اُٹھی۔ پھر یِسُوعؔ نے حکم دِیا
کہ لڑکی کو کُچھ کھانے کو دِیا جائے۔ (56) اُس کے والدین حیران
ہوئے اور اُس نے اُنہیں تاکید کی کہ یہ ماجرا کِسی سے نہ کہیں۔

باب 9

ہدایتِ رسالت

(1) تب اُس نے اُن بارہ کو بُلا کر اُنہیں سب بدرُوحوں پر
اِختیار بخشا اور بیماریوں کو دُور کرنے کی قُدرت دی۔ (2) اور اُنہیں
خُدا کی بادشاہی کی مُنادی کرنے اور بیماروں کو شفا دینے کے لئے
بھیجا۔ (3) اور اُن سے کہا کہ راہ کے لِئے کُچھ نہ لینا۔ نہ لاٹھی۔ نہ
جھولی۔ نہ روٹی۔ نہ رُوپیہ۔ نہ دو دو کُرتے رکھنا۔ (4) اور جِس گھر
میں داخِل ہو وہیں رہنا اور وہیں سے روانہ ہونا۔ (5) اور جِس شہر کے
لوگ تمہیں قبول نہ کریں۔ اُس شہر سے نکلتے وقت اپنے پاوں کی
گرد جھاڑ دینا تاکہ اُن پر گواہی ہو۔ (6) پس وہ روانہ ہو کر گاؤں
گاؤں خُوشخبری سُناتے اور ہر جگہ شِفا دیتے پھرے۔

ہیرودیؔس کی گھبراہٹ

(7) اور چَوتھائی مُلک کا حاکم ہیرودیؔس سب اَحوال سُن
کر شک میں پڑ گیا۔ اِس لئے کہ بعض کہتے تھے کہ یوحنا مُردوں میں

آپ کے سفر کے لیے

۹:۱۸-۱۰:۴۲

صورتِ حال

حضرت لوقا نے مصروف لوگوں کی کہانیاں درج کیں۔ مذہبی رہنماؤں نے زخمی سامری کو نظرانداز کر دیا کیونکہ وہ بہت زیادہ مصروف تھے۔ محترمہ مارتھا بھی بہت مصروف تھی کہ وہ محض سیدنا یسوع کا کلام سننے کے لئے بھی وقت نہ نکال سکی۔ خداوند یسوع نے اپنے سننے والوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ کبھی بھی خدا سے محبت کرنے یا دوسروں کی خدمت کرنے میں اتنے مصروف نہ ہوں کہ دوسری چیزیں نظرانداز ہو جائیں۔ انہوں نے خود بھی اپنے تین شاگردوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا تاکہ انہیں ایک اہم سبق سکھا سکیں۔

مشاہدہ

خداوند یسوع حتمی اختیار رکھتے ہیں۔ خدا نے اپنے شاگردوں۔۔۔ اور ہمیں کہا۔۔۔ کہ ہم

سے جی اُٹھا ہے۔ [8] اور بعض یہ کہ ایلیاہ ظاہِر ہُوا ہے اور بعض یہ کہ قدیم نبیوں میں سے کوئی جی اُٹھا ہے۔ [9] مگر ہیرودؔیس نے کہا کہ "یوحنا کا تو مَیں نے سر کٹوا دِیا۔ اب یہ کون ہے جِس کی بابت اَیسی باتیں سُنتا ہُوں؟" پس اُسے دیکھنے کی کوشش میں رہا۔

یِسُوع کا پانچ ہزار کو کھانا کھلانا

[10] پھر رسُولوں نے جو کُچھ کِیا تھا لَوٹ کر اُس سے بیان کِیا اور وہ اُن کو الگ لے کر بیت صَیدا نام ایک شہر کو چلا گیا۔ [11] یہ جان کر ہجوم اُس کے پیچھے گیا اور وہ خُوشی کے ساتھ اُن سے ملا اور اُن سے خُدا کی بادشاہی کی باتیں کرنے لگا اور شفا کے محتاجوں کو شِفا بخشی۔

[12] جب دِن ڈھلنے لگا تو اُن بارہ نے آ کر اُس سے کہا کہ ہجوم کو رُخصت کر کہ چاروں طرف کے گاؤں اور بستیوں میں جا ٹِکیں اور کھانے کی تدبیر کریں کیونکہ ہم یہاں وِیران جگہ میں ہیں۔ [13] اُس نے اُن سے کہا تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔

اُنہوں نے کہا "ہمارے پاس صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلِیاں ہیں مگر ہاں ہم جا کر اِن سب لوگوں کے لئے کھانا مول لے آئیں۔" [14] کیونکہ وہ قریباً پانچ ہزار مرد تھے۔

اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اُن کو تخمیناً پچاس پچاس کی قطاروں میں بیٹھاؤ۔

[15] اُنہوں نے اُسی طرح کِیا اور سب کو بیٹھایا۔ [16] پھر اُس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلِیاں لِیں اور آسمان کی طرف دیکھ

اُس کی سنیں۔

فیضیابی

لوقا کی معرفت انجیل نویں باب میں، خدا تعالیٰ نے تاریخ کی بااختیار ترین آواز کو الگ کیا اور اعلان کیا: "اس کی سنو!" (آیت ۳۵)

یہ سیدنا مسیح کی زمینی زندگی کے آخری باب کا پہلا منظر ہے۔ خداوند یسوع اپنے تین پیروکاروں کو ایک دعا کے سفر پر لے گئے۔

"وہ پطرس اور یُوحنّا اور یعقُوب کو ہمراہ لے کر پہاڑ پر دُعا کرنے گیا۔ جب وہ دُعا کر رہا تھا تو اَیسا ہُوا کہ اُس کے چہرے کی صُورت بدل گئی اور اُس کی پوشاک سفید برّاق ہو گئی۔" (لوقا ۲۸:۹-۲۹)

کاش ہم وہ دعا سن سکتے! وہ کون سے الفاظ تھے جنہوں نے سیدنا یسوع کو اس قدر بلند کیا کہ اُن کا چہرہ بدل گیا؟ کیا انہوں نے اپنے آسمانی گھر کو دیکھا؟ وہاں کی آوازیں سنیں؟

جب میں کالج کے دوسرے سال میں تھا تو میں نے گرمیوں کی چھٹیوں میں نوکری کی جو میرے گھر سے بہت دور تھی۔ بہت زیادہ دور۔ جیسے جیسے میں سفر طے کرتا گیا میرا حوصلہ پست ہوتا گیا۔ ایک رات میں گھر کی یاد میں اتنا بے قرار تھا کہ لگا جیسے میری ہڈیاں ہی پگھل جائیں گی۔ میرے والدین سفر پر تھے اور اُس وقت موبائل فونز نہیں تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ کوئی فون نہیں اٹھائے گا مگر میں نے پھر بھی گھر پر کال کی۔ ایک یا دو بار نہیں بلکہ آدھی درجن بار۔ گھر کے فون کی مانوس گھنٹی سن کر سکون ملا۔

غور طلب: سیدنا یسوع کی رحمدلی

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس دن کا تناؤ سیدنا یسوع کے چہرے پر نہیں بلکہ شاگردوں کے چہروں پر نظر آتا ہے۔

"بھیڑ کو بھیج دے" وہ مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ ایک مناسب درخواست ہے۔ آخرکار، وہ کہہ رہے ہیں، "آپ نے انہیں تعلیم دی ہے۔ آپ نے انہیں شفادی ہے۔ آپ نے ان کا خیال رکھا ہے۔ اور اب وہ بھوکے ہو رہے ہیں۔ اگر ہم انہیں نہیں بھیجتے تو وہ آپ سے کھانے کی توقع کریں گے!"

کاش میں شاگردوں کے چہروں کے تاثرات دیکھ سکتا جب انہوں نے استاد کا جواب سنا: "تم ہی انہیں کھانے کو دو۔" (لوقا ۹:۱۳)

خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنے کے بجائے انہوں نے اپنی جیبوں میں جھانکا۔ "یہ تو آٹھ مہینے کی تنخواہ کے برابر ہو گا! کیا ہم جا کر اتنی زیادہ روٹی خرید کر انہیں دیں؟"

"کیا تم مذاق کر رہے ہو؟"

"یہ تو ناممکن ہے!"

"یہ تو کوئی لطیفہ لگتا ہے!"

"تمہیں معلوم بھی ہے کہ یہاں کتنے لوگ ہیں؟"

ان کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ جب خداوند یسوع نے لوگوں کو دیکھا تو اُس نے انہیں محبت کے لائق سمجھا۔ جب شاگردوں نے انہیں دیکھا تو انہیں صرف ایک بڑا مسئلہ نظر آیا۔ اس حیرت انگیز تضاد کو کھو نہ دیں۔

ایک "بیکری" کے بیچ و بیچ — ابدی اور الٰہی "روٹی ساز" کی موجودگی میں — وہ کہتے ہیں کہ یہاں کھانے کو کچھ نہیں ہے!

ہم رب العزت کی نظر میں کتنے ناسمجھ لگتے ہوں گے۔

اب سیدنا مسیح پر دباؤ تو بہت ہی زیادہ تھا۔ جان کے خطرات، جوش، خلل اندازی، اور بہت سے مطالبات اور اب یہ بھوکا ہجوم ـــ تو یہی وہ موقع تھا جب یسوع کو ہار مان لینی چاہیے تھی۔ اور پھر اُس کے اپنے شاگرد وہ کام نہیں کر سکے جو وہ اُن سے چاہتا تھا۔ پانچ ہزار لوگوں کے سامنے انہوں نے خداوند یسوع المسیح کو مایوس کر دیا۔

اُس لمحے خداوند یسوع کے الفاظ "مجھے یہاں سے اٹھا لے، اے باپ۔" ہونے چاہیے تھے لیکن ایسا تو بالکل بھی نہیں ہوا۔ اس کے بجائے، انہوں نے پوچھا، "تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟" (مرقس ۶:۳۸)۔

شاگرد ایک بچے کا کھانے کا ٹفن لاتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا کھانا ایک بڑی ضیافت بن جاتا ہے، اور سب سیر ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی سرزنش، نہ کوئی ناراضگی، نہ کوئی "میں نے کہا تھا" والی بات۔ سیدنا یسوع المسیح نے جس ہمدردی سے ہجوم کو نوازا، اُسی ہمدردی سے اپنے شاگردوں کو بھی نوازا۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں لوقا ۹:۱۰-۱۷ اور یوحنا ۶:۱-۱۵

- آپ کے خیال میں خداوند یسوع المسیح اپنے شاگردوں کو اس واقعے سے کیا سکھانا چاہتے تھے؟

- آپ اس کہانی میں کس کردار سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں؟ فلپ، اندریاس، بچہ یا لوگ؟ اور کیوں؟
- کبھی ایسا ہوا کہ خدا نے آپ کی ضرورت کو غیر معمولی یا حیران کن طریقے سے پورا کیا ہو؟ اس تجربے نے آپ کے ایمان کو کس طرح مضبوط کیا؟
- آپ کی زندگی میں کون سے مسائل ایسے ہیں جن کا کوئی حل نظر نہیں آتا؟
- کیا آپ کو اپنی ضروریات کے لیے خدا پر بھروسہ کرنا مشکل لگتا ہے؟ کیوں؟
- یہ کہانی ہمیں خدا کی فراہم کردہ نعمتوں کے بارے میں کیا سکھاتی ہے؟
- دوسرے ایمانداروں کا ایمان ہمیں خدا پر بھروسہ کرنے کے لیے کیسے متاثر کرتا ہے؟
- بعض اوقات کیا چیز ہمیں خدا پر مکمل بھروسہ کرنے سے روکتی ہے؟

کر اُن پر برکت بخشی اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیتا گیا کہ لوگوں کے آگے رکھیں۔ [17] اُنہوں نے کھایا اور سب سیر ہو گئے اور اُن کے بچے ہوئے ٹکڑوں کی بارہ ٹوکریاں اُٹھائی گئیں۔

پطرس کا اقرار

[18] جب وہ تنہائی میں دُعا کر رہا تھا تو شاگرد اُس کے ساتھ تھے اور اُس نے اُن سے پُوچھا کہ **لوگ مجھے کیا کہتے ہیں؟**

[19] اُنہوں نے جواب میں کہا یوحنا بپتسمہ دینے والا اور بعض ایلیّاہ کہتے ہیں اور بعض یہ کہ قدیم نبیوں میں سے کوئی جی اُٹھا ہے۔ [20] تب اُس نے اُن سے کہا لیکن **تُم مجھے کیا کہتے ہو؟**

پطرؔس نے جواب میں کہا کہ "خُدا کا مسیح۔"

اذیت اور مَوت کی پہلی پیشن گوئی

[21] اُس نے اُن کو تاکِید کر کے حکم دِیا کہ **یہ کِسی سے نہ**

شاید خداوند یسوع کو بھی تسلی کی ضرورت تھی۔ یہ جانتے ہوئے کہ ان کا راستہ کلوری (صلیب) سے ہو کر گزرے گا، انہوں نے آسمان کو "کال" کی۔ خدا نے فوری جواب دیا۔ "دیکھو، دو آدمی اُن سے بات کر رہے تھے، جو موسیٰ اور ایلیاہ تھے۔" (لوقا ۹:۳۰)

یہ دونوں کامل تسلی دینے والے تھے۔ حضرت موسیٰ سخت سفر کو سمجھتے تھے اور حضرت ایلیاہ غیر معمولی طور پر آسمان پر جانے سے واقف تھے۔ تو خداوند یسوع، حضرت موسیٰ اور حضرت ایلیاہ اُس "موت" کے بارے میں بات کر رہے تھے جو وہ یروشلم میں ہونے والی تھی (لوقا ۹:۳۱)۔

ادھر جناب پطرس، یعقوب اور یوحنا گہری نیند سو رہے تھے۔

"مگر پطرس اور اُس کے ساتھی نیند میں پڑے تھے اور جب اچھّی طرح بیدار ہُوئے تو اُس کے جلال کو اور اُن دو شخصوں کو دیکھا جو اُس کے ساتھ کھڑے تھے۔ جب وہ اُس

کہنا۔[22] اور کہا ضرور ہے کہ اِبنِ آدمؔ بہت دُکھ سہے اور بزرگ اور
سردار کاہن اور فقیہہ اُسے ردّ کریں اور وہ قتل کِیا جائے اور
تیسرے دِن جی اُٹھے۔[23] اور اُس نے سب سے کہا اگر کوئی
میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے اور ہر روز اپنی
صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔[24] کیونکہ جو کوئی اپنی
جان بچانا چاہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطِر اپنی جان
کھوئے وُہی اُسے بچائے گا۔[25] اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصِل
کرے اور اپنی جان کو کھو دے یا اُس کا نُقصان اُٹھائے تو اُسے کیا
فائدہ ہو گا؟[26] کیونکہ جو کوئی مُجھ سے اور میری باتوں سے
شرمائے گا اِبنِ آدمؔ بھی جب اپنے اور اپنے باپ کے اور پاک
فرِشتوں کے جلال کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔[27] لیکن
مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اُن میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعض
اَیسے ہیں کہ جب تک خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہ لیں مَوت کا مزہ
ہرگز نہ چکھیں گے۔

تبدیلیٔ صورت

[28] پھر اِن باتوں کے کوئی آٹھ روز بعد اَیسا ہوا کہ وہ
پطرؔس اور یوحنا اور یعقوبؔ کو ساتھ لے کر پہاڑ پر دُعا کرنے گیا۔
[29] جب وہ دُعا کر رہا تھا تو اَیسا ہوا کہ اُس کے چہرے کی صورت
بدل گئی اور اُس کی پوشاک سفید برّاق ہو گئی۔[30] اور دیکھو دو
شخص یعنی مُوسیٰ اور ایلیاہ اُس سے باتیں کر رہے تھے۔[31] جو
جلال میں دِکھائی دِیئے اور اُس کے اِنتقال کا ذِکر کرتے تھے جو
یروشلیم میں واقع ہونے کو تھا۔[32] مگر پطرؔس اور اُس کے ساتھی

سے جُدا ہونے لگے تو اَیسا ہُوا کہ پطرس نے یِسُوع سے کہا اَے اُستاد ہمارا یہاں رہنا اچھّا ہے۔ پس ہم تِین ڈیرے بنائیں۔ ایک تیرے لِئے۔ ایک مُوسیٰ کے لِئے ایک ایلیّاہ کے لِئے۔ لیکن وہ جانتا نہ تھا کہ کیا کہتا ہے۔"
(لوقا ۹: ۳۲۔۳۳)

ہم مقدس پطرس کے بغیر کیا کرتے؟ اس آدمی کو معلوم نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے مگر یہ اسے بولنے سے نہیں روکتا۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے، مگر پھر بھی کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس کی سوچ یہ تھی کہ تین یادگاریں تین عظیم شخصیات کے لیے۔ کیا یہ ایک عمدہ منصوبہ تھا؟ خدا کے مطابق، ہرگز نہیں!

حضرت پطرس کی غلطی یہ نہیں تھی کہ وہ بولا بلکہ یہ تھی کہ اُس نے کفر بکا۔ تین یادگاریں بنانے کا مطلب حضرت موسیٰ اور حضرت ایلیاہ کو خداوند یسوع المسیح کے برابر رکھنا تھا۔ جانتے ہیں کہ خداوند یسوع المسیح کے برابر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

پھر خدا تعالیٰ اچانک بجلی کی طرح ظاہر ہوا اور پطرس حیرت میں رہ گیا۔ "یہ میرا بیٹا ہے!" نہ کہ "ایک بیٹا" جیسے وہ عام انسانوں میں سے ایک ہو۔ نہ کہ "سب سے اچھا بیٹا" جیسے وہ صرف انسانیت میں سب سے بہتر ہو۔ سیدنا یسوع، خدا تعالیٰ کے مطابق، "میرا بیٹا، میرا چُنا ہوا" ہیں—بالکل منفرد، اور کسی کے بھی برابر نہیں۔

لہٰذا "اس کی سنو!" (لوقا ۹: ۳۵)

نیند سے بھرے تھے اور جب اچھّی طرح بیدار ہُوئے تو اُس کے
جلال کو اور اُن دو شخصوں کو دیکھا جو اُس کے ساتھ کھڑے تھے۔
(33) جب وہ اُس سے جُدا ہونے لگے تو اَیسا ہوا کہ پطرؔس نے یِسُوعؔ
سے کہا "اَے اُستاد ہمارا یہاں رہنا اچھّا ہے۔ پس ہم تین ڈیرے
بنائیں۔ ایک تیرے لئے۔ ایک مُوسیٰ کے لئے ایک ایلیاہ کے
لئے۔ لیکن وہ جانتا نہ تھا کہ کیا کہتا ہے۔"
(34) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ بادل نے آکر اُن پر سایہ کر لیا اور
جب وہ بادل میں گھرنے لگے تو ڈر گئے۔ (35) اور بادل میں سے
ایک آواز آئی کہ یہ میرا برگزیدہ بیٹا ہے۔ تم اِس کی سنو۔

عملی اطلاق

خداوند یسوع المسیح آپ کے لیے کون ہیں؟ دنیا انہیں بہت سے میں سے ایک سمجھتی ہے۔ مگر خداوند یسوع بہت سے میں سے ایک نہیں، بلکہ واحد ہیں۔ اس حقیقت کا آپ کی زندگی میں کیا مطلب ہے؟

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

یسوع: خدا کا بیٹا

نئے عہد نامے کے سب سے ڈرامائی مناظر میں سے ایک قیصریہ فلپی نامی شہر میں پیش آیا۔ یہ واقعی ایک غیر معمولی منظر تھا۔ سنگِ مرمر کے بلند ستونوں اور سنہری بتوں کے اس میلے کے درمیان، ایک بے سروسامان، بے گھر، اور عام نظر آنے والے ناصری اپنے پیروکاروں سے پوچھتے ہیں۔

"تم کیا کہتے ہو، میں کون ہوں؟" (لوقا ۹:۲۰)

یہ سوال اپنی وسعت میں ہی حیران کن تھا۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ مقدس پطرس کا جواب کچھ ہچکچاہٹ کے بغیر نہ آیا ہو گا۔ جوتوں کی ہلکی سرسراہٹ، بے چینی بھری خاموشی، یہ کتنا عجیب خیال تھا کہ یہ شخص خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔

نہ کوئی بگل بجا، نہ شاہی لباس، نہ فوجیں۔ پھر بھی اُس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، اُس کے پیغام میں ایک غیر متزلزل یقین۔ جناب پطرس کی آواز خاموشی کو چیرتی ہے۔ "میں ایمان رکھتا ہوں کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں۔" (متی ۱۶:۱۶)

بہت سے لوگوں نے خداوند یسوع کو دیکھا لیکن چند نے ہی انہیں پہچانا۔ بہت سے لوگوں نے اُن کا عکس، اُن کے ماننے والوں اور اُن کی کہانی کو دیکھا، مگر صرف چند ہی نے حقیقت میں سیدنا یسوع کو پایا۔ صرف چند ہی ایسے تھے جنہوں نے مذہبیت کی دھند کو چیر کر حقیقت میں انہیں پہچانا۔ صرف چند ہی نے سیدنا یسوع المسیح کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے دل سے اُن کے دل کو جوڑ کر کہا۔ "میں ایمان رکھتا ہوں کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں۔"

(36) یہ آواز آتے ہی یِسُوعؔ اکیلا دکھائی دیا اور وہ چُپ رہے اور جو باتیں دیکھی تھیں اُن دِنوں میں کِسی سے اُنکا ذکر نہ کیا۔

گونگے بہرے کو شفا

(37) دُوسرے دِن جب وہ پہاڑ سے اُتر رہے تھے تو ایک بڑا ہجوم اُنہیں آملا۔ (38) اور دیکھو ایک آدمی نے ہجوم میں سے چلا کر کہا "اَے اُستاد! مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ میرے بیٹے پر نظر کر کیونکہ وہ میرا اِکلوتا ہے۔ (39) اور دیکھو ایک رُوح اُسے پکڑ لیتی ہے اور وہ یکایک چیخ اُٹھتا ہے اور اُس کو اَیسا مروڑتی ہے کہ کف بھر لاتا ہے اور اُس کو کُچل کر مشکل سے چھوڑتی ہے۔ (40) اور مَیں نے تیرے شاگردوں کی مِنّت کی کہ اُسے نِکال دیں لیکن وہ نہ نِکال سکے۔"

(41) یِسُوعؔ نے جواب میں کہا اَے بے اِعتقاد اور گمراہ لوگو میں کب تک تُمہارے ساتھ رہوں گا اور تُمہاری برداشت کرُوں گا؟ اپنے بیٹے کو یہاں لا۔

(42) وہ آتا ہی تھا کہ بدرُوح نے اُسے پٹک کر مروڑا اور یِسُوعؔ نے اُس بدرُوح کو جِھڑکا اور لڑکے کو شفا بخش کر اُس کے باپ کو دے دِیا۔ (43) اور سب لوگ خُدا کی شان کو دیکھ کر حیران ہوئے۔

اذیت اور مَوت کی دوسری پیشن گوئی

لیکن جِس وقت سب لوگ اُن سب کاموں پر جو وہ کرتا تھا تعجُّب کر رہے تھے اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا۔

(44) تُمہارے کانوں میں یہ باتیں پڑی رہیں کیونکہ اِبنِ
آدمؔ آدمیوں کے ہاتھ میں حوالے کئے جانے کو ہے۔
(45) لیکن وہ اِس بات کو سمجھتے نہ تھے بلکہ یہ اُن سے چھپائی
گئی تاکہ اُسے معلوم نہ کریں اور اِس بات کی بابت اُس سے پُوچھتے
ہُوئے ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون ہے؟

(46) پھر اُن میں یہ بحث چھڑ گئی کہ ہم میں سے بڑا کَون
ہے؟ (47) لیکن یِسُوعؔ نے اُن کے دِلوں کا خیال معلُوم کر کے ایک
بچے کو لیا اور اپنے پاس کھڑا کر کے اُن سے کہا۔
(48) جو کوئی اِس بچّے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے
قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو
قبول کرتا ہے کیونکہ جو تُم میں سب سے چھوٹا ہے وُہی بڑا ہے۔

جو تُمہارا مُخالف نہیں وہ تُمہارا حامی ہے۔

(49) یوحنا نے جواب میں کہا ”اَے اُستاد ہم نے ایک شخص
کو تیرے نام سے بدرُوحیں نِکالتے دیکھا اور اُس کو منع کرنے لگے
کیونکہ وہ ہمارے ساتھ تیری پیروی نہیں کرتا۔“
(50) لیکن یِسُوعؔ نے اُس سے کہا کہ اُسے منع نہ کرنا کیونکہ
جو تُمہارے خِلاف نہیں وہ تُمہاری طرف ہے۔

ایک سامری گاؤں یِسُوع کو قبول کرنے سے اِنکار کرتا
ہے۔

(51) جب یسوع کے اوپر اُٹھائے جانے کے دن نزدیک آ

گئے تو اَیسا ہوا کہ اُس نے یروشلیم جانے کو کمر باندھی۔ [52] اور اپنے آگے قاصد بھیجے۔ وہ جا کر سامرِیوں کے ایک گاؤں میں داخل ہُوئے تا کہ اُس کے لئے تیّاری کریں۔ [53] لیکن اُنہوں نے اُس کو قبول نہ کیا کیونکہ اُس کا رُخ یروشلیم کی طرف تھا۔ [54] یہ دیکھ کر اُس کے شاگرد یعقُوبؔ اور یُوحنّاؔ نے کہا ”اَے خُداوند کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم حکم دیں تو ہم ایلیاہ کی طرح آسمان سے آگ نازل کروا کر ان لوگوں کو بھسم کر دیں۔“

[55] مگر اُس نے پھر کر اُنہیں جِھڑکا اور کہا تم نہیں جانتے کہ تُم کس رُوح کے ہو۔

[56] کیونکہ اِبنِ آدمؔ لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا پِھر وہ کسی اَور گاؤں میں چلے گئے۔

خداوند یسوع کی شاگردی

[57] جب وہ راہ میں چلے جاتے تھے تو کسی نے اُس سے کہا ”اے خداوند جہاں کہیں تُو جائے مَیں تیرے پیچھے پیچھے چلوں گا۔“

[58] یِسُوعؔ نے اُس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرِندوں کے گھونسلے مگر اِبنِ آدمؔ کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔

[59] پھر اُس نے دُوسرے سے کہا میرے پیچھے چل۔

اُس نے کہا ”اَے خُداوند! مجھے اِجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرُوں۔“

(60) اُس نے اُس سے کہا کہ مُردوں کو اپنے مُردے دفن کرنے دے لیکن تُو جا کر خُدا کی بادشاہی کی بشارت دے۔

(61) ایک اَور نے بھی کہا "اَے خُداوند مَیں تیرے پیچھے چلوں گا لیکن پہلے مجھے اِجازت دے کہ اپنے گھر کے لوگوں سے رُخصت ہو آؤں۔"

(62) یسُوعؔ نے اُس سے کہا جو کوئی اپنا ہاتھ ہَل پر رکھ کر پیچھے دیکھتا ہے وہ خُدا کی بادشاہی کے لائِق نہیں۔

باب 10

یسُوع بہتر شاگردوں کا تقرر کرتا ہے

(1) اِن باتوں کے بعد خُداوند نے بہتر اَور مقرر کئے اور جس جِس شہر اور جگہ کو خُود جانے والا تھا وہاں اُنہیں دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔ (2) اور وہ اُن سے کہنے لگا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدُور تھوڑے ہیں اس لئے فصل کے مالِک کی مِنّت کرو کہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدُور بھیجے۔ (3) جاؤ۔ دیکھو مَیں تُم کو گویا برّوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں بھیجتا ہُوں۔ (4) نہ بٹوا لے جاؤ نہ جھولی نہ جُوتیاں اور نہ راہ میں کِسی کو سلام کرو۔ (5) اور جِس گھر میں داخل ہو پہلے کہو کہ اِس گھر کی سلامتی ہو۔ (6) اگر وہاں کوئی سلامتی کا فرزند ہو گا تو تمھارا سلام اُس پر ٹھہرے گا ورنہ تُم پر لوٹ آئے گا۔ (7) اُسی گھر میں رہو اور جو کُچھ اُن سے مِلے کھاؤ پیو کیونکہ مزدُور اپنی مزدُوری کا حق دار ہے۔ گھر گھر نہ پھرو۔ (8) اور جِس شہر میں داخل ہو اور وہاں کے لوگ تُمھیں قبول کریں تو جو کُچھ

تُمہارے سامنے رکھّا جائے کھاؤ۔ (9) اور وہاں کے بیماروں کو شفا دو
اور اُن سے کہو کہ خُدا کی بادشاہی تُمہارے نزدِیک آ پہنچی ہے۔
(10) لیکن جِس شہر میں داخل ہو اور وہاں کے لوگ تُمہیں قبول نہ
کریں تو اُس کے بازاروں میں جا کر کہو کہ (11) ہم اِس گرد کو بھی جو
تُمہارے شہر سے ہمارے پاؤں میں لگی ہے تُمہارے سامنے
جھاڑے دیتے ہیں مگر یہ جان لو کہ خدا کی بادشاہی نزدِیک آ پہنچی
ہے۔ (12) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُس دِن سدُوم کا حال اُس شہر
کے حال سے زِیادہ برداشت کے لائِق ہو گا۔

اِیمان نہ لانے والے شہر

(13) اَے خُرازِین تُجھ پر افسوس! اَے بیت صَیدا تُجھ پر
افسوس! کیونکہ جو مُعجزے تُم میں ظاہِر ہُوئے اگر صور اور صَیدا
میں ظاہِر ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بَیٹھ کر کب کے
تَوبہ کر لیتے۔ (14) مگر عدالت میں صُور اور صَیدا کا حال تُمہارے
حال سے زِیادہ برداشت کے لائِق ہو گا۔ (15) اور اَے کفرنحُوم کیا تُو
آسمان تک بُلند کِیا جائے گا؟ نہیں بلکہ تُو عالم ارواح میں اُتارا جائے
گا۔

(16) جو تُمہاری سُنتا ہے وہ میری سُنتا ہے اور جو تُمہیں نہیں
مانتا وہ مُجھے نہیں مانتا اور جو مُجھے نہیں مانتا وہ میرے بھیجنے والے کو
نہیں مانتا۔

بہتر شاگردوں کی واپسی

(17) وہ بہتر خُوش ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے ”اَے خُداوند

تیرے نام سے بدرُوحیں بھی ہمارے تابع ہیں۔" [18] اُس نے اُن
سے کہا مَیں نے شیطان کو بجلی کی مانند آسمان سے گرتے ہوئے
دیکھا۔ [19] دیکھو مَیں نے تُم کو اِختیار دِیا کہ سانپوں اور بچھوؤں کو
کچلو اور دُشمن کی ساری قُدرت پر غالِب آؤ اور تُم کو ہرگز کسی چیز
سے ضرر نہ پہنچے گا۔ [20] تَو بھی اِس سے خُوش نہ ہو کہ رُوحیں
تُمہارے تابع ہیں بلکہ اِس سے خُوش ہو کہ تُمہارے نام آسمان
پر لکھے ہوئے ہیں۔

یِسُوع خُوش ہوتا ہے

[21] اُسی گھڑی وہ رُوحُ القُدس سے خُوشی میں بھر گیا اور
کہنے لگا اَے باپ آسمان اور زمین کے خُداوند! مَیں تیری حمد کرتا
ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھپائیں اور
اور چھوٹوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اَے باپ کیونکہ اَیسا ہی تُجھے پسند
آیا۔

[22] میرے باپ کی طرف سے سب کُچھ مُجھے سَونپا گیا اور
کوئی نہیں جانتا کہ بیٹا کَون ہے سِوا باپ کے اور کوئی نہیں جانتا کہ
باپ کَون ہے سِوائے بیٹے کے اور اُس شخص کے جِس پر بیٹا اُسے
ظاہِر کرنا چاہے۔

[23] اور شاگردوں کی طرف مُتوجّہ ہو کر خاص اُن ہی سے
کہا مُبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ باتیں دیکھتی ہیں جنہیں تُم دیکھتے
ہو۔ [24] کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور
بادشاہوں نے چاہا کہ جو باتیں تُم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو
باتیں تُم سُنتے ہو سُنیں مگر نہ سنی۔

نیک سامری اور حکمِ عظیم

(25) اور دیکھو ایک عالمِ شرع اُٹھا اور یہ کہہ کر اُس کی
آزمائش کرنے لگا کہ ”اَے اُستاد! مَیں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زِندگی
کا وارِث بنوں؟“

(26) اُس نے اُس سے کہا تورَیت میں کیا لکھا ہے؟ تُو کِس
طرح پڑھتا ہے؟

(27) اُس نے جواب میں کہا کہ ”خُداوند اپنے خُدا سے اپنے
سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی
ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت
رکھ۔“

(28) اُس نے اُس سے کہا تُو نے ٹھیک جواب دِیا۔ یِہی کر تو تُو
جیئے گا۔

(29) مگر اُس نے اپنی راست بازی جتانے کی غرض سے
یِسُوعؔ سے پُوچھا پِھر میرا پڑوسی کَون ہے؟

(30) یِسُوعؔ نے جواب میں کہا کہ ایک آدمی یروشلیم سے
یریحو کی طرف جارہا تھا کہ ڈاکُوؤں میں گِھر گیا۔ اُنہوں نے اُس
کے کپڑے اُتار لئے اور مارا پیٹا اور ادھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔
(31) اِتفاقاً ایک کاہن اُسی رستے سے جارہا تھا اور اُسے دیکھ کر کترا کر
چلا گیا۔ (32) اِسی طرح ایک لاوی اُس جگہ آیا۔ وہ بھی اُسے دیکھ کر
کترا کر چلا گیا۔ (33) لیکن ایک سامری سفر کرتے کرتے وہاں
آنکلا اور اُسے دیکھ کر اُس نے ترس کھایا۔ (34) اور اُس کے پاس آ

کر اُس کے زخموں کو تیل اور مے لگا کر باندھا اور اپنے جانور
پر سوار کر کے سرائے میں لے گیا اور اُس کی خبر گیری کی۔
(35) دُوسرے دِن دو دِینار نِکال کر بھٹیارے کو دِیئے اور کہا اِس کی
خبر گیری کرنا اور جو کُچھ اِس سے زِیادہ خرچ ہو گا مَیں پھر آ کر تُجھے
ادا کر دُوں گا۔

(36) اِن تینوں میں سے اُس شخص کا جو ڈاکُوؤں میں جا پڑا تھا
تیری دانست میں کَون پڑوسی ٹھہرا؟

(37) اُس نے کہا وہ جِس نے اُس پر رحم کِیا۔
یِسُوعؔ نے اُس سے کہا جا تُو بھی اَیسا ہی کر۔

یِسُوع کا مرتھا اور مریمؔ کے گھر جانا

(38) پھر جب جا رہے تھے تو وہ ایک گاؤں میں داخل ہُوا
اور مرتھا نام ایک عورت نے اُسے اپنے گھر میں اُتارا۔ (39) اور
مریمؔ نامی اُس کی ایک بہن تھی۔ وہ یِسُوعؔ کے پاؤں کے پاس بَیٹھ
کر اُس کا کلام سُن رہی تھی۔ (40) لیکن مرتھاؔ خِدمت کرتے کرتے
گھبرا گئی۔ پس اُس کے پاس آ کر کہنے لگی "اَے خُداوند! کیا تُجھے
خیال نہیں کہ میری بہن نے خِدمت کرنے کو مُجھے اکیلا چھوڑ دِیا
ہے؟ پس اُسے فرما کہ میری مدد کرے۔"

(41) خُداوند نے جواب میں اُس سے کہا مرتھا! اے مرتھا!
تُو تو بہت سی چیزوں کی فِکر و تردُّد میں ہے۔ (42) لیکن ایک چیز ضرُور
ہے اور مریمؔ نے وہ اچھا حِصّہ چُن لِیا ہے جو اُس سے چھینا نہ جائے
گا۔

باب 11

دُعا کے بارے میں یِسُوع کی تعلیم

(1) پھر اَیسا ہوا کہ وہ کِسی جگہ دُعا کر رہا تھا۔ جب کر چُکا تو اُس
کے شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا ”اَے خُداوند! جَیسا
یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دُعا کرنا سِکھایا تُو بھی ہمیں سِکھا۔“

(2) اُس نے اُن سے کہا جب تُم دُعا کرو تو کہو

اَے باپ!
تیرا نام پاک مانا جائے۔
تیری بادشاہی آئے۔
(3) ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دِیا کر۔
(4) اور ہمارے گُناہ مُعاف کر
کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرض دار کو مُعاف کرتے ہیں
اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔

(5) پھر اُس نے اُن سے کہا تم میں سے کون ہے جِس کا ایک
دوست ہو اور وہ آدھی رات کو اُس کے پاس جا کر اُس سے کہے
اَے دوست مُجھے تین روٹیاں دے۔ (6) کیونکہ میرا ایک دوست
سفر کر کے میرے پاس آیا ہے اور میرے پاس کُچھ نہیں کہ اُس
کے آگے رکھوں۔

(7) اور وہ اندر سے جواب میں کہے مجھے تکلیف نہ دے۔
اب دروازہ بند ہے اور میرے بال بچے میرے پاس بچھونے پر

آپ کے سفر کے لیے

۱۱: ۱-۵۴

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے مسلسل دعا کر کے شاگردوں کے لیے ایک اچھا نمونہ پیش کیا۔ شاگردوں نے آپ سے درخواست کی کہ وہ انہیں بھی دعا کرنا سکھائیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے انہیں یہ سکھانے کے لیے ایک تمثیل بیان کی کہ دعا میں ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی مانگے گا اُسے دیا جائے گا۔

فیضیابی

مجھے عبرانیوں ۱۱ باب ۶ آیت نہایت پسند ہے، ”وہ اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے“۔

جانفشانی سے: یہ کتنا خوبصورت لفظ ہے۔ اپنی جستجو میں ثابت قدم رہیں۔ اپنی تلاش میں بھوکے رہیں اپنے سفر میں بے چین رہیں۔ یہ کتاب خداوند یسوع المسیح کے بارے پڑی گئی درجنوں کتابوں میں سے ایک ہو اور یہ گھڑی اُس کی تلاش میں گزارے گئے سینکڑوں گھڑیوں میں سے ایک ہو۔ دنیاوی چیزوں اور حیثیتوں کی معمولی خواہشات سے باہر نکلیں اور اپنے بادشاہ کو تلاش کریں۔

فرشتوں پر مطمئن نہ ہوں۔ آسمان کے ستاروں پر قناعت نہ کریں۔ اُسے اُسی طرح

ہیں۔ مَیں اُٹھ کر تجھے دے نہیں سکتا۔ (8) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگرچہ وہ اِس سبب سے کہ اُس کا دوست ہے اُٹھ کر اُسے نہ دے تَو بھی اُس کی بے حیائی کے سبب سے اُٹھ کر جِتنی درکار ہیں اُسے دے گا۔

(9) پس مَیں تُم سے کہتا ہُوں مانگو تو تُمہیں دِیا جائے گا۔ ڈُھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ (10) کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے اور جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ (11) تُم میں سے اَیسا کَون سا باپ ہے کہ جب اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو اُسے پتھر دے؟ یا مچھلی مانگے تو مچھلی کے بدلے اُسے سانپ دے؟ (12) یا انڈا مانگے تو اُس کو بچھو دے؟ (13) پس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچّوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا؟

یِسُوع اور بَعل زبُول

(14) پھر وہ ایک گُونگی بدرُوح کو نِکال رہا تھا اور جب وہ بدرُوح نِکل گئی تو اَیسا ہوا کہ گُونگا بولا اور ہجوم متعجب ہوا۔ (15) لیکن اُن میں سے بعض نے کہا یہ تو بدرُوحوں کے سردار بعل زبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو نِکالتا ہے۔

(16) بعض اَور لوگ آزمائش کے لئے اُس سے ایک آسمانی نِشان طلب کرنے لگے۔ (17) مگر اُس نے اُن کے خیالات کو جان کر اُن سے کہا جِس سلطنت میں پُھوٹ پڑے وہ ویران ہو جاتی ہے اور جِس گھر میں پُھوٹ پڑے وہ برباد ہو جاتا ہے۔ (18) اور اگر

تلاش کریں جیسے چرواہوں نے کیا۔ اُس کی اُسی طرح آرزو کریں جیسے جناب شمعون نے کی۔ اُس کی ویسے ہی عبادت کریں جیسے مجوسیوں نے کی۔

حضرت یوحنا اور اندریاس کی مانند اُس کا پتہ معلوم کریں۔ مقدس متی کی مانند اُسے اپنے گھر بلائیں۔ جناب زکائی کی مانند خطرہ مول لیں

خدا اُن کو انعام دیتا ہے جو اُسے ڈھونڈتے ہیں۔ نہ کہ انہیں جو صرف عقائد، مذاہب، نظاموں یا عقیدوں کی تلاش میں ہیں۔ بہت سے لوگ اُن چھوٹی چھوٹی خواہشات پر مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن انعام یا بدلہ صرف انہیں ملتا ہے جو خداوند یسوع المسیح کو چاہتے ہیں۔

اور انعام کیا ہے؟ جو سیدنا یسوع کو تلاش کرتا ہے اسے کیا ملتا ہے؟ خداوند یسوع کا دل!" مگر جب ہم سب کے بے نِقاب چہروں سے خُداوند کا جلال اِس طرح مُنعکِس ہوتا ہے جِس طرح آئینے میں تو اُس خُداوند کے وسیلے سے جو رُوح ہے ہم اُسی جلالی صُورت میں دَرجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔" (۲ کرنتھیوں ۱۸:۳)

کیا آپ سیدنا یسوع کی مانند بننے سے بڑا کوئی انعام سوچ سکتے ہیں؟ جناب مسیح میں کوئی گناہ نہیں تھا اور خدا چاہتا ہے کہ آپ کا بھی ہر گناہ مٹا دے۔

خداوند یسوع کی کوئی بری عادت نہیں تھی اور خدا چاہتا ہے کہ آپ کی بری عادتیں بھی ختم ہو جائیں۔ خداوند یسوع کو موت کا خوف

غور کریں: رقابت

میٹھا دودھ زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے کھٹا ہو جاتا ہے۔

میٹھے مزاج بھی اسی وجہ سے کھٹے ہو جاتے ہیں۔ اگر غصے کو ٹھنڈا ہونے کا وقت نہ دیا جائے اور اسے اندر ہی اندر پکنے دیا جائے، تو نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ ایک برا رویہ، تلخ الفاظ اور جھگڑالو مزاج۔

یہ مارتھا کی کہانی ہے۔ ایک عزیز روح جو مہمان نوازی اور تنظیم کے لیے وقف تھی۔ زیادہ کفایت شعار، عملی اور غیر سنجیدہ۔ اگر اس سے کتاب اور جھاڑو میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کو کہا جائے تو وہ جھاڑو اٹھا لے گی۔

مگر مریم کتاب لے گی۔ مریم مارتھا کی بہن ہے۔ ایک ہی ماں باپ کی اولاد مگر مختلف ترجیحات۔ مارتھا کے پاس کرنے کے لیے بہت کچھ تھا۔ مریم کے پاس سوچنے کے لیے بہت کچھ تھا۔

ظاہر ہے کہ مارتھا بہت زیادہ فکرمند بھی تھی۔ اتنی زیادہ کہ اُس نے خدا کو حکم دینا شروع کر دیا۔ فکر انسان کے ساتھ یہی کرتی ہے۔ یہ آپ کو بھلا دیتی ہے کہ اصل اختیار کس کے پاس ہے۔

اس معاملے کو دلچسپ بنانے والی بات یہ ہے کہ مارتھا کسی اچھی چیز کے بارے میں فکرمند تھی۔ وہ رات کے کھانے کے لیے سیدنا یسوع کی میزبانی کر رہی تھی۔ وہ حقیقت میں خدا کی خدمت کر رہی تھی۔ اس کا مقصد خداوند یسوع کی خوشنودی ہی تھی۔ لیکن جیسے جیسے وہ خدمت میں مشغول ہوئی، تو اس کا کام خداوند سے بھی زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ خدا کی خدمت کرتے کرتے وہ اپنے نفس کی خدمت کرنے لگی۔

آٹے میں لت پت مارتھا آپ کو بتا سکتی ہے، "مریم! یہاں میں اکیلی باورچی خانے میں کام کر رہی ہوں، اور وہ وہاں بیٹھی ہے۔"

وہ تھوڑی خفا ہے۔ ذرا اس کے چہرے کے تاثرات دیکھیں۔ یہ مارتھا کی ناراضی ہے۔ مریم خداوند یسوع کے قدموں میں بیٹھی ہے، سن رہی ہے۔ "مارتھا اُس کے پاس آ کر کہنے لگی اَے خُداوند! کیا تجھے خیال نہیں کہ میری بہن نے خِدمت کرنے کو مُجھے اکیلا چھوڑ دِیا ہے؟ پس اُسے فرما کہ میری مدد کرے۔" (لوقا ۱۰:۴۰)

یہ بھولنا آسان ہے کہ خادم کون ہے اور خدمت کس کی، کی جارہی ہے۔ شیطان یہ بات جانتا ہے۔ یہ الجھن پیدا کرنا شیطان کی سب سے چالاک چالوں میں سے ایک ہے۔ نوٹ کریں، اس نے مارتھا کو باورچی خانے سے نہیں نکالا؛ اُس نے اُس کے باورچی خانے میں ہونے کا مقصد چھین لیا۔ وہ آپ کو آپ کی خدمت سے نہیں نکالے گا۔ وہ آپ کو آپ کی خدمت سے مایوس کر دے گا۔

اپنے طرز فکر کی حفاظت کریں۔

اصل اہمیت خدمت کی نوعیت سے زیادہ دل کے طرز فکر کی ہے۔ بُرا طرز فکر اس تحفے کو ضائع کر دیتا ہے جو ہم خدا کے حضور پیش کرتے ہیں۔

خدا نے آپ کو صلاحیتوں سے نوازا ہے اور وہی آپ کے پڑوسی کو بھی دیں ہیں ۔ اگر آپ اپنے پڑوسی کی صلاحیتوں کی فکر کریں گے تو آپ اپنی صلاحیتوں کو

نظر انداز کر دیں گے، لیکن اگر آپ اپنی صلاحیتوں پر توجہ دیں گے تو آپ دونوں فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں لوقا ۱۰: ۳۸-۴۲

- کون سے رویے کھٹے دودھ سے منسلک ہو سکتے ہیں؟
- کسی ایسے شخص کی وضاحت کریں جو خدمت میں مایوس ہو گیا۔
- ہم کس طرح شیطان کو اپنی خوشی یا خدمت میں رکاوٹ ڈالنے سے روک سکتے ہیں؟
- ہمارا رویہ ہمارے پہنے گئے کپڑوں کی طرح کیسے ظاہر ہوتا ہے؟
- کسی غلط رویے کو بدلنا اتنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟
- اگر آپ مارتھا کی جگہ ہوتے تو کیسا محسوس کرتے جب آپ سارا کام کر رہے ہوتے اور مریم خداوند یسوع سے بات چیت کر رہی ہوتی؟
- آپ کے خیال میں خداوند یسوع کے الفاظ نے مارتھا کے رویے کو کیسے بدلا؟
- اگر مثبت رویے ہمیں زندگی میں آگے لے جاتے ہیں، تو ہم منفی رویوں میں کیوں گھر جاتے ہیں؟
- کون سے غلط رویے ہیں جنہیں بدلنے کے لیے آپ کو خدا کی مدد کی ضرورت ہے؟

شیطان بھی اپنا مخالف ہو جائے تو اُس کی سلطنت کِس طرح قائم
رہے گی؟ کیونکہ تُم میری بابت کہتے ہو کہ یہ بدرُوحوں کو بعل
زبُول کی مدد سے نِکالتا ہے۔ [19] اور اگر مَیں بدرُوحوں کو بعل
زبُول کی مدد سے نِکالتا ہوں تو تُمہارے شاگرد کِس کی مدد سے
نِکالتے ہیں؟ پس وہی تمھارے مُنصِف ہوں گے۔ [20] لیکن اگر
مَیں بدرُوحوں کو خُدا کی قُدرت سے نِکالتا ہوں تو خُدا کی بادشاہی
تُمہارے پاس آپہُنچی۔

[21] جب زورآور آدمی ہتھیار باندھے ہُوئے اپنی حویلی کی
رکھوالی کرتا ہے تو اُس کا مال محفُوظ رہتا ہے۔ [22] لیکن جب اُس
سے کوئی زورآور حملہ کرکے اُس پر غالب آتا ہے تو اُس کے سب
ہتھیار جِن پر اُس کا بھروسا تھا چھِین لیتا اور اُس کا مال لُوٹ کر
بانٹ دیتا ہے۔

نہ تھا اور خدا چاہتا ہے کہ آپ بھی بے خوف ہو جائیں۔ سیدنا یسوع کے دل میں بیماروں کے لیے مہربانی، گناہگاروں کے لیے رحم، اور چیلنجز کے لیے ہمت تھی اور

خدا چاہتا ہے کہ آپ کے دل میں بھی یہی کچھ ہو۔ وہ آپ سے اُسی طرح محبت کرتا ہے جیسے آپ ہیں لیکن وہ آپ کو اُسی حالت میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ خداوند یسوع کی مانند ہو جائیں۔

عملی اطلاق

اپنی روحانی زندگی کا جائزہ لیں۔ آپ خدا کو کتنی محنت و جانفشانی سے تلاش کر رہے ہیں؟ آپ کتنی بار دعا کرتے ہیں اور کس بارے میں کرتے ہیں؟ اپنی دعائیہ زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ایک منصوبہ بنائیں۔

(23) جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خِلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

بدرُوح کی واپسی

(24) جب بدرُوح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سوکھے مقاموں میں آرام ڈُھونڈتی پھِرتی ہے اور جب نہیں پاتی تو کہتی ہے کہ مَیں اپنے اُسی گھر میں لوٹ جاؤں گی جِس سے نکلی ہُوں۔ (25) اور آ کر اُسے صاف ستھرا اور آراستہ پاتی ہے۔ (26) پھِر جا کر اَور سات رُوحیں جو اس سے بھی بدتر ہیں اپنے ہمراہ لے آتی ہے اور وہ اُس میں داخِل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

حقِیقی مُبارک حالی

(27) جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو اَیسا ہوا کہ ہجوم میں سے ایک عورت نے پُکار کر اُس سے کہا "مُبارک ہے وہ رِحم جِس میں تُو رہا اور وہ چھاتِیاں جنہوں نے تجھے دودھ پلایا۔"

(28) اُس نے کہا ہاں۔ مگر زِیادہ مُبارک وہ ہیں جو خُدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

نِشان کا مطالبہ

(29) جب بڑا ہجوم جمع ہو گیا تو وہ کہنے لگا کہ اِس زمانہ کے لوگ بُرے ہیں۔ وہ نِشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ کے نِشان کے سِوا کوئی اَور نِشان اُن کو نہ دِیا جائے گا۔

[30] کیونکہ جس طرح یُوناہ نَینِوہ کے لوگوں کے لِئے نِشان ٹھہرا اُسی طرح اِبنِ آدمؔ بھی اِس زمانے کے لوگوں کے لِئے ٹھہرے گا۔ [31] جنوب کی ملکہ اِس زمانے کے آدمیوں کے ساتھ

مارتھا

مریم اور مارتھا – بیت عنیاہ کی بہنیں بالکل متضاد شخصیات تھیں۔ ہمیں یہ بات اس خوبصورت کہانی سے معلوم ہوتی ہے جو مقدس لوقا نے بیان کی، جس میں سیدنا یسوع اور اس کے شاگرد رات کے کھانے کے وقت کے قریب مارتھا کے گھر آئے۔ بڑی بہن مارتھا فوراً باورچی خانے میں گئی تاکہ ایک شاندار کھانے کی تیاری کرے، جبکہ چھوٹی بہن مریم بے تکلفی سے بیٹھک میں جا بیٹھی اور خداوند یسوع کے ساتھ گفتگو میں مشغول ہو گئی (دیکھیں لوقا ۱۰: ۳۸۔۳۹)۔

یہ کہانی ہمیں ان دونوں بہنوں کی منفرد فطرت کے بارے میں سب کچھ بتا دیتی ہے:۔

- مریم ایک سوچنے والی، گہری خیالات میں ڈوبی رہنے والی شخصیت تھی؛ اسے خاموشی اور طویل گفتگو پسند تھی۔
- مارتھا ایک منظم، فہرستیں بنانے والی، کام مکمل کرنے والی شخصیت تھی؛ وہ ایک بہترین منتظم اور بہترین میزبان تھی۔

اس موقع پر مارتھا اپنے کام کے بوجھ سے مغلوب ہو چکی تھی۔ جتنا زیادہ وہ باورچی خانے میں اکیلے کام کرتی رہی اتنا ہی زیادہ وہ اپنی غیر ذمہ دار بہن پر ناراض ہوتی گئی۔ جب مارتھا کا صبر ختم ہو گیا (تقریباً اسی وقت جب آلو ابل چکے تھے)، تو اس نے غصے سے چمچ نیچے پھینک دیا، بیٹھک میں گئی اور کہا،

”اَے خُداوند! کیا تجھے خیال نہیں کہ میری بہن نے خِدمت کرنے کو مُجھے اکیلا چھوڑ دِیا ہے؟ پس اُسے فرما کہ میری مدد کرے۔“(لوقا ۱۰:۴۰)

مگر سیدنا یسوع نے فرمایا:

”مرتھا! مرتھا! تُو تو بُہت سی چِیزوں کی فِکر و تردُّد میں ہے۔ لیکن ایک چِیز ضرُور ہے اور مریم نے وہ اچّھا حِصّہ چُن لیا ہے جو اُس سے چِھینا نہ جائے گا۔“(لوقا ۱۰:۴۱۔۴۲)

یہ ہرگز مارتھا کی شخصیت یا صلاحیتوں کی تحقیر نہیں تھی۔ کیا آپ ایک ایسی دنیا کا تصور کر سکتے ہیں جس میں محنتی، فعال اور ذمہ دار لوگ نہ ہوں؟ یہ یسوع کی نرم بھری یاد دہانی تھی کہ ہر خوبی کے ساتھ ایک کمزوری بھی آتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں مریم اور مارتھا، دونوں کی طاقت کی ضرورت ہے۔

عدالت کے دِن اُٹھ کر اِن کو مُجرِم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ دُنیا کے کِنارے سے سُلیماؔن کی حِکمت سننے کو آئی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو سُلیماؔن سے بھی بڑا ہے ۔ (32)نینوؔہ کے لوگ اِس زمانے کے لوگوں کے ساتھ عدالت کے دِن کھڑے ہو کر اِن کو مُجرِم ٹھہرائیں گے کیونکہ اُنہوں نے یُوناہ کی مُنادی پر توبہ کر لی تھی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یُوناہ سے بھی بڑا ہے۔

بدن کا چراغ

(33)کوئی شخص چراغ جلا کر تہہ خانے میں یا پَیمانے کے نیچے نہیں رکھتا بلکہ چراغ دان پر رکھتا ہے تا کہ اندر آنے والوں کو رَوشنی دِکھائی دے۔ (34) تیرے بدن کا چراغ تیری آنکھ ہے۔ جب تیری آنکھ دُرست ہے تو تیرا سارا بدن بھی رَوشن ہے اور جب خراب ہے تو تیرا بدن بھی تارِیک ہے۔ (35)خبردار کہیں ایسا نہ ہو جو رَوشنی تُجھ میں ہے وہ تارِیکی بن جائے۔ (36) پس اگر تیرا سارا بدن رَوشن ہو اور کوئی حِصّہ تارِیک نہ رہے تو وہ تمام اَیسا رَوشن ہو گا جَیسا اُس وقت ہوتا ہے جب چراغ اپنی چمک سے تُجھے رَوشن کرتا ہے۔

شریعت کے عالموں اور فریسیوں پر ملامت

(37)جب وہ بات کر رہا تھا تو کِسی فریسی نے اُس کی دَعوت کی۔ پس وہ اندر جا کر کھانا کھانے بیٹھا۔ (38) فریسی نے یہ دیکھ کر تعجّب کِیا کہ اُس نے کھانے سے پہلے غُسل نہیں کِیا۔ (39) خُداوند نے اُس سے کہا اَے فریسیو! تُم پیالے اور رکابی کو اُوپر سے تو صاف

کرتے ہو لیکن تمُہارے اندر لُوٹ اور بدی بھری ہے۔ (40) اَے
نادانو! جِس نے باہر کو بنایا کیا اُس نے اندر کو نہیں بنایا؟ (41) ہاں
اندر کی چیزیں خیرات کر دو تو دیکھو سب کُچھ تمُہارے لئے پاک ہو
گا۔

(42) لیکن اَے فریسیو تمُ پر افسوس! کہ پودینے اور سُداب
اور ہر ایک ترکاری پر دہ یکی دیتے ہو اور اِنصاف اور خُدا کی محبت
سے غافل رہتے ہو۔ چاہیے تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ
چھوڑتے۔

(43) اَے فریسیو تمُ پر افسوس! کہ تمُ عِبادت خانوں میں
اعلٰی درجے کی کُرسِیاں اور بازاروں میں سلام چاہتے ہو۔ (44) تمُ پر
افسوس! کیونکہ تمُ اُن پوشِیدہ قبروں کی مانِند ہو جن پر آدمی پاؤں
رکھتے ہیں اور اُن کو اِس بات کی خبر نہیں۔

(45) پھر شرع کے عالِموں میں سے ایک نے جواب میں
اُس سے کہا "اَے اُستاد! اِن باتوں کے کہنے سے تُو ہمیں بھی بے
عِزّت کرتا ہے۔"

(46) اُس نے کہا اَے شرع کے عالِمو تمُ پر بھی افسوس! کہ
تمُ اَیسے بوجھ جِن کو اُٹھانا مشکل ہے آدمیوں پر لادتے ہو اور آپ
ایک اُنگلی بھی اُن بوجھوں کو نہیں لگاتے۔ (47) تمُ پر افسوس! کہ تمُ
تو نبیوں کی قبروں کو بناتے ہو اور تمُہارے باپ دادا نے اُن کو قتل
کِیا تھا۔ (48) پس تمُ گواہ ہو اور اپنے باپ دادا کے کاموں کو پسند
کرتے ہو کیونکہ اُنہوں نے تو اُن کو قتل کِیا تھا اور تمُ اُن کی قبریں
بناتے ہو۔ (49) اِسی لئے خُدا کی حِکمت نے کہا ہے کہ مَیں نبیوں اور

رسُولوں کو اُن کے پاس بھیجوں گی۔ وہ اُن میں سے بعض کو قتل کریں گے اور بعض کو ستائیں گے۔

(50) تاکہ سب نبیوں کے خُون کی جو بنائے عالَم سے بہایا گیا اِس زمانے کے لوگوں سے باز پُرس کی جائے۔ (51) ہابِل کے خُون سے لے کر اُس زکریّاہ کے خُون تک جو قُربان گاہ اور مَقدِس کے بِیچ میں ہلاک ہوا۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِسی زمانے کے لوگوں سے سب کی باز پُرس کی جائے گی۔

(52) اَے شرع کے عالِمو تُم پر افسوس! کہ تُم نے معرفت کی کُنجی چھین لی۔ تُم آپ بھی داخِل نہ ہُوئے اور داخِل ہونے والوں کو بھی روکا۔

(53) جب وہ وہاں سے نِکلا تو فقِیہہ اور فریسی اُسے بے طرح چمٹنے اور ردق کرنے لگے تاکہ وہ بہت سی باتوں کا ذِکر کرے۔ (54) اور اُس کی گھات میں رہے تاکہ اُس کے مُنہ کی کوئی بات پکڑیں۔

باب 12

رِیاکاری کے خِلاف تنبیہ

(1) اِتنے میں جب ہزاروں آدمیوں کا ہجوم لگ گیا یہاں تک کہ ایک دُوسرے پر گرا پڑتا تھا تو اُس نے سب سے پہلے اپنے شاگردوں سے یہ کہنا شرُوع کِیا کہ اُس خمیر سے ہوشیار رہنا جو فریسیوں کی رِیاکاری ہے۔ (2) کیونکہ کوئی چیز ڈھکی نہیں جو کھولی نہ

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۲-۵۹

صورتِ حال

ہزاروں لوگ سیدنا یسوع المسیح کے گرد جمع ہوئے اور انہوں نے اپنے شاگردوں سے کلام کیا تاکہ بھیڑ بھی خداوند کی باتیں سن سکیں۔

جائے گی اور نہ کوئی چیز چھپی ہے جو جانی نہ جائے گی۔[3] اِس لئے
جو کُچھ تُم نے اندھیرے میں کہا ہے وہ اُجالے میں سنا جائے گا اور جو
کُچھ تُم نے کوٹھڑیوں کے اندر کان میں کہا ہے کوٹھوں پر اُس کی
مُنادی کی جائے گی۔

کس سے ڈرنا چاہئے

[4] مگر تُم دوستوں سے مَیں کہتا ہُوں کہ اُن سے نہ ڈرو
جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور اُس کے بعد اَور کُچھ نہیں کر سکتے۔
[5] لیکن مَیں تُمہیں جتائے دیتا ہوں کہ کِس سے ڈرنا چاہئے۔ اُس
سے ڈرو جِس کو اِختیار ہے کہ قتل کرنے کے بعد جہنّم میں ڈالے۔
ہاں مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ اُسی سے ڈرو۔

[6] کیا دو پیسے کی پانچ چڑیاں نہیں بکتیں؟ تَو بھی خُدا کے
حضُور اُن میں سے ایک بھی فراموش نہیں ہوتی۔[7] بلکہ تُمہارے
سر کے سارے بال بھی گنے ہوئے ہیں۔ ڈرو مت۔ تُمھاری قدر
تو بہت سی چِڑیوں سے زِیادہ ہے۔

مسِیح کا اِقرار اور اِنکار کرنا

[8] اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی آدمیوں کے سامنے
میرا اِقرار کرے اِبنِ آدمؔ بھی خُدا کے فرِشتوں کے سامنے اُس کا
اِقرار کرے گا۔[9] مگر جو آدمیوں کے سامنے میرا اِنکار کرے خُدا
کے فرِشتوں کے سامنے اُس کا اِنکار کِیا جائے گا۔

[10] اَور جو کوئی اِبنِ آدمؔ کے خِلاف کوئی بات کہے اُس کو
مُعاف کِیا جائے گا لیکن جو رُوح القدس کے حق میں کُفر بکے اُسے

مشاہدہ

ایمانداروں کو زندگی کی بنیادی ضروریات کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ہم اپنی زندگی میں خدا کو اولین ترجیح دیں گے، تو وہ ہمیں سنبھالے گا۔ سب کچھ اسی مالک کے اختیار میں ہی ہے۔

فیضیابی

ایمانداری سے سوچیں۔ کیا ہم خوش ہوتے ہیں جب وہ ہماری خواہشات کو "نہیں" اور ہماری ضروریات کو "ہاں" کہتا ہے؟ ہمیشہ نہیں۔ اگر ہم نئے بیاہ کی دعا کریں اور وہ کہے کہ اپنی موجودہ شادی کی عزت کرو تو ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ اگر ہم شفا کی دعا کریں اور وہ کہے کہ درد سے سیکھو تو ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ اگر ہم زیادہ دولت مانگیں اور وہ کہے کہ ان دیکھی چیزوں کی قدر کرو تو ہمیں ہمیشہ خوشی نہیں ہوتی۔

جب خدا ہماری مرضی کے مطابق کچھ نہیں کرتا تو یہ آسان نہیں ہوتا۔ نہ کبھی ہوا نہ کبھی ہوگا۔ لیکن ایمان یہ یقین ہے کہ خدا اس زندگی کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہمیں اس میں سے گزار لے گا۔

یاد رکھیں مایوسی نہ پوری ہونے والی توقعات سے پیدا ہوتی ہے۔ مایوسی کا علاج توقعات کو نئے سرے سے ترتیب دینا ہے۔

مجھے وہ کہانی پسند ہے جس میں ایک آدمی پالتو طوطا خریدنے گیا تاکہ اس کے خاموش گھر میں کچھ رونق آئے۔ دکاندار کے پاس ایک خاص طوطا تھا جو گانے گاتا تھا تو اس آدمی نے

مُعاف نہیں کِیا جائے گا۔

(11) اور جب وہ تُم کو عِبادت خانوں میں اور حاکموں اور
اِختیار والوں کے پاس لے جائیں تو فِکر نہ کرنا کہ ہم کِس طرح یا کیا
جواب دیں یا کیا کہیں۔ (12) کیونکہ رُوحُ القُدس اُسی گھڑی تُمہیں
سکھا دے گا کہ کیا کہنا چاہیئے۔

(13) پھر ہجوم میں سے ایک نے اُس سے کہا" اَے اُستاد!
میرے بھائی سے کہہ کہ میراث کا میرا حِصّہ مجھے دے۔"

(14) اُس نے اُس سے کہا۔ میاں! کِس نے مجھے تُمھارا
منصف یا بانٹنے والا مقرر کِیا ہے؟

(15) اور اُس نے اُن سے کہا خبردار! اپنے آپ کو ہر طرح
کے لالچ سے بچائے رکھّو کیونکہ کِسی کی زِندگی اُس کے مال کی
کثرت پر مَوقُوف نہیں۔

نادان ساہوکار کی تمثیل

(16) اور اُس نے اُن سے ایک تمثِیل کہی کہ کِسی دَولت مند
کی زمین میں بڑی فصل ہُوئی۔

(17) پس وہ اپنے دِل میں سوچ کر کہنے لگا کہ مَیں کیا کرُوں
کیونکہ میرے ہاں جگہ نہیں جہاں اپنی پَیداوار جمع کروں؟ (18) اُس
نے کہا مَیں یُوں کرُوں گا کہ اپنی کوٹھیاں ڈھا کر اُن سے بڑی
بناؤں گا۔ (19) اور اُن میں اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھّوں گا اور
اپنی جان سے کہُوں گا اَے جان! تیرے پاس بہت برسوں کے
لئے بہت سامال جمع ہے۔ چَین کر۔ کھاپی۔ خُوش رہ۔ (20) مگر خُدا

اسے خرید لیا۔ اگلے دن جب وہ کام سے واپس آیا تو اُس کا گھر موسیقی سے گونج رہا تھا۔ وہ پرندے کو دانہ ڈالنے گیا تو دیکھا کہ طوطے کی صرف ایک ٹانگ تھی۔

اسے لگا کہ اسے دھوکہ دیا گیا ہے اس لیے اس نے دکاندار کو شکایت کی۔ دکاندار نے جواب دیا۔

"تمہیں کیا چاہیے طوطا جو گا سکے یا جو ناچ سکے؟"

ہمیں سننے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سب کچھ اب بھی خدا کے کنٹرول میں ہی ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ جب تک وہ نہ کہے کچھ بھی ختم نہیں ہوا ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ زندگی کے حادثات اور سانحات ہمت ہارنے کا سبب نہیں بننے چاہئیں بلکہ یہ ہمیں ثابت قدم رہنے کا موقع دیتے ہیں۔

کوری ٹین بوم (Corrie Ten Boom) کہا کرتی تھیں۔

"جب ٹرین سرنگ سے گزرتی ہے اور ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے، تو کیا تم ٹرین سے چھلانگ لگا دیتے ہو؟ بالکل نہیں! تم خاموشی سے بیٹھے رہتے ہو اور انجینئر پر بھروسہ کرتے ہو کہ وہ تمہیں بحفاظت باہر نکالے گا۔"

اگلی بار جب تم مایوس ہو جاؤ، تو گھبراؤ نہیں۔ چھلانگ مت لگاؤ۔ ہمت مت ہارو۔ بس صبر کرو اور خدا کو یاد کرو کہ وہ اب بھی سب کچھ قابو میں رکھے ہوئے ہے۔

نے اُس سے کہا اَے نادان! اِسی رات تیری جان تُجھ سے طلب کر
لی جائے گی۔ پس جو کُچھ تُو نے تیّار کِیا ہے وہ کِس کا ہو گا؟
(21) اَیسا ہی وہ شخص ہے جو اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے
لیکن خُدا کے نزدِیک دَولت مند نہیں۔

خُدا پر توکل

(22) پِھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا اِس لئے مَیں تُم
سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فِکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے اور نہ
اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے۔ (23) کیونکہ جان خُوراک سے بڑھ
کر ہے اور بدن پوشاک سے۔ (24) کوّوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ
کاٹتے۔ نہ اُن کا کھتّا ہوتا ہے نہ کوٹھی۔ تَو بھی خُدا اُنہیں کِھلاتا ہے۔
تُمہاری قدر تو پرِندوں سے کہِیں زِیادہ ہے۔ (25) تُم میں اَیسا کَون
ہے جو فِکر کرکے اپنی عُمر میں ایک گھڑی بڑھا سکے؟
(26) پس جب سب سے چھوٹی بات بھی نہیں کرسکتے تو باقی
چیزوں کی فِکر کیوں کرتے ہو؟
(27) سوسن کے درختوں پر غور کرو کہ کِس طرح بڑھتے
ہیں۔ وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں تَو بھی مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ
سُلیمانؔ بھی باوجُود اپنی ساری شان و شوکت کے اُن میں سے کِسی
کی مانِند مُلبّس نہ تھا۔ (28) پس جب خُدا مَیدان کی گھاس کو جو آج
ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی اَیسی پوشاک پہناتا ہے تو اَے
کم اِعتقادو تُم کو کیوں نہ پہنائے گا؟
(29) اور تُم اِس کی تلاش میں نہ رہو کہ کیا کھائیں گے اور کیا

عملی اطلاق

کون سی فکریں تمہاری سوچوں پر قابض ہیں؟ انہیں رب تعالیٰ کے سپرد کر دو۔ پھر سکون کی سانس لو اور اُس کے لیے جیو۔ خدا تعالیٰ کو اپنی فکریں اور بوجھ اٹھانے دو۔

غور طلب : پیسہ

اگر پیسہ دل کا پیمانہ ہے، تو درج ذیل تحقیق سے پتہ چلتاہے کہ زیادہ تر پاکستانیوں کے دل میں پیسہ ہے۔ اگر ان کے بینک میں دس لاکھ ہیں تو

- ۲۵ فیصد اپنے خاندان کو وقف کریں گے۔
- ۱۰ فیصد اپنی کلیسا (چرچ) کو وقف کریں گے۔
- ۱۲ فیصد اپنی بیوی کے نام کریں گے۔
- ۵۰ فیصد اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دیں گے۔
- ۱۵ فیصد کو کوئی دیگر کاموں کے لئے وقف کریں گے۔

اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ صرف چند پاکستانی ہی دس لاکھ کے لیے ایسا کریں گے۔ جب کہ زیادہ تر تو کوئی فیصلہ بھی نہیں کریں گے

سیدنا یسوع المسیح نے اِسے ایک نام دیا ہے: لالچ

یسوع نے لالچ کی تعریف زندگی کو مال و دولت سے ناپنے کے طور پر کی۔

لالچ ایک شخص کی قدر کو اس کے مال و دولت سے جوڑ دیتا ہے۔

- اگر تمہارے پاس زیادہ ہے = تم زیادہ قیمتی ہو۔
- اگر تمہارے پاس کم ہے = تم کم قیمتی ہو۔

ایسی سوچ کے نتائج ظاہر ہیں۔ اگر تمہاری قدر کا انحصار اس پر ہے کہ تمہارے پاس کتنا مال ہے تو پھر تم سب کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرو گے۔ اگر مال ہے تو پھر آپ کے لئے کچھ بھی بہت قیمتی نہیں۔

لالچ اس چیز سے متعین نہیں ہوتی کہ کسی چیز کی قیمت کیا ہے بلکہ اس سے ہوتی ہے کہ یہ تمہیں کیا قیمت چکانے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر کوئی چیز تم سے تمہارا ایمان یا خاندان چھین لے تو اُس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں لوقا ۱۲:۱۵-۲۱

- لالچ کی تمہاری اپنی تعریف کیا ہے؟
- پیسہ ہمیں ایسے کام کرنے پر مجبور کیوں کرتا ہے جو ہم کسی اور مقصد کے لیے نہیں کرتے؟
- مستقبل کے لیے مالی تیاری اور دولت جمع کرنے کے درمیان توازن کیسے قائم کریں؟
- کون سے سماجی دباؤ ہمیں اپنی شناخت کو اپنی ملکیت سے جوڑنے پر مجبور کرتے ہیں؟
- لالچ کس طرح زندگی کی بنیادی ضروریات جیسے خوراک اور لباس میں بھی ظاہر ہوتا ہے؟
- ہم اپنی ملکیت کے لیے جو قیمت چکاتے ہیں، اس کے علاوہ ہم اپنی زندگی میں لالچ کی اور کیا قیمت ادا کرتے ہیں؟
- دولت اور ذمہ داری کے درمیان بائبل کے مطابق کیا توازن ہے؟
- ہم کس عمر میں چیزوں اور دولت کو اپنی شناخت بنانے لگتے ہیں؟
- تمہاری کون سی ملکیت کو چھوڑنا سب سے مشکل ہو گا؟
- اس جملے پر تمہارا ردِ عمل کیا ہے۔ "ہر کسی کی ایک قیمت ہوتی ہے"؟

پئیں گے اور نہ شکی بنو۔

(30) کیونکہ اِن سب چیزوں کی تلاش میں دُنیا کی قومیں
رہتی ہیں لیکن تُمہارا باپ جانتا ہے کہ تُم اِن چیزوں کے مُحتاج ہو۔
(31) ہاں اُس کی بادشاہی کی تلاش میں رہو تو یہ چیزیں بھی تُمہیں
مِل جائیں گی۔

آسمان پر خزانہ

(32) اَے چھوٹے گلّے نہ ڈر کیونکہ تُمہارے باپ کو پسند آیا
کہ تُمہیں بادشاہی عطا فرمائے۔

(33) اپنا مال اسباب بیچ کر خیرات کر دو اور اپنے لئے اَیسے
بٹوے بناؤ جو پُرانے نہیں ہوتے یعنی آسمان پر اَیسا خزانہ جو خالی
نہیں ہوتا۔ جہاں چور نزدِیک نہیں جاتا اور کیڑا خراب نہیں کرتا۔
(34) کیونکہ جہاں تُمہارا خزانہ ہے وہیں تُمہارا دل بھی لگا رہے گا۔

چوکس نوکر

(35) کمر بستہ رہو اور اپنے چراغ روشن رکھو۔ (36) اور تُم
اُن آدمیوں کی مانند بنو جو اپنے مالِک کی راہ دیکھتے ہوں کہ وہ شادی
میں سے کب لَوٹے گا تاکہ جب وہ آکر دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اُس
کے واسطے کھول دیں۔ (37) مُبارک ہیں وہ نَوکر جِن کا مالِک آکر
اُنہیں جاگتا پائے۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ کمر باندھ کر اُنہیں
کھانا کھانے کو بٹھائے گا اور پاس آکر اُن کی خِدمت کرے گا۔
(38) اور اگر وہ رات کے دُوسرے پہر میں یا تیسرے پہر میں آکر
اُن کو اَیسے حال میں پائے تو وہ نَوکر مُبارک ہیں۔ (39) لیکن یہ جان

رکھّو کہ اگر گھر کے مالِک کو معلُوم ہوتا کہ چور کِس گھڑی آئے گا تو
جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب لگنے نہ دیتا۔ (40) تُم بھی تیّار رہو
کیونکہ جِس گھڑی تُمہیں گُمان بھی نہ ہو گا اِبنِ آدمؔ آ جائے گا۔

دِیانت دار یا بد دِیانت نوکر

(41) پطرسؔ نے کہا ''اَے خُداوند تُو یہ تمثِیل ہم ہی سے کہتا
ہے یا سب سے؟''

(42) خُداوند نے کہا کَون ہے وہ دِیانت دار اور عقل مند
داروغہ جِس کا مالِک اُسے اپنے نوکر چاکروں پر مُقرّر کرے کہ ہر
ایک کی خُوراک وقت پر بانٹ دِیا کرے؟ (43) مُبارک ہے وہ غلام
جِس کا مالِک آ کر اُس کو اَیسا ہی کرتے پائے۔ (44) مَیں تُم سے سچ کہتا
ہوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال پر مُختار کر دے گا۔ (45) لیکن اگر
وہ غلام اپنے دِل میں یہ کہہ کر کہ میرے مالِک کے آنے میں دیر
ہے غُلاموں اور لَونڈیوں کو مارنا اور کھا پی کر متوالا ہونا شرُوع
کرے۔ (46) تو اُس غلام کا مالِک اَیسے دِن کہ وہ اُس کی راہ نہ دیکھتا
ہو اور اَیسی گھڑی کہ وہ نہ جانتا ہو آ مَوجُود ہو گا اور خُوب کوڑے لگا
کر اُسے بے اِیمانوں میں شامل کرے گا۔

(47) اور وہ غلام جِس نے اپنے مالِک کی مرضی جان لی اور
تیّاری نہ کی نہ اُس کی مرضی کے مُوافِق عمل کِیا بہت مار کھائے گا۔
(48) مگر جِس نے نہ جان کر مار کھانے کے کام کِئے وہ تھوڑی مار
کھائے گا اور جسے بہت دِیا گیا اُس سے بہت طلب کِیا جائے گا اور
جسے بہت سَونپا گیا ہے اُس سے زِیادہ طلب کیا جائے گا۔

صلح یا جدائی

(49) مَیں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہُوں اور اگر لگ چُکی ہوتی تو مَیں کیا ہی خُوش ہوتا!

(50) لیکن مجھے ایک بپتِسمہ لینا ہے اور جب تک وہ نہ ہو لے مَیں بہت ہی بے چین رہوں گا!

(51) کیا تُم گُمان کرتے ہو کہ مَیں زمین پر صُلح کرانے آیا ہُوں؟ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں بلکہ جُدائی کرانے۔ (52) کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی آپس میں مخالفت رکھیں گے۔ دو سے تین اور تین سے دو۔ (53) باپ بیٹے سے مخالفت رکھّے گا اور بیٹا باپ سے۔ ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے۔ ساس بہو سے اور بہو ساس سے۔

زمانے کا امتیاز

(54) پھر اُس نے لوگوں سے بھی کہا کہ جب بادِل کو مغرب سے اُٹھتے دیکھتے ہو تو فوراً کہتے ہو کہ مینہ برسے گا اور اَیسا ہی ہوتا ہے۔ (55) اور جب تُم معلُوم کرتے ہو کہ جنوبی ہوا چل رہی ہے تو کہتے ہو کہ لُو چلے گی اور اَیسا ہی ہوتا ہے۔ (56) اَے رِیاکارو زمین اور آسمان کی صُورت میں تو اِمتیاز کرنا تُمہیں آتا ہے لیکن اِس زمانے کی بابت اِمتیاز کرنا کیوں نہیں آتا؟

مُدّعی کے ساتھ مفاہمت

(57) اور تُم اپنے آپ ہی کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ حق کیا ہے؟ (58) جب تُو اپنے مُدّعی کے ساتھ حاکم کے پاس جا رہا ہے تو راہ

میں کوشِش کر کہ اُس سے چھُوٹ جائے۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ تُجھ کو
مُنصِف کے پاس کھینچ لے جائے اور مُنصِف تُجھ کو سِپاہی کے
حوالے کرے اور سپاہی تُجھے قید میں ڈالے۔ (59) مَیں تُجھ سے کہتا
ہُوں کہ جب تک تُو پائی پائی ادا نہ کر دے گا وہاں سے ہرگز نہ
چھُوٹے گا۔

باب 13

توبہ یا ہلاکت

(1) اُس وقت بعض لوگ حاضر تھے جنہوں نے اُسے اُن
گلِیلیوں کی خبر دی جِن کا خُون پِیلاطُسؔ نے اُن کے ذبیحوں کے
ساتھ مِلایا تھا۔ (2) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ اِن گلِیلیوں
نے جو اَیسا دُکھ پایا کیا وہ اِس لئے تُمہاری دانِست میں اَور سب
گلِیلیوں سے زِیادہ گُنہگار تھے؟ (3) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں
بلکہ اگر تُم توبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے۔

(4) یا کیا وہ اٹھارہ آدمی جِن پر شِیلوؔخ کا بُرج گِرا اور دب کر
مَر گئے تُمہاری دانِست میں یروشلِیم کے اَور سب رہنے والوں سے
زِیادہ قصُوروار تھے؟ (5) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہیں بلکہ اگر تُم
توبہ نہ کرو گے تو سب اِسی طرح ہلاک ہو گے۔

بے پھل درخت کی تمثِیل

(6) پھر اُس نے یہ تمثِیل کہی کہ کِسی نے اپنے تاکستان میں
ایک انجیر کا درخت لگایا تھا۔ وہ اُس میں پھل ڈھونڈنے آیا اور نہ

آپ کے سفر کے لیے

۱۳:۱-۳۵

صورتِ حال

بہت سے یہودی یقین رکھتے تھے کہ خوش نصیبی، صحت اور دولت خدا کی رضامندی کی نشانیاں ہیں اور مشکلات یا مصیبتیں خدا کے فیصلے یا سزا کی علامات ہیں۔

مشاہدہ

جب دوسرے مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو انہیں جانچنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن خداوند یسوع المسیح نے سکھایا کہ سب سے بہتر ردعمل ہمدردی اور شفقت ہے۔

فیضیابی

کیا میں تھوڑی دیر کے لیے کوئی اہم بات کر سکتا ہوں؟ کیا میں گناہ کے بارے میں بات کر سکتا ہوں؟ کیا میں آپ کو اور خود کو یہ یاد دلانے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ ہمارا ماضی غصے کے طوفانوں سے بھرا ہوا ہے بے دینی کی راتوں سے داغدار ہے اور لالچ سے آلودہ ہے؟

پایا۔ (7) اِس پر اُس نے باغبان سے کہا کہ دیکھ تین برس سے مَیں
اِس انجیر کے درخت میں پَھل ڈھونڈنے آتا ہُوں اور نہیں پاتا۔
اِسے کاٹ ڈال۔ یہ زمین کو بھی کیوں روکے رہے؟ (8) اُس نے
جواب میں اُس سے کہا اَے خُداوند اِس سال تو اَور بھی اُسے رہنے
دے تاکہ مَیں اُس کے گِرد تھالا کھودُوں اور کھاد ڈالُوں۔ (9) اگر
آگے کو پَھلا تو خیر نہیں تو اُس کے بعد کاٹ ڈالنا۔

کبڑی عورت کی سبت کے دن شفا

(10) پھر وہ سبت کے دِن کِسی عِبادت خانے میں تعلِیم دیتا
تھا۔ (11) اور دیکھو ایک عَورت تھی جِس کو اٹھارہ برس سے کِسی
بدرُوح کے باعث کمزوری تھی۔ وہ کُبڑی ہو گئی تھی اور کِسی طرح
سِیدھی نہ ہو سکتی تھی۔ (12) یسُوعؔ نے اُسے دیکھ کر پاس بُلایا اور
اُس سے کہا بی بی تُو اپنی کمزوری سے چھُوٹ گئی۔ (13) اور اُس نے
اُس پر ہاتھ رکھّے۔ اُسی دَم وہ سِیدھی ہو گئی اور خُدا کی تمجِید کرنے
لگی۔

(14) عِبادت خانے کا سردار اِس لئے کہ یسُوعؔ نے سبت کے
دِن شِفا بخشی خفا ہو کر لوگوں سے کہنے لگا چھ دِن ہیں جِن میں کام
کرنا چاہیے پس اُن ہی میں آ کر شِفا پاؤ نہ کہ سبت کے دِن۔

(15) خُداوند نے اُس کے جواب میں کہا کہ اَے رِیاکارو! کیا
ہر ایک تُم میں سے سبت کے دِن اپنے بَیل یا گدھے کو تھان سے
کھول کر پانی پلانے نہیں لے جاتا؟ (16) پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جو
ابرہامؔ کی بیٹی ہے جِس کو شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھّا تھا
سبت کے دِن اِس بند سے چھُڑائی جاتی؟ (17) جب اُس نے یہ باتیں

ذرا تصور کریں اگر آپ کے ماضی کو سب کے سامنے ظاہر کر دیا جائے؟ اگر آپ اسٹیج پر کھڑے ہوں اور پیچھے ایک اسکرین پر آپ کی زندگی کے ہر خفیہ اور خود غرض لمحے کو فلم کی طرح دکھایا جائے؟

کیا آپ زمین میں دھنسنے کی خواہش نہ کریں گے؟ کیا آپ رحم کی بھیک نہ مانگیں گے؟ اور کیا آپ صرف ایک لمحے کے لیے—بس ایک لمحے کے لیے—وہ سب نہ محسوس کریں گے جو مسیح نے صلیب پر محسوس کیا؟ گناہ سے نفرت کرنے والے خدا کی سخت ناراضگی کو محسوس نہ کریں گے؟

لیکن خداوند مسیح نے ہمارے تمام گناہ اپنے جسم پر اٹھا لیے۔

کیا آپ صلیب پر سیدنا مسیح کو دیکھ رہے ہیں؟ وہ وہاں ایک غیبت کرنے والے کی مانند لٹک رہے ہیں۔ دیکھیں، وہ خیانت کار، جھوٹے اور متعصب شخص ہیں۔ وہ مصلوب بڑھئی ہیں؟ وہ بیوی پر ظلم کرنے والے، فحش نگاری کے عادی اور قاتل ہیں۔ بیت لحم کا وہ لڑکا؟ اُسے اُس کے دوسرے ناموں سے پکاریں — ایڈولف ہٹلر، اسامہ بن لادن اور جیفری ڈہمر۔

رکو ذرا ، مسیح کا اِن بدکرداروں کے ساتھ موازنہ مت کرو۔ اُن کا نام اِن کے ناموں کے ساتھ مت جوڑو۔ میں نے نہیں جوڑا—— انہوں نے خود ہی جوڑا۔ بلکہ انہوں نے اس سے بھی زیادہ کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنا نام اُن کے ساتھ جوڑا بلکہ انہوں نے خود کو اُن کی جگہ اور ہماری جگہ رکھ دیا

کہِیں تو اُس کے سب مخالف شرمندہ ہوئے اور ساراہجوم اُن عالیشان کاموں سے جو اُس سے ہوتے تھے خُوش ہوا۔

رائی کے دانے (بیج) کی تمثِیل

(18) پس وہ کہنے لگا خُدا کی بادشاہی کِس کی مانِند ہے؟ مَیں
اُس کو کِس سے تشبِیہ دُوں؟
(19) وہ رائی کے دانے کی مانِند ہے جِس کو ایک آدمی نے
لے کر اپنے باغ میں ڈال دِیا۔ وہ اُگ کر بڑا درخت ہو گیا اور ہوا
کے پرِندوں نے اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کِیا۔

خمیر کی تمثِیل

(20) اُس نے پھِر کہا مَیں خُدا کی بادشاہی کو کِس سے تشبِیہ
دُوں؟ (21) وہ خمیر کی مانِند ہے جِسے ایک عورت نے لے کر تین
پَیمانہ آٹے میں مِلایا اور ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔

تنگ دروازہ

(22) وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں تعلیم دیتا ہوا یروشلِیم کا سفر
کر رہا تھا۔ (23) اور کِسی شخص نے اُس سے پُوچھا کہ اَے خُداوند! کیا
نجات پانے والے تھوڑے ہیں؟

(24) اُس نے اُن سے کہا جانفشانی کرو کہ تم تنگ دروازے
سے داخل ہو کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بُہتیرے داخل ہونے
کی کوشِش کریں گے اور نہ ہو سکیں گے۔ (25) جب گھر کا مالِک اُٹھ
کر دروازہ بند کر چکا ہو اور تم باہر کھڑے دروازہ کھٹکھٹا کر یہ کہنا

کھلے ہاتھوں کے ساتھ کیلوں سے جڑے ہوئے، انہوں نے خدا کو دعوت دی، ”مجھے ایسے ہی سزا دو جیسے تم گناہ گاروں کو دیتے ہو۔“ اور خدا نے ایسا ہی کیا۔ ایک ایسا عمل جس نے باپ کے دل کو توڑ دیا لیکن آسمان کی پاکیزگی کی تعظیم کی اور گناہوں کو دھونے والی سزا بے گناہ بیٹے پر نازل ہوئی۔

اور آسمان نے زمین کو اُس کا سب سے قیمتی تحفہ عطا کیا—خدا کا وہ برّہ جو دنیا کے گناہوں کو اٹھا لے گیا۔

عملی اطلاق

براہ کرم خود کو اِس فریب میں نہ رکھیں کہ گناہوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ آج ہی اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور اس آزادی کا لطف اٹھائیں جو خدا تعالیٰ آپ کے لیے چاہتا ہے۔ خداوند یسوع المسیح نے قیمت چکا دی ہے۔

شروع کرو کہ اَے خُداوند! ہمارے لئے کھول دے اور وہ جواب دے کہ مَیں تُم کو نہیں جانتا کہ کہاں کے ہو۔ (26) اُس وقت تُم کہنا شروع کروگے کہ ہم نے تو تیرے رُوبرُو کھایا پیا اور تُو نے ہمارے بازاروں میں تعلیم دی۔ (27) مگر وہ کہے گا مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ مَیں نہیں جانتا تُم کہاں کے ہو۔ اَے بدکارو! تُم میرے پاس سے دور ہو جاؤ۔ (28) وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا جب تُم ابرہاؔم اور اِضحاؔق اور یعقُوبؔ اور سب نبیوں کو خُدا کی بادشاہی میں شامِل اور اپنے آپ کو باہر نِکالا ہُوا دیکھو گے۔ (29) اور مشرق، مغرب، شمال، جنوب سے لوگ آ کر خُدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ (30) اور دیکھو بعض آخِر اَیسے ہیں جو اوّل ہوں گے اور بعض اوّل ہیں جو آخِر ہوں گے۔

یروشلیم کے لئے افسوس

(31) اُسی گھڑی بعض فریسیوں نے آ کر اُس سے کہا کہ نِکل کر یہاں سے چل دے کیونکہ ہیرودؔیس تُجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔

(32) اُس نے اُن سے کہا کہ جا کر اُس لومڑی سے کہہ دو کہ دیکھ مَیں آج اور کل بدرُوحوں کو نِکالتا اور شِفا بخشنے کا کام انجام دیتا رہُوں گا اور تیسرے دِن کمال کو پہنچُوں گا۔ (33) مگر مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرُور ہے کیونکہ مُمکن نہیں کہ نبی یروشلیم سے باہر ہلاک ہو۔ (34) اَے یروشلیم! اَے یروشلیم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے کِتنی ہی بار مَیں نے چاہا کہ جِس طرح مُرغی اپنے بچّوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اُسی طرح مَیں بھی تیرے بچّوں کو جمع کر

ٗوں مگر تو نے نہ چاہا۔ (35) دیکھو تمھارا گھر تمھارے ہی لئے چھوڑا
جاتا ہے اور میں تم سے کہتا ہوں کہ مجھ کو اس وقت تک ہر گز نہ
دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام
سے آتا ہے۔

باب 14

بیمار آدمی کو شفا

(1) پھر اَیسا ہُوا کہ وہ سبت کے دِن فریسیوں کے سرداروں
میں سے کِسی کے گھر کھانا کھانے کو گیا اور وہ اُس کی تاک میں
رہے۔ (2) اور دیکھو ایک شخص جس کے جسم میں پانی پڑ گیا
تھا (جلندر) اس کے سامنے تھا۔ (3) یِسُوعؔ نے شرع کے عالِموں اور
فریسیوں سے کہا کہ سبت کے دِن شفا دینا جائز ہے یا نہیں؟
(4) وہ چُپ رہ گئے۔ اُس نے اُسے ہاتھ لگا کر شِفا بخشی اور
رُخصت کیا۔ (5) اور اُن سے کہا تُم میں اَیسا کَون ہے جِس کا گدھا یا
بیل کنوئیں میں گر پڑے اور وہ سبت کے دِن اُس کو فوراً نہ نِکال
لے؟ (6) وہ اِن باتوں کا جواب نہ دے سکے۔

حلیمی

(7) جب اُس نے دیکھا کہ مِہمان صدر جگہ کِس طرح پسند
کرتے ہیں تو اُن سے ایک تمثِیل کہی کہ (8) جب کوئی تُجھے شادی
میں بُلائے تو صدر جگہ پر نہ بَیٹھ کہ شاید اُس نے کِسی تُجھ سے بھی
زِیادہ عِزّت دار کو بُلایا ہو۔ (9) اور جِس نے تُجھے اور اُسے دونوں کو

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۴-۳۵

صورتِ حال

غرور، گھمنڈ، سستی، خواہشات اور عزت جیسے گناہ بہت ہی عام ہیں لیکن سیدنا یسوع المسیح کی تعلیم یہ واضح کرتی ہیں کہ ان کے شاگردوں میں اِس طرح کے گناہوں کی کوئی گنجائش نہیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح کا شاگرد بننے کے لیے عاجزی، وابستگی اور خدمت گزاری ضروری ہے۔

فیضیابی

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا یسوع ہی خدا کا پرتو ہیں۔ انھوں نے ہمیں صرف دو راستے دیئے یا تو انہیں خدا مان لو یا پھر انہیں ایک خود پسند شخص کہہ کر رد کر دو۔ اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں۔

لیکن ہم ایک اور راستہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرض کریں میں بھی ایسا ہی کرتا

بُلایا ہے آکر تُجھ سے کہے کہ اِس کو جگہ دے۔ پھر تجھے شرمندہ ہو کر سب سے نیچے بیٹھنا پڑے۔ (10) بلکہ جب تُو بُلایا جائے تو سب سے نیچی جگہ جا بَیٹھ تاکہ جب تیرا بُلانے والا آئے تو تُجھ سے کہے اَے دوست آگے بڑھ کر بَیٹھ! تب اُن سب کی نظر میں جو تیرے ساتھ کھانا کھانے بَیٹھے ہیں تیری عِزّت ہو گی۔ (11) کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کِیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کِیا جائے گا۔

بے غرضی

(12) پھر اُس نے اپنے بُلانے والے سے بھی یہ کہا کہ جب تُو دِن کا یا رات کا کھانا تیّار کرے تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رِشتہ داروں یا دَولت مند پڑوسِیوں کو نہ بُلا اَیسا نہ ہو کہ وہ بھی تُجھے بُلائیں اور تیرا بدلہ ہو جائے۔ (13) بلکہ جب تُو ضِیافت کرے تو غرِیبوں لُنجوں لنگڑوں اندھوں کو بُلا۔ (14) اور تُجھ پر برکت ہو گی کیونکہ اُن کے پاس تُجھے بدلہ دینے کو کُچھ نہیں اور تُجھے راست بازوں کی قِیامت میں بدلہ ملے گا۔

شاندار ضِیافت کی تمثِیل

(15) جو اُس کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے اُن میں سے ایک نے یہ باتیں سُن کر اُس سے کہا ”مُبارک ہے وہ جو خُدا کی بادشاہی میں کھانا کھائے۔“

(16) اُس نے اُس سے کہا ایک شخص نے بڑی ضِیافت کی اور بہت سے لوگوں کو بُلایا۔ (17) اور کھانے کے وقت اپنے نوکر کو

ہوں۔ تصور کریں کہ آپ مجھے سڑک کے کنارے کھڑے دیکھتے ہیں۔ میرے پاس دو راستے ہیں — شمال یا جنوب۔ آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کس طرف جا رہا ہوں، اور میں جواب دیتا ہوں، ” میں یقوب جا رہا ہوں۔۔۔“ آپ کو لگتا ہے کہ شاید آپ نے غلط سنا ہے، تو آپ دوبارہ پوچھتے ہیں۔

”میں یقوب جا رہا ہوں۔“ میں شمال اور جنوب کے درمیان فیصلہ نہیں کر سکتا اس لیے میں دونوں طرف جا رہا ہوں۔ آپ حیران ہو کر کہتے ہیں۔ ایسا ممکن نہیں! آپ کو ایک راستہ چننا ہو گا۔

اچھا ٹھیک ہے، میں مجال جا رہا ہوں۔ مجال کوئی راستہ نہیں! آپ زور دے کر کہتے ہیں۔ یہ یا تو شمال ہو گا یا جنوب۔ ایک طرف یا دوسری طرف۔ ایک راستے پر، آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا۔

خداوند مسیح کے معاملے میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ یا تو انہیں خود پسند کہو یا پھر بادشاہ مان لو۔ انہیں دھوکے باز سمجھ کر مسترد کر دو یا پھر انہیں خدا تسلیم کرو۔ ان سے منہ موڑ لو یا پھر ان کے سامنے جھک جاؤ، لیکن ان کے ساتھ کھیل مت کھیلو۔ انہیں صرف ایک عظیم شخصیت مت کہو۔ انہیں عام نیک لوگوں کی فہرست میں شامل نہ کرو۔ انہیں موسیٰ، ایلیاہ، گوتم بدھ، جوزف اسمتھ، احمد یا کنفیوشس کے برابر مت رکھو۔ انہوں نے ہمیں یہ راستہ دیا ہی نہیں۔

یا تو وہ خدا ہیں یا بالکل نہیں۔ یا تو وہ آسمان سے بھیجے گئے ہیں یا پھر نہیں۔ یا تو وہ پوری امید ہیں

یا پھر محض ایک فریب۔ لیکن درمیان میں کچھ بھی نہیں۔

عملی اطلاق

ہر چیز میں خداوند یسوع المسیح کو اوّل درجہ دینا، مشق اور استقامت کا تقاضا کرتا ہے۔ اور یہ ہم دن بدن اُسکی پیروی کی مشق کرنے سے ہی سیکھتے ہیں۔

بھیجا کہ بلائے ہوؤں سے کہے آؤ۔ اب کھانا تیّار ہے۔

(18) اِس پر سب نے مِل کر عُذر کرنا شروع کِیا۔ پہلے نے اُس سے کہا مَیں نے کھیت خریدا ہے مُجھے ضرور ہے کہ جا کر اُسے دیکھوں۔ مَیں تیری مِنّت کرتا ہوں مُجھے معذُور رکھ۔

(19) دُوسرے نے کہا مَیں نے پانچ جوڑی بیل خرِیدے ہیں اور اُنہیں آزمانے جاتا ہُوں۔ مَیں تیری مِنّت کرتا ہوں مُجھے معذُور رکھ۔ (20) ایک اَور نے کہا مَیں نے بیاہ کِیا ہے۔ اِس سبب سے نہیں آسکتا۔

(21) پس اُس نَوکر نے آ کر اپنے مالِک کو اِن باتوں کی خبر دی۔ اِس پر گھر کے مالِک نے غُصّے ہو کر اپنے نَوکر سے کہا جلد شہر کے بازاروں اور کُوچوں میں جا کر غرِیبوں لُنجوں اندھوں اور لنگڑوں کو یہاں لے آ۔ (22) نَوکر نے کہا اَے خُداوند! جَیسا تُو نے فرمایا تھا وَیسا ہی ہوا اور اب بھی جگہ ہے۔ (23) مالِک نے اُس نَوکر سے کہا کہ سڑکوں اور کھیت کی باڑوں کی طرف جا اور لوگوں کو مجبُور کر کے لا تا کہ میرا گھر بھر جائے۔ (24) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ جو بُلائے گئے تھے اُن میں سے کوئی شخص میری ضیافت چکھنے نہ پائے گا۔

شاگردیت کی شرطیں

(25) جب ایک بڑا ہجوم اُس کے ساتھ جا رہا تھا تو اُس نے پھِر کر اُن سے کہا۔

(26) اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور

بیوی اور بچّوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دُشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ (27) جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

(28) کیونکہ تُم میں اَیسا کَون ہے کہ جب وہ ایک بُرج بنانا چاہے تو پہلے بَیٹھ کر لاگت کا حِساب نہ کرلے کہ آیا میرے پاس اُس کے تیّار کرنے کا سامان ہے یا نہیں؟ (29) اَیسا نہ ہو کہ جب نیو ڈال کر تیّار نہ کر سکے تو سب دیکھنے والے یہ کہہ کر اُس پر ہنسنا شرُوع کریں کہ (30) اِس شخص نے عِمارت شرُوع تو کی مگر تکمِیل نہ کر سکا۔

(31) یا کَون اَیسا بادشاہ ہے جو دُوسرے بادشاہ سے لڑنے جاتا ہو اور پہلے بَیٹھ کر مشورَہ نہ کرلے کہ آیا مَیں دس ہزار سے اُس کا مُقابلہ کر سکتا ہُوں یا نہیں جو بیس ہزار لے کر مُجھ پر چڑھا آتا ہے؟ (32) نہیں تو جب وہ ہنُوز دُور ہی ہے قاصد بھیج کر شرائطِ صُلح کی درخواست کرے گا۔ (33) پس اِسی طرح تُم میں سے جو کوئی اپنا سب کُچھ ترک نہ کرے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔

ناکارہ نمک

(34) نمک اچھّا تو ہے لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کِس چیز سے نمکین کِیا جائے گا؟ (35) نہ وہ زمین کے کام کا رہا نہ کھاد کے۔ لوگ اُسے باہر پھینک دیتے ہیں۔ جِس کے کان سننے کے ہوں وہ سُن لے۔

باب 15

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل

(1) تب محصول لینے والے اور گُنہگار اُس کے پاس آتے
تھے تاکہ اُس کی باتیں سُنیں۔ (2) اور فریسی اور فقِیہہ بُڑبُڑا کر کہنے
لگے کہ یہ آدمی گُنہگاروں سے مِلتا اور اُن کے ساتھ کھانا کھاتا ہے۔
(3) اُس نے اُن سے یہ تمثِیل کہی کہ

(4) تم میں کَون اَیسا آدمی ہے جِس کے پاس سَو بھیڑیں ہوں
اور اُن میں سے ایک کھو جائے تو ننانوے کو بیابان میں چھوڑ کر اُس
کھوئی ہُوئی کو جب تک مِل نہ جائے ڈُھونڈتا نہ رہے؟ (5) پِھر جب
مِل جاتی ہے تو وہ خُوش ہو کر اُسے کندھے پر اُٹھا لیتا ہے۔ (6) اور گھر
پہنچ کر دوستوں اور پڑوسِیوں کو بُلا کر ان سے یوں کہتا ہے کہ
میرے ساتھ خُوشی کرو کیونکہ میری کھوئی ہُوئی بھیڑ مِل
گئی۔ (7) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِسی طرح ننانوے راست بازوں
کی نِسبت جو تَوبہ کے محتاج نہیں ایک تَوبہ کرنے والے گُنہگار کے
باعِث آسمان پر زِیادہ خُوشی ہو گی۔

کھویا ہوا درہم

(8) یا کَون اَیسی عورت ہے جِس کے پاس دس دِرہم ہوں اور
ایک کھو جائے تو وہ چراغ جلا کر گھر میں جھاڑُو نہ دے اور جب تک
مِل نہ جائے کوشِش سے ڈُھونڈتی نہ رہے؟ (9) اور جب مِل جائے
تو اپنی دوستوں اور پڑوسنوں کو بُلا کر نہ کہے کہ میرے ساتھ خُوشی

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۵-۳۲

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح ایک ماہر تمثیل گو تھے؛ وہ خدا کی بادشاہی کی گہری سچائیوں کو کہانیوں کے ذریعے سمجھانا پسند کرتے تھے۔ اس باب میں، وہ ایک کھوئی ہوئی بھیڑ، ایک کھوئے ہوئے سکے، اور ایک کھوئے ہوئے بیٹے کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ ان تمثیلات کے ذریعے سیدنا یسوع نے اپنے بچوں کے لیے باپ کی بے حد محبت کو بیان کیا۔

مشاہدہ

جب بھی ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرنے اور توبہ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں تو ہمارا آسمانی باپ ہمیں کھلے بازوؤں سے قبول کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

فیضیابی

جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت یسوع سے فرمایا: ”خوف نہ کھا اور بے دل نہ ہو۔“ (یشوع ۱:۹)، ”سو اب تو اٹھ اور جا۔“ (یشوع ۱:۲)

کھوئے ہوئے بیٹے نے بھی یہی کیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ ”میں اُٹھوں گا اور اپنے باپ کے پاس جاؤں گا۔“ (لوقا ۱۵:۱۸)

کیا آپ کو اُس کی کہانی یاد ہے؟ بالکل آپ کی طرح اُسے بھی ایک وراثت دی گئی تھی، وہ

غور طلب: تلخی

مایوس اور بے حس تلخی، آسانی سے راہ فرار نہیں دیتی۔

دیواریں رنجش سے چکنی ہو چکی ہیں۔ کیچڑ میں لت پت غصے کی فرش پاؤں کو جکڑ دیتی ہے۔ خیانت کی بدبو ہوا میں بسی ہوئی ہے اور آنکھوں کو جلاتی ہے۔ خود ترسی کا بادل اوپر نکلنے کے چھوٹے سے دروازے کو دھندلا دیتا ہے۔

اندر قدم رکھیں اور قیدیوں کو دیکھیں۔ دیواروں سے زنجیروں میں جکڑے ہوئے مظلوم۔

خیانت کے شکار۔ ظلم کے شکار۔ حکومت، نظام، فوج اور دنیا کے ستائے ہوئے لوگ۔ وہ اپنی زنجیریں اٹھاتے ہیں اپنی آوازیں بلند کرتے ہیں اور چیختے ہیں۔ زور زور سے اور دیر تک روتے ہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں سے ناراض ہیں جنہیں وہ نعمتیں ملیں جو انہیں نہ مل سکیں۔

وہ مایوس ہو کر خود کو مظلوم سمجھتے ہیں۔ انہیں لگتا ہے کہ دنیا اُن کے خلاف ہے۔

آپ کے پاس ایک انتخاب ہے۔ آپ بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح اپنے زخموں کو سینے سے لگائے رکھ سکتے ہیں۔ یا پھر آپ کچھ لوگوں کی طرح انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ سکتے ہیں اِس سے پہلے کہ یہ زخم نفرت میں بدل جائیں۔

آپ دعوت پر جانے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ آپ کے لیے وہاں جگہ موجود ہے۔ آپ کا نام ایک ٹیبل پر لکھا ہوا ہے۔ اگر آپ رب تعالیٰ کے فرزند ہیں تو کوئی آپ سے یہ رشتہ نہیں چھین سکتا۔

یہی بات باپ نے بڑے بیٹے سے کہی تھی۔

”بیٹا، تُو ہمیشہ میرے ساتھ ہے، اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہے۔“(لوقا ۱۵:۳۱)

اور یہی بات خدا آپ سے کہتا ہے۔ رب کی ذات آپ کے تلخ اور کڑوے دل سے کیسے نپٹتی ہے؟ وہ آپ کو یاد دلاتا ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے، وہ اُس سے زیادہ قیمتی ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ اب بھی تعلق ہے۔ کوئی بھی اِسے چھین نہیں سکتا۔ کوئی بھی اسے چھو نہیں سکتا۔

مطالعے کے لئے رہنمائی
پڑھیں لوقا ۱۵:۱۱-۳۲

- کوئی ایسا وقت یاد کریں جب آپ نے مایوسی اور تلخی میں آکر کوئی قدم اٹھایا ہو۔ اگر آپ دوبارہ ایسا موقع پائیں تو کیا مختلف کریں گے؟
- جب کوئی آپ کے ساتھ تلخی سے پیش آیا تو آپ نے کیسے اور کیا جواب دیا؟
- ہماری کڑواہٹ، ہمارے خدا پر بھروسے کے بارے میں کیا ظاہر کرتی ہے؟
- کون سا نظریہ آپ کو کڑواہٹ کے رویے سے باہر نکلنے میں مدد دے سکتا ہے؟
- کھوئے ہوئے بیٹے کی تمثیل میں بڑے بیٹے نے کڑواہٹ کا مظاہرہ کیا۔ آپ کے خیال میں اس کی سوچ کیا تھی؟ آپ اسے کیا نصیحت کریں گے؟
- ان مراحل کو بیان کریں جس سے کوئی شخص کڑواہٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے؟
- آپ کو کون سی کڑواہٹ کو قربان گاہ پر رکھ چھوڑنا ہے؟

کرو کیونکہ میرا کھویا ہوا دِرہم مِل گیا۔ [10] مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ اِسی طرح ایک توبہ کرنے والے گُنہگار کے باعث خُدا کے فرِشتوں کے سامنے خُوشی ہوتی ہے۔

کھویا ہوا بیٹا

[11] پِھر اُس نے کہا کہ کِسی شخص کے دو بیٹے تھے۔ [12] اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا اَے باپ! مال کا جو حِصّہ مُجھ کو پہنچتا ہے مُجھے دے دے۔ اُس نے اپنا مال متاع اُنہیں بانٹ دِیا۔ [13] اور بہت دِن نہ گُذرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کُچھ جمع کر کے دُور دراز مُلک کو روانہ ہوا اور وہاں اپنا مال عیاشی میں اُڑا دِیا۔ [14] اور جب سب خرچ کر چکا تو اُس مُلک میں سخت کال پڑا اور وہ مُحتاج ہونے لگا۔ [15] پِھر اُس مُلک کے ایک باشِندے کے ہاں جا پڑا۔ اُس نے اُس کو اپنے کھیتوں میں سور چرانے بھیجا۔ [16] اور اُسے آرزُو تھی کہ جو پَھلِیاں سور کھاتے تھے اُن ہی سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا۔ [17] پِھر اُس نے ہوش میں آ کر کہا میرے باپ کے بہت سے مزدُوروں کو اِفراط سے روٹی مِلتی ہے اور مَیں یہاں بھُوکا مَر رہا ہُوں۔ [18] میں اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور اُس سے کہُوں گا اَے باپ! مَیں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہوا۔ [19] اب اِس لائِق نہیں رہا کہ پِھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ مُجھے اپنے مزدُوروں جَیسا کر لے۔ [20] پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا۔

وہ ابھی دُور ہی تھا کہ اُسے دیکھ کر اُس کے باپ کو ترس آیا اور دَوڑ کر اُس کو گلے لگا لِیا اور چُوما۔ [21] بیٹے نے اُس سے کہا اَے

بھی خاندان کا حصہ تھا۔ شاید آپ کی طرح، اس نے اس وراثت کو عیاش زندگی اور بُرے فیصلوں میں ضائع کر دیا۔ وہ ایک ایک پیسہ گنوا بیٹھا۔ اس کا سفر ایک سوروں کے باڑے میں جا کر ختم ہوا جہاں وہ سوروں کو چرانے لگا۔

ایک دن وہ اتنا بھوکا تھا کہ اُسے جانوروں کا چارہ بھی مزیدار لگا۔ وہ جھک کر اسے سونگھنے لگا اور منہ میں پانی بھر آیا۔ اُس نے اپنی گردن میں رومال باندھا جیب سے کانٹا نکالا اور چارے پر نمک چھڑک لیا۔ وہ کھانے ہی والا تھا کہ اچانک اس کے اندر کچھ جاگا۔ رکو ذرا! میں کیا کر رہا ہوں؟ میں کیچڑ میں کیوں پڑا ہوں؟ میں سوروں کے ساتھ کیوں رہ رہا ہوں؟

پھر اس نے ایک ایسا فیصلہ کیا جس نے اُس کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ ”میں اُٹھوں گا اور اپنے باپ کے پاس جاؤں گا۔“

آپ بھی ایسا کر سکتے ہیں!

شاید آپ اپنی تمام پریشانیوں کو حل نہ کر سکیں یا اپنی ساری الجھنوں کو سلجھا نہ سکیں۔ شاید آپ اپنی تمام غلطیوں کو پلٹ نہ سکیں۔

لیکن آپ اُٹھ سکتے ہیں اور اپنے باپ کے پاس جا سکتے ہیں۔

سوروں کے باڑے میں گر جانا یقیناً بہت برا ہے لیکن وہاں رکے رہنا اُس سے بھی بدتر اور سراسر بیوقوفی ہے۔

اُٹھو اور باہر نکلو!

مصرف بیٹا

جب سیدنا یسوع المسیح نے ایک نافرمان بیٹے کی کہانی سنائی جو بے باکی سے اپنی وراثت پہلے ہی مانگ بیٹھا، تو اُس کے سامعین حیران رہ گئے۔اُس وقت کے معاشرے میں ایسا مطالبہ نہایت شرمناک سمجھا جاتا تھا۔ یہ بالکل ایسے تھا جیسا کہ کہنا۔"باپ، کاش! آپ جلد مر جائیں تاکہ مجھے میری وراثت کا حصہ مل جائے۔"

ایسی درخواست کو ماننے کا مطلب تھا پورا خاندان مشکلات کا شکار ہو جانا۔ سماجی بدنامی ہونا اور معاشی بحران آجانا۔اُس زمانے میں لوگ نہ تو اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرتے تھے اور نہ ہی بینک میں رقم جمع کرتے تھے۔ ان کی دولت زمینوں اور مویشیوں کی صورت میں تھی۔ اس لیے ایک خودغرض لڑکے کو اس کی وراثت پہلے دے دینا اِس بات کے مترادف تھا کہ وہ خاندانی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اونے پونے داموں بیچ ڈالے۔

جب اس کے پیسے کی تھیلی بھر گئی تو وہ بے فکری سے سفر پر نکل پڑا۔وہ دنیا دیکھنے نکل پڑا۔خود کو تلاش کرنے چلا یا شاید خود کو برباد کرنے چلا یعنی "عیاشی کی زندگی" گزارنے نکل پڑا۔ (لوقا ۱۵:۱۳)

جو لوگ یہ کہانی نہیں جانتے وہ بھی انسانی فطرت سے واقف ہیں۔ ہمیں حساب کتاب کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ دولت کہاں گئی۔بڑے بھائی کو بھی شک تھا کہ شاید " طوائفوں اور وحشاؤں " پر خرچ ہوئی ہو(لوقا ۱۵:۳۰)۔

بالآخر، جب ساری دولت ختم ہوگئی تو وہ فاقوں کا شکار ہونے لگا(لوقا ۱۵:۱۴)۔ غربت اکثر لوگوں کو توڑ دیتی ہے۔اور یہی ہوا—یہودی لڑکا، جو حلال کھانے کے اصولوں پر یقین رکھتا تھا جب خود کو ناپاک سوروں کے ایک باڑے میں پایا۔تب اُسے "ہوش میں آیا"(لوقا ۱۵:۱۴۔۱۷)۔

میں گھر واپس جاؤں گا! اس نے سوچا۔ میں کہوں گا،

"اے باپ! میں نے آسمان کے اور آپ کے خلاف گناہ کیا ہے۔ میں اِس لائق نہیں کہ آپ کا بیٹا کہلاؤں۔ مجھے اپنے مزدوروں میں ہی شامل کر لیں۔"(لوقا ۱۵:۱۸۔۱۹)ہاں! میں محنت کر کے باپ کی نظروں میں دوبارہ عزت پالوں گا۔

مگر!

ابھی وہ گھر کی دہلیز تک بھی نہ پہنچا تھا کہ اس کا باپ دوڑتا ہوا آیا! اُس نے اپنے بیٹے کو زور سے گلے لگا لیا۔ اور وہ لڑکا جو سوچ کر آیا تھا وہ باتیں بھی نہ کہہ سکا۔ باپ نے کہا"میرا بیٹا مر چکا تھا مگر وہ پھر سے زندہ ہو گیا! وہ کھو گیا تھا مگر اب مل گیا!" (لوقا ۱۵:۲۴)

ہو سکتا ہے کہ آپ کے ذہن میں سوال پیدا ہو، اصل میں " مصرف " کون تھا؟ لغات میں

"مصرف" کا مطلب ہے۔ "بے انتہا فضول خرچ، حد سے زیادہ فیاض، بے دریغ دینے والا"۔ تو پھر، کیا اصل مصرف وہ بیٹا تھا؟ یا باپ؟ کیسا باپ ہے جو حد سے زیادہ فیاضی، رحم اور محبت نچھاور کر دیتا ہے؟

ہمارا آسمانی باپ! غیر مشروط معافی، بنا کسی مول کے فضل اور بے انتہا محبت عطا کرتا ہے۔ یہ ایسی محبت ہے جو کبھی بھی آپ کو گھر چھوڑنے نہیں دے گی۔

عملی اطلاق

کیا آپ نے اپنی زندگی کو بگاڑ دیا ہے؟ عاجزی سے اپنے آسمانی باپ کے پاس آئیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ اس پر بھروسہ رکھیں کہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی زندگی کو سنوار دے گا۔ اپنے کسی دوست کو اپنے اس فیصلے کے بارے میں بتائیں کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

باپ! مَیں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہوا۔ اَب اِس لائِق
نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ (22) باپ نے اپنے نَوکروں سے کہا
اچھے سے اچھا لباس جلد نِکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں
انگوٹھی اور پاؤں میں جُوتی پہناؤ۔ (23) اور پَلے ہُوئے بچھڑے کو لا
کر ذبح کرو کہ ہم کھائیں اور خُوشی منائیں۔ (24) کیوں کہ میرا یہ بیٹا
مُردہ تھا۔ اب زِندہ ہوا۔ کھو گیا تھا۔ اب مِلا ہے۔ پس وہ خُوشی
منانے لگے۔

(25) لیکن اس کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ جب وہ آکر گھر کے
نزدِیک پہنچا تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سنی۔ (26) اور ایک
نوکر کو بُلا کر دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ (27) اس نے اُس
سے کہا تیرا بھائی آگیا ہے اور تیرے باپ نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا
ہے کیونکہ اُسے صحیح سلامت پایا۔ (28) اور وہ غُصے ہوا اور اندر جانا نہ
چاہا مگر اُس کا باپ باہر جا کر اُسے منانے لگا۔ (29) اس نے اپنے باپ
سے جواب میں کہا دیکھ اِتنے برسوں سے مَیں تیری خِدمت کرتا

بڑا بیٹا

مارک ٹوین (Mark Twain) نے ایک شخص کے بارے میں ایک بار کہا تھا کہ، "وہ ایسا نیک انسان تھا جس کی نیکی نقصان دہ تھی"۔

ہم اس جملے کو سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے۔ یہ لوگ اتنے سخت گیر ہوتے ہیں جیسے کسی گھڑی کو آٹھ دن کی چابی دی گئی ہو!

یہ لوگ قانون پر عمل کو ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں اور ان پر عمل کروانے میں بھی بہت ہی سخت گیر ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنی بے داغ اخلاقیات پر فخر کرتے ہوئے دنیا میں یوں گھومتے ہیں جیسے سیٹی بجانے والے ریفری دوسروں کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

یہی کردار ہمیں عیاش بیٹے کی مشہور تمثیل میں بڑے بھائی کی صورت میں نظر آتا ہے۔ ہم عام طور پر اس پر زیادہ دھیان نہیں دیتے۔ زیادہ تر واعظوں میں چھوٹے بیٹے پر زور دیا جاتا ہے، جو خوفناک گناہوں میں مبتلا ہو کر تباہ ہو گیا، پھر واپس آیا اور خدا کے شاندار فضل کا تجربہ کیا۔ یا پھر ہم ایک ایسے باپ پر حیران ہوتے ہیں جو اپنے شرمندہ بیٹے کے لیے ایک دعوت کا اہتمام کرتا ہے۔

مگر آئیں، کہانی کے تیسرے کردار پر بھی ایک نظر ڈالیں۔

کھیت میں سخت محنت کے بعد جب بڑا بھائی گھر کے قریب پہنچا تو اس نے "گانے بجانے اور رقص کی آواز سنی" (لوقا ۱۵:۲۵)۔ جب ایک نوکر نے اُس دن کے حیران کن واقعات کے بارے میں اُسے بتایا اور خوشیوں میں شامل ہونے کی دعوت دی، تو وہ "غصے میں آ گیا اور اندر جانے سے انکار کر دیا۔ تب اس کا باپ باہر آیا اور اس سے التجا کی۔" (لوقا ۱۵: ۲۸)۔

پھر اچانک!

خود ساختہ نیک ہونے کا ایک زوردار آتش فشاں پھٹ پڑا۔ غصے میں بھرا ہوا بڑا بیٹا اپنے "اچھا بیٹا" ہونے کی اپنی کارکردگی گنوانے لگا۔ یعنی میں نے

ہمیشہ بہترین گریڈز حاصل کیے ہیں، میں اتوار کی عبادات میں کبھی غیر حاضر نہیں ہوا، میں نے اسکاؤٹنگ کا سب سے بڑا اعزاز پایا ہے، میں نے مسلسل چار سال تک بہترین ملازم کا خطاب جیتا! میں نے بے داغ شہرت رکھی! میں نے ماں باپ کی عزت بڑھائی، میں نے یہ کیا میں نے وہ کیا وغیرہ وغیرہ۔۔ لیکن باپ! آپ نے مجھے کبھی ایک بکری تک نہیں دی کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا!

اور جیسے ہی "آپ کا یہ بیٹا واپس آیا— جس نے آپ کا سارا مال فاحشاؤں اور طوائفوں میں اڑا دیا— آپ نے اس کے لیے موٹا بچھڑا ذبح کر دیا!" (لوقا ۱۵:۲۹۔۳۰)

بڑا بھائی غصے سے بھر گیا۔ اس کے دل سے کڑواہٹ اور تلخی ٹپک رہی تھی۔ اس نے ایک کے

بعد ایک الزام لگائے۔ اس کا پیغام کیا تھا؟ یہ انصاف نہیں! مجھے اس کا حق ہے! آپ کو مجھے نوازنا چاہیے، نہ کہ اپنے اس بیٹے کو! (نوٹ کریں، اس نے اپنے بھائی کا نام تک لینا پسند نہیں کیا!)

یہ کہانی دو کھوئے ہوئے بیٹوں کے بارے میں ہے، صرف ایک کے بارے میں نہیں۔ چھوٹا بیٹا بدکاری اور عیاشی میں مبتلا تھا جبکہ بڑا بیٹا غرور اور تکبر میں! تو پھر کون سا گڑھا زیادہ خطرناک ہے؟ وہ، جس میں جسمانی گناہ کھلم کھلا نظر آ رہے ہیں؟ یا وہ، جس میں دل کے اندر چھپے ہوئے سنگین گناہ ہیں؟

دیکھ رہے ہیں؟ بغیر گھر چھوڑے بھی، بڑا بھائی اپنے باپ سے میلوں دور تھا!

یسوع کی یہ تمثیل ہمیں یاد دلاتی ہے کہ فضل کی طلب وہی کرتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور پھر وہ فضل پاتے بھی ہیں اور اس کا جشن بھی مناتے ہیں۔

ہوں اور کبھی تیری حُکم عدُولی نہیں کی مگر مُجھے تُو نے کبھی ایک بکری کا
بچّہ بھی نہ دِیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خُوشی مناتا۔ (30) لیکن
جب تیرا یہ بیٹا آیا جِس نے تیرا مال متاع کسبیوں میں اُڑا دِیا تو اُس
کے لئے تُو نے پَلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا۔ (31) اُس نے اُس سے کہا بیٹا!
تُو تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور جو کُچھ میرا ہے وہ تیرا ہی ہے۔
(32) لیکن خُوشی منانا اور شادمان ہونا واجب تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی
مُردہ تھا۔ اب زِندہ ہوا کھویا ہوا تھا۔ اب مِلا ہے۔

باب 16

مُعاملہ شناس منشی

(1) پھر اُس نے شاگردوں سے بھی کہا کہ کِسی دَولت مند کا
ایک منشی تھا۔ اِس کی لوگوں نے اُس سے شِکایت کی کہ یہ تیرا امال
اُڑاتا ہے۔ (2) پس اُس نے اُس کو بُلا کر کہا کہ یہ کیا ہے جو مَیں
تیرے حق میں سُنتا ہوں؟ سارا حِساب کتاب مجھے دے کیونکہ
آگے سے تو منشی نہیں رہ سکتا۔ (3) اُس منشی نے اپنے جی میں کہا کہ
کیا کرُوں؟ کیونکہ میرا مالِک مُجھ سے یہ اختیار چھینے لیتا ہے۔ مِٹّی
تو مُجھ سے کھودی نہیں جاتی اور بھیک مانگنے سے شرم آتی
ہے۔ (4) مَیں سمجھ گیا کہ کیا کرُوں تا کہ جب مَیں مختاری سے
برطرف ہو جاؤں تو لوگ مُجھے اپنے گھروں میں جگہ دیں۔ (5) پس
اُس نے اپنے مالِک کے ایک ایک قرض دار کو بُلا کر پہلے سے پُوچھا
کہ تُجھ پر میرے مالِک کا کیا آتا ہے؟ (6) اُس نے کہا سَو من تیل۔
اُس نے اُس سے کہا اپنی دستاویز لے اور جلد بَیٹھ کر پچاس لکھ
دے۔ (7) پھر دُوسرے سے کہا تُجھ پر کیا آتا ہے؟ اُس نے کہا سَو
من گندم۔ اُس نے اُس سے کہا اپنی دستاویز لے کر اَسّی لکھ دے۔

(8) اور مالِک نے بے ایمان منشی کی تعریف کی اِس لئے کہ
اُس نے ہوشیاری کی تھی کیونکہ اِس دنیا کے فرزند اپنے ہم جِنسوں
کے ساتھ مُعاملات میں نُور کے فرزندوں سے زِیادہ ہوشیار ہیں۔

(9) اور مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ ناراستی کی دَولت سے اپنے
لئے دوست پیدا کرو تا کہ جب وہ جاتی رہے تو یہ تُم کو ہمیشہ کے

آپ کے سفر کے لیے

۱۶:۱-۳۱

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے فریسیوں کو سکھایا کہ وہ شریعت، انبیاء اور خدا کی راستبازی کی قدر کریں۔

مشاہدہ

کسی کے لیے مردوں میں سے واپس آنا اور دوسروں کو جہنم کے بارے میں خبردار کرنا کتنا موثر ہو سکتا ہے، خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کو سیدنا یسوع مسیح اور آخرت کے بارے میں سب سے طاقتور گواہی کے طور پر فراہم کیا ہے۔

فیضیابی

یہ دونوں آدمی ایک ہی شہر میں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں رہتے ہیں۔

امیر آدمی پر تعیش زندگی گزار رہا ہے۔ وہ سب سے عمدہ لباس پہنتا ہے۔ نایاب اور مہنگے کھانے کھاتا ہے۔ ایک وسیع و عریض گھر میں رہتا ہے، جہاں خوبصورت باغات ہیں۔ وہ نئے عہد نامے کے دور کا ایک ارب پتی ہے۔

لعزر اس کے برعکس ایک بے گھر فقیر ہے۔ کتے اس کے زخم چاٹتے ہیں۔ وہ امیر آدمی کے محل کے باہر پڑا ہوتا ہے، کہ شاید کچھ بچے ہوئے ٹکڑے اس کے ہاتھ آ جائیں۔ بیمار، ٹھکرایا ہوا، نہ کوئی جائیداد، نہ کوئی رشتہ

مسکنوں میں جگہ دیں۔ (10) جو تھوڑے میں دِیانت دار ہے وہ بہت میں بھی دِیانت دار ہے اور جو تھوڑے میں بد دِیانت ہے وہ بہت میں بھی بد دِیانت ہے۔

(11) پس جب تُم ناراست دَولت میں دِیانت دار نہ ٹھہرے تو حقیقی دَولت کَون تُمہارے سپرد کرے گا؟ (12) اور اگر تُم بیگانے مال میں دِیانت دار نہ ٹھہرے تو جو تُمہارا اپنا ہے اُسے کَون تمھیں دے گا۔

(13) کوئی نوکر دومالکوں کی خِدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھّے گا اور دُوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دُوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تُم خدا اور دَولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

یسوع کے چند مقولے

(14) فریسی جو زر دوست تھے اِن سب باتوں کو سُن کر ناک چڑھا کر اُسے ٹھٹّھے میں اُڑانے لگے۔ (15) اُس نے اُن سے کہا کہ تم وہ ہو کہ آدمیوں کے سامنے اپنے آپ کو راست باز ٹھہراتے ہو لیکن خُدا تُمہارے دِلوں کو جانتا ہے کیونکہ جو چیز آدمیوں کی نظر میں عالی قدر ہے وہ خُدا کے نزدیک مکروہ ہے۔

(16) شریعت اور انبیا یوحنا تک رہے۔ اُس وقت سے خُدا کی بادشاہی کی خُوشخبری دی جاتی ہے اور ہر ایک زور مار کر اُس میں داخل ہوتا ہے۔ (17) لیکن آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نُقطے کے مِٹ جانے سے آسان تر ہے۔

دار۔ خدا تعالیٰ کی جو بھی پالیسی ہے اس سے مستثنیٰ ہے، ٹھیک ہے؟

اچانک، موت کا پردہ گرتا ہے، پہلا منظر ختم ہوتا ہے اور دوسرا منظر جس میں قسمت کا فیصلہ ہوتا ہے، شروع ہوتا ہے۔ ”سو ایسا ہوا کہ وہ فقیر مر گیا اور فرشتوں نے اُسے ابراہیم کی گود میں پہنچا دیا۔ پھر وہ امیر آدمی بھی مر گیا اور دفن ہوا۔ اور وہ عالمِ ارواح میں اذیت میں مبتلا تھا، اس نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور دور ابراہیم کو دیکھا اور لعزر کو اُس کی گود میں پایا۔“ (لوقا ۱۶: ۲۲۔۲۳)

اب غریب لعزر کو کچھ بھی نہیں چاہیئے۔ جبکہ امیر آدمی کو سب کچھ درکار ہے۔ جس نے ساری زندگی عیش و آرام میں گزاری تھی، اب وہ تکلیف میں ہے۔ جس نے دکھ برداشت کیے تھے، اب وہ ابراہیم کی گود میں چین سے ہے۔

آج بھی، دنیا میں ”لعزر“ جیسے لوگ موجود ہیں۔ شاید آپ بھی ان میں سے ایک ہیں؟ شاید آپ کھانے کے لیے بھیک نہیں مانگتے، لیکن مشکل سے گزارا کر رہے ہیں؟ شاید آپ سڑک پر نہیں سوتے، لیکن زمین پر سونا پڑتا ہے؟ یا کبھی کبھی گاڑی میں یا اکثر کسی دوست کے صوفے پر؟ تو کیا خدا کے پاس ایسے لوگوں کے لیے بھی کوئی جگہ ہے؟

یہ واقعہ ہمیں بہت کچھ سکھاتا ہے، لیکن ایک بات کو مت بھولیں، خدا آپ کو جیسے بھی پاتا ہے، ویسے ہی قبول کرتا ہے۔ نہ صفائی کی ضرورت، نہ بلندی پر چڑھنے کی اور نہ بہت تگ و دو کرنے کی۔ بس اوپر دیکھیں۔ کیونکہ

(18) جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دُوسری سے بیاہ کرے وہ
زِنا کرتا ہے اور جو شخص شَوہر کی چھوڑی ہُوئی عورت سے بیاہ
کرے وہ بھی زِنا کرتا ہے۔

دولت مند آدمی اور لعزر

(19) ایک دَولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا
اور ہر روز خُوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔ (20) اور لعزر
نام ایک غرِیب ناسُوروں سے بھرا ہوا ایک بھکاری اُس کے
دروازے پر پڑا ہوا تھا۔ (21) اُسے آرزُو تھی کہ دَولت مند کی میز
سے گِرے ہوئے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے بھی آ کر
اُس کے زخم چاٹتے تھے۔

(22) اور اَیسا ہوا کہ وہ غرِیب بھکاری مَر گیا اور فرِشتوں نے
اُسے لے جا کر ابرہاؔم کی گود میں پہنچا دِیا اور دَولت مند بھی مرا اور
دفن ہوا۔ (23) اُس نے عالَمِ اَرواح کے درمِیان عذاب میں مبتلا ہو
کر اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور ابرہاؔم کو دُور سے دیکھا اور اُس کی گود
میں لعزر کو۔ (24) اور اُس نے پُکار کر کہا اَے باپ ابرہاؔم مُجھ پر رحم
کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی اُنگلی کا سِرا پانی میں بھگو کر میری زُبان تر
کرے کیونکہ مَیں اِس آگ میں تڑپتا ہُوں۔

(25) ابرہاؔم نے کہا بیٹا! یاد کر کہ تُو اپنی زِندگی میں اپنی اچھّی
چیزیں لے چکا اور اُسی طرح لعزر بُری چیزیں لیکن اب وہ یہاں
تسلّی پاتا ہے اور تُو تڑپتا ہے۔ (26) اور اِن سب باتوں کے سِوا ہمارے
تمھارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ اَیسا کہ جو یہاں سے
تمھاری طرف پار جانا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ کوئی اُدھر سے ہماری

خدا کی جو بھی پالیسی ہے اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے

عملی اطلاق

کیا آپ کے دوستوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جیسے یہ امیر آدمی تھا؟ تو پھر اچھی خبر کو اپنے تک محدود نہ رکھیں! اس ہفتے کوئی راستہ تلاش کریں کہ آپ انہیں وہ خوشخبری سنا سکیں جو ان کی زندگی بچا سکتی ہے!

طرف آ سکے۔ (27) اُس نے کہا پس اَے باپ! مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ تُو اُسے میرے باپ کے گھر بھیج۔ (28) کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں تاکہ وہ اُن کے سامنے اِن باتوں کی گواہی دے۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ بھی اِس عذاب کی جگہ میں آئیں۔

(29) ابرہاؔم نے اُس سے کہا اُن کے پاس توراتِ مُوسیٰ اور صحائف انبیا تو ہیں۔ وہ اُن کی سُنیں۔ (30) اُس نے کہا نہیں اَے باپ ابرہاؔم۔ ہاں اگر کوئی مُردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو وہ تَوبہ کریں گے۔ (31) اُس نے اُس سے کہا کہ جب وہ مُوسیٰ اور نبیوں ہی کی نہیں سنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانیں گے۔

باب 17

گُناہ

(1) پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا یہ نہیں ہو سکتا کہ ٹھوکریں نہ لگیں لیکن اُس پر افسوس ہے جِس کے سبب سے لگیں! (2) اِن چھوٹوں میں سے ایک کو ٹھوکر کِھلانے کی بہ نسبت اُس شخص کے لِئے یہ بہتر ہوتا کہ چکّی کا پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جاتا اور وہ سُمندر میں پھینکا جاتا۔

(3) خبردار رہو! اگر تیرا بھائی گُناہ کرے تو اُسے ملامت کر۔ اگر تَوبہ کرے تو اُسے مُعاف کر۔ (4) اور اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ تیرا گُناہ کرے اور ساتوں دفعہ تیرے پاس پھر آ کر کہے کہ تَوبہ کرتا ہُوں تو اُسے مُعاف کر۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۷:۱-۳۷

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح نے گناہ، معافی اور ایمان کی طاقت کے بارے میں تعلیم دی۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کے دلوں میں خدا کی بادشاہی کے لیے ایک جوش اور ولولہ پیدا کیا۔

مشاہدہ

اس حوالے میں، خداوند یسوع المسیح نے اپنے شاگردوں کو دوسروں کو گناہ کرنے کے خطرے سے خبردار کیا۔ خداوند نے کہا کہ ان کی زندگی معافی، شکر گزاری اور ایمان سے بھری ہونی چاہیے۔

اِیمان

[5]اِس پر رسُولوں نے خُداوند سے کہا "ہمارا اِیمان بڑھا۔"

[6]خُداوند نے کہا کہ اگر تُم میں رائی کے دانے کے برابر بھی اِیمان ہوتا اور تُم اِس تُوت کے درخت سے کہتے کہ جڑ سے اُکھڑ کر سمُندر میں جالگ تو تُمہاری مانتا۔

نَوکر کا فرض

[7] مگر تُم میں سے اَیسا کَون ہے جِس کا نَوکر ہل جوتتا یا گلّہ بانی کرتا ہو اور جب وہ کھیت سے آئے تو اُس سے کہے کہ جلد آکر کھانا کھانے بَیٹھ ؟ [8] اور یہ نہ کہے کہ میرا کھانا تیّار کر اور جب تک مَیں کھاؤں پیوں کمر باندھ کر میری خِدمت کر۔ اُس کے بعد تُو خُود کھا پی لینا؟ [9] کیا وہ اِسلئے اُس نَوکر کا اِحسان مانے گا کہ اُس نے اُن باتوں کی جِن کا حکم ہوا تعمِیل کی؟

[10]اِسی طرح تُم بھی جب اُن سب باتوں کی جِن کا تُمہیں حکم ہوا تعمِیل کر چُکو تو کہو کہ ہم نکمے غلام ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کِیا ہے۔

یسوع دس کوڑھیوں کو شفا دیتا ہے

[11]اور اَیسا ہوا کہ یروشلیم کو جاتے ہوئے وہ سامریہ اور گلیل کے بیچ سے ہو کر جا رہا تھا۔

[12]اور ایک گاؤں میں داخل ہوتے وقت دس کوڑھی اُس کو ملے۔ [13] اُنہوں نے دُور کھڑے ہو کر بُلند آواز سے کہا اَے یِسُوعؔ! اَے استاد! ہم پر رحم کر۔

فیضیابی

"محبت بدکاری سے خُوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خُوش ہوتی ہے" (۱ کرنتھیوں ۱۳: ۶)۔اس آیت میں ہی محبت کا ایک امتحان ہے۔

کیا آپ جعلی اور اصلی، افسانہ اور حقیقت میں فرق کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ جو احساس آپ کے دل میں ہے وہ حقیقی محبت ہے یا نہیں؟ تو خود سے یہ سوال کریں۔

کیا میں کسی کو صحیح کام کرنے کی ترغیب دیتا ہوں؟ مثال کے طور پر، ایک عورت دوسری عورت کو فون کرتی ہے اور کہتی ہے۔ ہم دوست ہیں، ٹھیک ہے؟

ہاں، ہم دوست ہیں۔ اگر میرا شوہر پوچھے، تو اسے کہنا کہ ہم کل رات فلم دیکھنے گئے تھے۔

لیکن ہم نہیں گئے تھے۔

میں دراصل کسی اور کے ساتھ تھی۔۔۔ لیکن تم یہ میرے لیے کر دو گی، نا؟ ہم بہنوں سے بھی زیادہ قریب ہیں، ہے نا؟

کیا دوسری عورت امتحان میں کامیاب ہوئی؟ بالکل بھی نہیں۔ محبت کسی کو غلط کام کرنے کے لیے نہیں کہتی۔

اگر آپ محسوس کریں کہ آپ دوسروں کو برائی کی طرف مائل کر رہے ہیں تو ہوشیار ہو جائیں۔ یہ محبت نہیں ہے۔ اور اگر دوسرے آپ کو برائی کی طرف لے جا رہے ہیں تو محتاط رہیں۔

یہ ایک عام سی مثال ہے۔

شکر گزار کوڑھی

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب خداوند یسوع المسیح یروشلم کی طرف جا رہے تھے، اور اُنہوں نے سامریہ اور گلیل کے بیچ سے سفر کیا۔ پھر جب وہ ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو اُن سے دس کوڑھی مرد ملے، جو دور کھڑے تھے۔ اُنہوں نے بلند آواز سے پکارا۔

"یسوع، خداوند، ہم پر رحم کر!"
(لوقا ۱۷:۱۱-۱۳)

کیا آپ اپنے ذہن کی آنکھ سے دکھی، برباد اور لاچار انسانوں کے اس ہجوم کا یہ منظر دیکھ سکتے ہیں؟ ابھری ہوئی پیشانیاں، کٹی ہوئی انگلیاں، زخمی اور سوجے ہوئے پاؤں۔ بے ابرو چہرے، پنجہ نما ہاتھ۔ کچھ کی آنکھوں کی روشنی جا چکی تھی، اور کچھ کی آواز بیماری نے بگاڑ دی تھی کہ جب وہ پکارتے تھے تو اُن کی آواز میں ایک خوفناک خرخراہٹ ہوتی تھی۔

یہ سب شہر سے باہر "دور کھڑے" ہیں، اور ان دس لوگوں نے اپنی ہی ایک چھوٹی سی جماعت بنالی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ کوئی دوسری جماعت انہیں اپنے قریب نہیں آنے دیتی۔

لیکن غور کریں، جہاں زیادہ تر لوگ ان سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں، وہاں سیدنا یسوع المسیح اُن کے قریب آتے ہیں، اُن سے بات کرتے ہیں۔

جب سیدنا یسوع المسیح نے اُنہیں دیکھا تو فرمایا، "جاؤ اور اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھاؤ۔" اور یوں ہوا کہ جب وہ جا رہے تھے تو وہ پاک صاف ہو گئے۔ (لوقا ۱۷:۱۴)

کیا آپ یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی تمنا نہیں رکھتے؟ نہ کوئی دوا، نہ کوئی علاج — صرف کوڑھیوں کی طرف سے ایک سادہ سی درخواست، اور خداوند یسوع المسیح کی طرف سے ایک سادہ سا حکم۔ اور جیسے جیسے وہ ہیکل کی طرف قدم بڑھاتے ہیں، اُن کی چمڑی صاف ہوتی جاتی ہے۔ زخم بھرنے لگتے ہیں۔ بینائی لوٹ آتی ہے۔ ٹیڑھی انگلیاں سیدھی ہو کر واپس اُگ آتی ہیں۔

اور ابھی وہ ہیکل تک پہنچے بھی نہیں ہوتے کہ دکھوں کی وہ تصویر خوشی سے اچھلتی کودتی ایک قافلے میں بدل جاتی ہے۔

تاہم، اس خوشی سے بھرپور قافلے کے دوران ایک حیرت انگیز بات ہوئی:

"اور اُن میں سے ایک نے، جب دیکھا کہ وہ شفا پا گیا ہے، واپس آ کر بلند آواز سے خدا کی تمجید کی، اور خداوند یسوع کے قدموں پر منہ کے بل گرا اور اُس کا شکر ادا کیا۔" (لوقا ۱۷:۱۵-۱۶)

خداوند یسوع المسیح نے فرمایا:

"کیا دس کے دس پاک صاف نہ ہوئے تھے؟ تو وہ نو کہاں ہیں؟ ... اُٹھ کر چلا جا۔ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا ہے۔" (لوقا ۱۷:۱۷، ۱۹)

اس واقعے میں ہمارے لیے کم از کم دو بڑے اہم سبق ہیں۔

۱. خداوند یسوع المسیح نے اُن کوڑھیوں کو جس طرح شفا دی، اسی طرح وہ ہر انسان کو روحانی طور پر بھی بچانے کے لئے تیار ہیں۔ گناہ، ایک قسم کا روحانی کوڑھ ہے، جو ہمیں "نا اُمید" چھوڑ دیتا ہے (افسیوں ۲:۱۲) اور ہمیں "خدا کی زندگی سے خارج کر دیتا ہے" (افسیوں ۴:۱۸)۔ لیکن خداوند یسوع المسیح نے ہمارے گناہوں کی یہ بیماری خود اُٹھا لی۔ انہوں نے ہماری جگہ پر موت گوارہ کی اور مُردوں میں سے جی اُٹھے۔ مختصراً، اپنے فضل سے اور ہمارے ایمان کے ذریعے، اُس نے ہمارے دلوں کے کوڑھ اور زخموں کو شفا دی۔ ہماری روحانی بینائی بحال کی، اور ہمارے بگڑے ہوئے کردار کو درست کیا۔ اُس نے ہمیں نیا انسان بنا دیا۔

۲. ان دس میں سے صرف ایک کوڑھی نے یہ سوچا کہ وہ خداوند یسوع المسیح کے پاس واپس آ کر اُس کی حیرت انگیز رحمت کا شکر ادا کرے۔

آیئے آج ہم بھی اُسی شخص کی مانند بنیں — نہ کہ اُن نو میں سے ہوں، جو ناشکرے نکلے۔

(14) اُس نے اُنہیں دیکھ کر کہا کہ جاؤ۔ اپنے آپ کو کاہنوں کو دکھاؤ اور ایسا ہوا کہ وہ جاتے جاتے پاک صاف ہو گئے۔ (15) پھر اُن میں سے ایک یہ دیکھ کر کہ مَیں شِفا پا گیا بُلند آواز سے خُدا کی تمجِید کرتا ہوا لوٹا۔ (16) اور مُنہ کے بَل یِسُوعؔ کے پاؤں پر گِر کر اُس کا شُکر کرنے لگا اور وہ سامری تھا۔ (17) یِسُوعؔ نے جواب میں کہا کیا دَسوں پاک صاف نہ ہُوئے؟ پِھر وہ نَو کہاں ہیں؟ (18) کیا اِس پردیسی کے سِوا اَور نہ پائے گئے جو لَوٹ کر خُدا کی تمجِید کرتے؟ (19) پِھر اُس سے کہا اُٹھ کر چلا جا۔ تیرے ایمان نے تجھے بچایا ہے۔

ایک نوجوان جوڑا ملاقات کے لیے جاتا ہے۔ لڑکے کی محبت کی حدیں لڑکی کے عزت و وقار کے دائرے سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ وہ مزاحمت کرتی ہے، لیکن وہ اسے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے، مگر میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں صرف تمہارے قریب ہونا چاہتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو۔۔۔

خطرے کی گھنٹی جو آپ سن رہے ہیں وہ جعلی محبت سے آگاہ کرنے والی ہے۔ یہ لڑکا اس سے محبت نہیں کرتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے جسم سے محبت کرتا ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ

خدا کی بادشاہی کی آمد

(20) جب فریسیوں نے اُس سے پُوچھا کہ خُدا کی بادشاہی
کب آئے گی؟ تو اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ خُدا کی بادشاہی
ظاہِری طَور پر نہ آئے گی۔ (21) اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو
یہاں ہے یا وہاں ہے! کیونکہ دیکھو خُدا کی بادشاہی تمھارے
درمیان ہے۔

(22) اُس نے شاگِردوں سے کہا وہ دِن آئیں گے کہ تُم کو
ابنِ آدمؔ کے دِنوں میں سے ایک دِن کو دیکھنے کی آرزُو ہو گی اور نہ
دیکھو گے۔ (23) اور لوگ تُم سے کہیں گے کہ دیکھو وہاں ہے! یا دیکھو
یہاں ہے! مگر تُم چلے نہ جانا نہ اُن کے پِیچھے ہو لینا۔ (24) کیونکہ جیسے
بجلی آسمان کی ایک طرف سے کَوند کر دُوسری طرف چمکتی ہے
وَیسے ہی ابنِ آدمؔ اپنے دِن میں ظاہِر ہو گا۔ (25) لیکن پہلے ضرُور
ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانے کے لوگ اُسے رَدّ
کریں۔ (26) اور جَیسا نُوح کے دِنوں میں ہوا تھا اُسی طرح اِبن آدمؔ
وَیسے ہی ابنِ آدمؔ اپنے دِن میں ظاہِر ہو گا۔ (25) لیکن پہلے ضرُور
ہے کہ وہ بہت دُکھ اُٹھائے اور اِس زمانے کے لوگ اُسے رَدّ
کریں۔ (26) اور جَیسا نُوح کے دِنوں میں ہوا تھا اُسی طرح اِبن آدمؔ
کے دِنوں میں بھی ہو گا۔ (27) کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور بیاہ
شادی کرتے تھے۔ اُس دِن تک جب نُوح کشتی میں داخِل ہوا
اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا۔ (28) اور جَیسا لُوط کے دِنوں
میں ہوا تھا کہ لوگ کھاتے پیتے اور خرِید و فروخت کرتے اور
درخت لگاتے اور گھر بناتے تھے۔ (29) لیکن جِس دِن لُوط سدُوم

اپنے دوستوں میں فخر سے شیخی بگھارنا چاہتا ہو، لیکن یہ محبت نہیں ہے۔ سچی محبت کبھی بھی کسی محبوب کو ایسا کرنے پر مجبور نہیں کرے گی۔

محبت دوسروں کے ایمان اور یقین کو ختم نہیں کرتی بلکہ انہیں مضبوط کرتی ہے۔

"محبت ترقی بخشتی ہے۔" (۱ کرنتھیوں ۸:۱)۔

"جو کوئی اپنے بھائی سے مُحبّت رکھتا ہے وہ نُور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھانے کا" (۱ یوحنا ۲:۱۰)

" اور تُم اِس طرح بھائیوں کے گنہگار ہو کر اور اُن کے کمزور دِل کو گھائل کر کے مسیح کے گنہگار ٹھہرتے ہو۔" (۱ کرنتھیوں ۸:۱۲)

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کی محبت سچی ہے؟ آپ کی دوستی حقیقی ہے؟ خود سے پوچھیں، کیا میں اپنے دوست کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتا ہوں؟

عملی اطلاق

کیا آپ لوگوں کو اچھائی یا برائی کی طرف مائل کر رہے ہیں؟ کچھ وقت نکال کر غور کریں کہ آپ دوسروں کی زندگیوں میں کیوں شامل ہیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کبھی بھی ایسی صورتحال میں نہ آئیں جہاں آپ کسی دوسرے کو گناہ میں مبتلا کر دیں۔

سے نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک
کِیا۔ (30) ابنِ آدمؔ کے ظاہِر ہونے کے دِن بھی اَیسا ہی ہو گا۔

(31) اُس دِن جو کوٹھے پر ہو اَور اُس کا اسباب گھر میں ہو وہ
اُسے لینے کو نہ اُترے اور اِسی طرح جو کھیت میں ہو وہ پیچھے کو نہ
لَوٹے۔ (32) لُوط کی بیوی کو یاد رکھّو۔ (33) جو کوئی اپنی جان بچانے
کی کوشِش کرے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اُسے کھوئے وہ اُس
کو زِندہ رکھّے گا۔ (34) مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ اُس رات دو آدمی
ایک چارپائی پر سوتے ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا اور دُوسرا
چھوڑ دِیا جائے گا۔ (35) دو عورتیں ایک ساتھ چکّی پِیستی ہوں گی۔
ایک لے لی جائے گی اور دُوسری چھوڑ دی جائے گی۔ (36) دو آدمی
جو کھیت میں ہوں گے ایک لے لِیا جائے گا اور دُوسرا چھوڑ دِیا
جائے گا۔

(37) اُنھوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ "اَے خُداوند!
یہ کہاں ہو گا؟"
اُس نے اُن سے کہا جہاں مُردار ہے وہاں گِدھ بھی جمع
ہوں گے۔

باب 18

قاضی اور بیوہ کی تمثیل

(1) پھر اُس نے اِس غرض سے کہ ہر وقت دُعا کرتے رہنا
اور ہِمّت نہ ہارنا چاہیے اُنہیں یہ تمثیل کہی۔ (2) کِسی شہر میں ایک
قاضی تھا۔ نہ وہ خُدا سے ڈرتا نہ آدمی کی کُچھ پروا کرتا تھا۔ (3) اور

آپ کے سفر کے لیے

۱۸:۱-۴۳

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے مختصر مثالوں کے ذریعے لوگوں کو سکھایا کہ ابدی زندگی کیسے حاصل کی جائے اور دعا کیسے اور کس طرح کی جائے

تاکہ رب تعالیٰ اس دعا کو سنے اور قبول فرمائے۔

مشاہدہ

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہمیں مستقل مزاج اور عاجز ہونا چاہیے۔ سب سے بڑھ کر، ہمیں اپنی مشکلات کو حل کرنے کے لیے اپنے زورِ بازو پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ رب تعالیٰ اور اس کی قوت پر اعتماد کرنا چاہیے۔

فیضیابی

میری پسندیدہ کہانیوں میں سے ایک کہانی ایک بشپ کے بارے میں ہے جو سمندر پار ایک چرچ کے دورے کے لیے جہاز پر سفر کر رہا تھا۔ سفر کے دوران، جہاز ایک دن کے لیے ایک جزیرے پر رکا۔

بشپ ساحل پر چہل قدمی کے لیے گیا۔ وہاں اس کی ملاقات تین ماہی گیروں سے ہوئی جو اپنے جال مرمت کر رہے تھے۔

ماہی گیروں کے پیشے کے بارے میں جاننے کے لیے، اس نے ان سے کچھ سوالات کیے۔ دوسری طرف، وہ ماہی گیر بھی اس کے مذہبی لباس سے متجسس ہو گئے اور اس سے سوالات کرنے لگے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ایک مسیحی رہنما ہے، تو وہ پرجوش ہو گئے۔

انہوں نے فخر سے ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "ہم مسیحی ہیں!"

بشپ متاثر ہوا، لیکن اس نے احتیاط برتی۔ اس نے پوچھا، "کیا تمھیں دعائے ربانی آتی ہے؟"

اُسی شہر میں ایک بیوہ تھی جو اُس کے پاس آ کر یہ کہا کرتی تھی کہ
میرے مدعی کے مقابل میرا انصاف کر۔ (4) اُس نے کُچھ عرصے
تک تو نہ چاہا لیکن آخرِ اُس نے اپنے جی میں کہا کہ گو مَیں نہ خُدا سے
ڈرتا اور نہ آدمیوں کی کُچھ پروا کرتا ہوں۔ (5) تو بھی اِس لئے کہ یہ
بیوہ مُجھے ستاتی ہے مَیں اِس کا اِنصاف کرُوں گا۔ اَیسا نہ ہو کہ یہ بار
بار آ کر آخِر کو مجھے دق کرے۔

(6) خُداوند نے کہا سُنو! یہ بے اِنصاف قاضی کیا کہتا ہے۔
(7) پس کیا خُدا اپنے برگزیدوں کا اِنصاف نہ کرے گا جو رات دِن
اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے
گا؟ (8) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ وہ جلد اُن کا اِنصاف کرے گا۔ تَو
بھی جب اِبنِ آدمؔ آئے گا تو کیا زمین پر اِیمان باقی ہو گا؟

فریسی اور محصل کی تمثیل

(9) پھر اُس نے بعض لوگوں سے جو اپنے پر بھروسا رکھتے
تھے کہ ہم راست باز ہیں اور باقی آدمیوں کو ناچیز جانتے تھے یہ
تمثِیل کہی۔ (10) کہ دو شخص ہیکل میں دُعا کرنے گئے۔ ایک
فریسی۔ دُوسرا محصُول لینے والا۔ (11) فریسی کھڑا ہو کر اپنے جی میں
یُوں دُعا کرنے لگا کہ اَے خُدا! مَیں تیرا شُکر کرتا ہُوں کہ باقی
آدمیوں کی طرح ظالِم بے اِنصاف زِناکار یا اِس محصُول لینے والے
کی مانِند نہیں ہوں۔ (12) مَیں ہفتے میں دو بار روزہ رکھتا اور اپنی
ساری آمدنی پر دَہ یکی دیتا ہُوں۔ (13) لیکن محصُول لینے والے نے
دُور کھڑے ہو کر اِتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے

بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا اَے خُدا! مُجھ گُنہگار پر رحم کر۔ (14) مَیں
تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ شخص دُوسرے کی نِسبت راست باز ٹھہر کر
اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کِیا جائے
گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کِیا جائے گا۔

یِسُوع بچّوں کو برکت دیتا ہے

(15) پھر لوگ اپنے چھوٹے بچّوں کو بھی اُس کے پاس لانے
لگے تاکہ وہ اُن کو چُھوئے اور شاگردوں نے دیکھ کر اُن کو جِھڑکا۔
(16) مگر یِسُوعؔ نے بچّوں کو اپنے پاس بُلایا اور کہا کہ بچّوں کو میرے
پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ خُدا کی بادشاہی اَیسوں ہی
کی ہے۔ (17) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی خُدا کی بادشاہی کو
بچّے کی طرح قبُول نہ کرے وہ اُس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

ایک دولتمند سردار

(18) پھر کِسی سردار نے اُس سے یہ سوال کِیا کہ اَے نیک
اُستاد! مَیں کیا کرُوں تاکہ ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث بنُوں؟
(19) یِسُوعؔ نے اُس سے کہا تُو مُجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی
نیک نہیں مگر ایک یعنی خُدا۔ (20) تُو حُکموں کو تو جانتا ہے۔ زِنا نہ کر۔
خُون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جُھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ کی اور
ماں کی عِزّت کر۔
(21) اُس نے کہا "مَیں لڑکپن سے اِن سب پر عمل کرتا آیا
ہُوں۔"

انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے اِس کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔

تو پھر تم دعا کیسے کرتے ہو؟

انہوں نے کہا، "ہم یوں دعا کرتے ہیں۔ ہم تین ہیں، آپ تین ہیں، ہم پر رحم کریں۔"

یہ سن کر بشپ حیران رہ گیا اور اسے لگا کہ یہ دعا بہت سادہ اور نامکمل ہے۔ بشپ نے کہا، یہ دعا تو کافی نہیں ہے۔

چنانچہ اس نے پورا دن انہیں دعائے ربانی سکھانے میں لگا دیا۔ وہ ماہی گیر غریب ضرور تھے لیکن سیکھنے کے لیے بے حد تیار تھے۔ اگلے دن جب بشپ کا جہاز روانہ ہوا تو وہ بغیر کسی غلطی کے دعا سنا سکتے تھے۔

بشپ اپنے کام پر فخر محسوس کر رہا تھا۔

واپسی کے سفر میں جب جہاز دوبارہ اس جزیرے کے قریب پہنچا تو بشپ نے جہاز کے عرشے پر آ کر ان ماہی گیروں کو یاد کیا۔ وہ ان سے دوبارہ ملنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

جیسے ہی وہ سوچ رہا تھا اس نے جزیرے کے قریب ایک روشنی دیکھی جو پانی پر تیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ حیران کن طور پر وہ روشنی قریب آتی گئی۔ جب بشپ نے غور سے دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ تینوں ماہی گیر پانی پر چلتے ہوئے اس کے جہاز کی طرف آ رہے تھے! جلد ہی جہاز کے تمام مسافر اور عملہ یہ منظر دیکھنے کے لیے عرشے پر جمع ہو گیا۔

جب وہ قریب پہنچے تو انہوں نے بلند آواز میں کہا، بشپ! ہم آپ سے ملنے کے لیے جلدی

(22) یِسُوعؔ نے یہ سُن کر اُس سے کہا ابھی تک تُجھ میں ایک
بات کی کمی ہے۔ اپنا سب کُچھ بیچ کر غرِیبوں کو بانٹ دے۔ تجھے
آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔ (23) یہ سُن کر
وہ بہت غمگین ہوا کیونکہ بڑا دَولت مند تھا۔
(24) یِسُوعؔ نے اُس کو دیکھ کر کہا کہ دَولت مندوں کا خُدا کی

آئے ہیں۔بشپ حیرت سے بولا، تمھیں کیا چاہیے؟

ماہی گیروں نے معصومیت سے کہا، ہمیں بہت افسوس ہے۔ ہم وہ خوبصورت دعا بھول گئے جو آپ نے سکھائی تھی۔ ہم نے دعا شروع کی، اے ہمارے باپ، توجو آسمان پر ہے،

مسیح میں بڑھنا

خدا وہی کرتا ہے جو بہترین ہوتا ہے

”پس کیا خُدا اپنے برگُزِیدوں کا اِنصاف نہ کرے گا جو رات دِن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟“(لوقا ۱۸:۷)

جنابِ مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ طوفان کے دوران سیدنا یسوع نے اپنے شاگردوں کو ”چپو چلانے کی سخت محنت کرتے دیکھا۔“(مرقس ۶:۴۸)۔

رات بھر وہ انہیں دیکھتا رہا۔ طوفان کے دوران بھی اس کی نظر ان پر تھی۔ اور ایک شفیق باپ کی طرح انتظار کرتا رہا۔ اس نے صحیح وقت کا انتظار کیا، درست لمحے کا انتظار کیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ وقت آ گیا ہے تب وہ آیا۔

کیا چیز اس وقت کو صحیح بناتی ہے؟ میں نہیں جانتا۔ کیوں نواں پہر چوتھے یا پانچویں پہر سے بہتر تھا؟ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ کیوں خدا اُس وقت تک انتظار کرتا ہے جب تک پیسہ ختم نہیں ہو جاتا؟ کیوں وہ اس وقت تک انتظار کرتا ہے جب تک بیماری لمبے عرصے تک نہیں رہتی؟

وہ شفایابی کی دعاؤں کا جواب دینے کے لیے قبر کے دوسرے کنارے تک انتظار کرنے کا انتخاب کیوں کرتا ہے؟

میں نہیں جانتا۔ میں صرف یہ جانتا ہوں کہ اس کا وقت ہمیشہ درست ہوتا ہے۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہی کرے گا جو سب سے بہتر ہو گا۔

”پس کیا خُدا اپنے برگُزِیدوں کا اِنصاف نہ کرے گا جو رات دِن اُس سے فریاد کرتے ہیں؟ اور کیا وہ اُن کے بارے میں دیر کرے گا؟“(لوقا ۱۸:۷)

اگرچہ تم کچھ سنتے نہیں مگر وہ بول رہا ہے۔ اگرچہ تم کچھ دیکھتے نہیں مگر وہ کام کر رہا ہے۔ خدا کے ہاں کوئی حادثے نہیں ہوتے۔ ہر واقعہ ہمیں اس کے قریب لانے کے لیے ہوتا ہے۔

سوال:۔ تمہاری زندگی میں ایسی کون سی چیز ہے جو تمہیں خدا کو پکارنے سے روک رہی ہے؟

بادشاہی میں داخِل ہونا کَیسا مُشکل ہے! (25) کیونکہ اُونٹ کا سُوئی
کے ناکے میں سے نکل جانا اِس سے آسان ہے کہ دَولت مند خُدا
کی بادشاہی میں داخِل ہو۔

(26) سُننے والوں نے کہا تو پِھر کَون نجات پا سکتا ہے؟

(27) اُس نے کہا جو اِنسان سے نہیں ہو سکتا وہ خُدا سے ہو
سکتا ہے۔

(28) پطرؔس نے کہا" دیکھ ہم تو اپنا گھر بار چھوڑ کر تیرے
پِیچھے ہو لئے ہیں۔"

(29) اُس نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اَیسا کوئی
نہیں جِس نے گھر یا بیوی یا بھائیوں یا ماں باپ یا بچّوں کو خُدا کی
بادشاہی کی خاطِر چھوڑ دِیا ہو۔ (30) اور اِس زمانہ میں کئی گُنا زِیادہ نہ
پائے اور آنے والے عالم میں ہمیشہ کی زِندگی۔

اذیت اور مَوت کی تیسری پیشن گوئی

(31) پِھر اُس نے اُن بارہ کو علیحدہ لے جا کر اُن سے کہا کہ
دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور جتنی باتیں انبیاہ کی معرفت لکھی
گئی ہیں اِبنِ آدمؔ کے حق میں پُوری ہوں گی۔ (32) کیونکہ وہ غیر قَوم
والوں کے حوالے کیا جائے گا اور لوگ اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑائیں
گے اور بے عِزّت کریں گے اور اُس پر تھُوکیں گے۔ (33) اور اُس
کو کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور وہ تیسرے دِن جی اُٹھے
گا۔

(34) لیکن اُنہوں نے اِن میں سے کوئی بات نہ سمجھی اور یہ

تیرا نام پاک مانا جائے۔ لیکن اس کے بعد ہمیں کچھ یاد نہیں رہا۔ براہ کرم ہمیں دوبارہ دعا سکھائیں!

یہ سن کر بشپ نہایت عاجز ہو گیا اور کہا، "میرے دوستو، اپنے گھروں کو واپس جاؤ، اور جب دعا کرو تو وہی دعا مانگو جو تم پہلے مانگتے تھے۔ "ہم تین ہیں، آپ تین ہیں، ہم پر رحم کریں۔"

عملی اطلاق

کیا آپ اپنی دعائیں واقعی ہی دل سے کرتے ہیں؟ یا صرف الفاظ ہی دہراتے ہیں جب کہ ان کے معنی کھو بیٹھتے ہیں؟ دعا کرتے رہیں لیکن ہمیشہ خلوص اور عاجزی کے ساتھ کریں۔ اگر آپ کو مشکل الفاظ اور رسمی دعائیں نہیں آتیں تو کوئی بات نہیں۔ اپنی زبان میں اپنے دل سے دعا کریں۔ خدا وہی دعا سننا چاہتا ہے جو آپ ایمانداری سے کرتے ہیں۔

غور طلب : راستبازی

کچھ لوگ مر جانا پسند کریں گے لیکن اُسے تسلیم نہیں کریں گے۔ دوسرے اُسے تسلیم کر کے موت سے بچ جاتے ہیں۔

"خدایا مجھے مدد کی ضرورت ہے!"

اور یوں پیاسے آتے ہیں۔ ہم سب شکستہ خوابوں اور ٹوٹے وعدوں میں جکڑے ہوئے لوگ ہیں۔ وہ خوشحالیاں جو کبھی حاصل نہ ہو سکیں۔ وہ خاندان جو کبھی بن نہ سکے۔ وہ وعدے جو کبھی پورے نہ ہو سکے۔ کھلی آنکھوں والے معصوم بچے، جو اپنی ناکامیوں کے اندھیرے تہہ خانے میں قید ہیں۔

اور ہم بہت پیاسے ہیں

لیکن یہ پیاس شہرت، دولت، جذبات، یا رومانس کی نہیں ہے۔ ہم اُن چشموں سے پانی پی چکے ہیں۔ یہ صحرا میں کھارا پانی ہے۔ یہ پیاس نہیں بجھاتے، بلکہ جان لے لیتے ہیں۔

"مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔" (متی ۵:۶)۔

راستبازی۔ بس یہی ہے جس کی ہمیں پیاس ہے۔ ہم ایک صاف ضمیر کے پیاسے ہیں۔ ہم ایک نیا آغاز چاہتے ہیں۔ ہم اس ہاتھ کے لیے دعا کرتے ہیں جو ہمارے تاریک جہان میں داخل ہو اور ہمارے لیے وہ کرے جو ہم خود نہیں کر سکتے اور ہمیں پھر سے درست فرمادے۔

ہم عموماً وہی حاصل کرتے ہیں جس کے ہم بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ دنیا کے خزانے تسلی نہیں دیتے۔ لیکن وعدہ یہ ہے کہ آسمان کے خزانے تسلی و تشفی دیتے ہیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

لوقا ۱۸:۹-۱۴ پڑھیں

- کسی چیز کو چاہنے اور کسی چیز کی شدید خواہش رکھنے میں کیا فرق ہے؟
- اگر ہم خدا کے لیے اسی طرح بھوکے ہوتے جیسے ہم اپنی پسندیدہ غذاؤں کے لیے ہوتے، تو ہماری زندگی کس طرح مختلف ہوتی؟
- راستبازی ہمیں کس طرح سیر کرتی ہے جیسے کھانا اور پانی ہماری بھوک اور پیاس مٹاتے ہیں؟
- لوگ کن چیزوں کو غلط فہمی میں اپنا کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اُن کی روحانی پیاس بجھا دیں گی؟
- خدا ہمیں کس قسم کی راستبازی عطا کرتا ہے؟
- کون سی چیزیں ہمارے اور اس راستبازی کے درمیان رکاوٹ بنتی ہیں جو خدا ہم سے چاہتا ہے؟
- یہ حقیقت کہ ہم خدا کی ملکیت ہیں، ہمارے خود کو اور اپنی چیزوں کو دیکھنے کے انداز کو کس طرح بدلتی ہے؟
- اپنے الفاظ میں بیان کریں کہ مسیح کو جاننے کا کیا مطلب ہے۔
- اس ہفتے عملی طور پر آپ کس طرح خدا کی راستبازی تلاش کر سکتے ہیں؟

قَول اُن پر پوشیدہ رہا اور اِن باتوں کا مطلب اُن کی سمجھ میں نہ آیا۔

یریحو کا نابینا

(35) جب وہ چلتے چلتے یریحو کے نزدِیک پہنچا تو اَیسا ہوا کہ
ایک اندھا راہ کے کنارے بیٹھا ہوا بھیک مانگ رہا تھا۔ (36) وہ ہجوم
کے جانے کی آواز سُن کر پُوچھنے لگا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

(37) اُنہوں نے اُسے خبر دی کہ یِسُوعؔ ناصری جا رہا ہے۔
(38) اُس نے چلا کر کہا "اَے یِسُوعؔ اِبن داود مُجھ پر رحم کر۔"

(39) جو آگے جاتے تھے وہ اُس کو ڈانٹنے لگے کہ چُپ رہے
مگر وہ اَور بھی چلایا کہ اَے اِبن داوؔد مُجھ پر رحم کر۔

(40) یِسُوعؔ نے کھڑے ہو کر حُکم دِیا کہ اُس کو میرے پاس
لاؤ۔ جب وہ نزدِیک آیا تو اُس نے اُس سے یہ پُوچھا۔ (41) تُو کیا
چاہتا ہے کہ مَیں تیرے لئے کروں۔

اُس نے کہا "اَے خُداوند یہ کہ مَیں بینا ہو جاؤں۔"

(42) یِسُوع نے اُس سے کہا بینا ہو جا۔ تیرے اِیمان نے
تجھے شفا بخشی ہے۔

(43) اُسی دَم بینا ہو گیا اور خُدا کی تمجِید کرتا ہوا اُس کے پیچھے
ہو لیا اور سب لوگوں نے دیکھ کر خدا کی تعریف کی۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۹:۱-۴۸

صورتِ حال

خداوند یسوع المسیح یریحو سے یروشلم کی طرف سفر کر کے آئے، جہاں وہ ایک گدھے کے بچے پر سوار ہو کر داخل ہوئے۔ یروشلم کے لوگوں نے انہیں بادشاہ کے طور پر سراہا اور اپنے کپڑے راستے میں بچھا دیے۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح کے یروشلم کے راستے کو اُن کے شاگردوں کے ایمان اور تعریف نے گھیر رکھا تھا۔ ہمیں بھی یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ہمارے راستے بھی سیدنا یسوع المسیح کے لئے تیار رہیں کہ وہ ہمارے ساتھ چلیں۔

فیضیابی

اپنے اچھے دنوں میں، میں اپنی صبح کا آغاز ایک کپ کافی اور خدا کے ساتھ گفتگو سے کرتا ہوں۔ میں دن کے بارے میں پہلے سے سوچتا ہوں اور اپنی درخواستیں پیش کرتا ہوں۔ میں آج صبح دس بجے فلاں شخص سے ملوں گا ۔ کیا تو مجھے حکمت عطا کرے گا؟ دوپہر کے وقت مجھے خطبہ دینا ہے۔ کیا تو میرے آگے آگے جائے گا؟ پھر اگر دن بھر کوئی دباؤ محسوس ہوتا ہے تو میں خود کو یاد دلاتا ہوں، اوہ، میں نے یہ چیلنج آج صبح خدا کے حوالے کر دیا تھا۔ اُس نے پہلے ہی سارے

باب 19

یِسُوعؔ اور زکّائی

(1) وہ یریحو میں داخل ہو کر جا رہا تھا۔ (2) اور دیکھو زکّائی نام
ایک آدمی تھا جو محصُولوں کا سردار اور دَولت مند تھا۔ (3) وہ یِسُوعؔ
کو دیکھنے کی کوشش کرتا تھا کہ کَون سا ہے لیکن ہجوم کے سبب سے
دیکھ نہ سکتا تھا۔ اِس لئے کہ اُس کا قَد چھوٹا تھا۔ (4) پس اُسے دیکھنے
کے لئے آگے دَوڑ کر ایک گُولر کے پیڑ پر چڑھ گیا کیونکہ وہ اُسی راہ
سے جانے کو تھا۔ (5) جب یِسُوعؔ اُس جگہ پُہنچا تو اُوپر نِگاہ کر کے اُس
سے کہا اَے زکّائی جلد اُتر آ کیونکہ آج مجھے تیرے گھر رہنا ضرور
ہے۔

(6) وہ جلد اُتر کر اُس کو خُوشی سے اپنے گھر لے گیا۔ (7) جب
لوگوں نے یہ دیکھا تو سب بُڑبُڑا کر کہنے لگے کہ وہ تو ایک گُنہگار
شخص کے ہاں جا اُترا۔

(8) اور زکّائی نے کھڑے ہو کر خُداوند سے کہا ”اَے
خُداوند دیکھ مَیں اپنا آدھا مال غرِیبوں کو دیتا ہوں اور اگر کِسی کا کُچھ
ناحق لے لِیا ہے تو اُس کو چَوگُنا ادا کرتا ہُوں۔“

(9) یِسُوعؔ نے اُس سے کہا آج اِس گھر میں نجات آئی ہے۔
اِس لئے کہ یہ بھی ابرہاؔم کا بیٹا ہے۔
(10) کیونکہ ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈُھونڈنے اور نجات
دینے آیا ہے۔

اشرفیوں کی تمثیل

(11)جب وہ اِن باتوں کو سُن رہے تھے تو اُس نے ایک تمثِیل بھی کہی۔ اِس لئے کہ یروشلیم کے نزدِیک تھا اور وہ گُمان کرتے تھے کہ خُدا کی بادشاہی ابھی ظاہِر ہوا چاہتی ہے۔ (12)پس اُس نے کہا کہ ایک امیر دُور دراز مُلک کو چلا تا کہ بادشاہی حاصل کر کے پِھر آئے۔ (13)اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بلا کر اُنہیں دَس اشرفیاں دِیں اور اُن سے کہا کہ میرے واپس آنے تک لین دین کرنا۔ (14)لیکن اُس کے شہر کے آدمی اُس سے عداوت رکھتے تھے اور اُس کے پِیچھے ایلچِیوں کی زُبانی کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہم پر بادشاہی کرے۔

(15)جب وہ بادشاہی حاصِل کر کے پِھر آیا تو اَیسا ہوا کہ اُن نَوکروں کو بُلا بھیجا جِن کو رُوپیہ دِیا تھا۔ تا کہ معلُوم کرے کہ اُنہوں نے لین دین سے کیا کیا کمایا۔ (16)پہلے نے حاضِر ہو کر کہا اَے خُداوند تیری اشرفی سے دس اشرفیاں پَیدا ہوئیں۔ (17)اُس نے اُس سے کہا اَے اچھّے نَوکر شاباش! اِس لئے کہ تُو نہایت تھوڑے میں دِیانت دار نِکلا اب تو دَس شہروں پر اِختیار رکھ۔ (18)دُوسرے نے آکر کہا اَے خُداوند تیری اشرفی سے پانچ اشرفیاں پیدا ہوئیں۔ (19)اُس نے اُس سے بھی کہا کہ تُو بھی پانچ شہروں کا حاکم ہو۔

(20)تیسرے نے آکر کہا اَے خُداوند دیکھ تیری اشرفی یہ ہے جِس کو مَیں نے رُومال میں باندھ رکھّا۔ (21)کیونکہ مَیں تُجھ سے ڈرتا تھا۔ اِس لئے کہ تُو سخت آدمی ہے۔ جو تُو نے نہیں رکھّا

معاملے کی ذمہ داری لے لی ہے۔ مجھے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ شکر گزار ہونا چاہیے۔

"اپنی ساری فکریں اسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمھاری فکر ہے" (۱ پطرس ۵: ۷) "ڈال دینا" ایک ارادی عمل ہے جس میں کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ جب شاگرد خداوند یسوع المسیح کو کھجوری اتوار کے دن یروشلیم میں گدھے کے بچے پر سوار کر کے لائے تو انہوں نے اپنے کپڑے اس گدھے پر ڈال دیئے۔ (لوقا ۱۹: ۳۵) ہجوم نے بھی اپنے کپڑے اتار کر یسوع کے راستے میں بچھا دیئے۔

یہی "ڈال دینا" آپ کا پہلا ردعمل ہونا چاہیے جب آپ کو کوئی بری خبر ملے۔ جیسے ہی آپ محسوس کریں کہ پریشانی آپ کے اندر بڑھ رہی ہے اسے یسوع کے کاندھوں پر ڈال دیں۔ اور یہ کام فوراًاور واضح طور پر کریں۔

میں نے "اپنے مسائل ڈالنے" کا طریقہ ہائی اسکول کی الجبرا کی کلاس میں بہت اچھی طرح سیکھا تھا۔ میرا دماغ شاید الجبرا کے لیے بنا ہی نہیں تھا! میں اپنی کتاب کو یوں گھورتا جیسے یہ چینی زبان میں لکھی ہوئی ہوں۔ لیکن شکر ہے کہ میرے پاس ایک شفیق اور صبر کرنے والا استاد تھا۔ اس نے ہمیشہ یہی کہا۔ "اگر تمہیں کوئی سوال سمجھ نہ آئے تو میرے پاس آؤ، میں تمہاری مدد کروں گا۔"

میری کرسی اور استاد کے ڈیسک کے درمیان اتنی بار آنا جانا ہوا کہ جیسے وہاں ایک راستہ ہی بن گیا ہو! ہر بار جب مجھے کوئی مسئلہ ہوتا میں

زکائی

مرکزی سڑک پر گولر کے درخت پر بیٹھے شخص کو دیکھیں۔شاید آپ سوچ رہے ہوں کہ یہ کوئی شرارتی کالج کا لڑکا ہوگا جو کسی شرارت کی غرض سے وہاں ہے۔ لیکن ذرا غور سے دیکھیں۔ یہ ایک بالغ آدمی ہے۔ یہ زکائی ہے یریحو کے امیر ترین اور نمایاں شہریوں میں سے ایک۔

اس کا سرکاری لقب چیف ٹیکس کولیکٹر کا ہے (لوقا ۱۹:۲)۔ لیکن لوگوں کے درمیان—اور کبھی کبھار اس کے منہ پر بھی—اسے دوسرے ناموں سے پکارا جاتا ہے، جیسے چھوٹا چور، ننھا ٹھگ یا غدار بونا (اور کچھ نام ایسے ہیں جو یہاں لکھے نہیں جاسکتے)۔

اُن القاب کی ایک خاص وجہ ہے۔زکائی جسمانی طور پر چھوٹے قد کا تھا۔وہ اس درخت پر چڑھ گیا سچ کہوں تو اس کے خاندانی پس منظر میں زیادہ لمبے قد کے جینز نہیں تھے۔ لیکن لوگ اُسے صرف اُس کے قد کی وجہ سے نہیں برا بھلا کہتے تھے۔ اصل وجہ یہ تھی کہ وہ نہ صرف رومی حکومت کے لیے بھاری ٹیکس وصول کرتا تھا بلکہ اس میں اضافی چارجز اور فرضی فیسیں بھی شامل کرلیتا تھا جو سیدھی اُس کی جیب میں جاتی تھیں۔ سیدھی بات یہ تھی کہ زکائی اپنے ہی ہمسایوں کو دھوکہ دیتا اور لوٹتا تھا۔ اسی لیے اس کے زیادہ دوست نہیں تھے اور نہ ہی سوشل میڈیا پر اس کے زیادہ فالوورز تھے!

یہ کتنا عجیب ہے کہ سیدنا یسوع المسیح جو اسرائیل کے سب سے مشہور مذہبی استاد تھے یریحو سے گزر رہے ہیں اور یہ غیر مذہبی آدمی کسی طرح سے انہیں دیکھنے کے لیے بے تاب ہے!

ذرا غور سے دیکھیں کہ خداوند یسوع کیسے خاص طور پر اس شخص سے بات کرنے کے لیے رکتے ہیں جو درخت کی شاخوں پر جا چڑھا ہے۔ دیکھیے کہ کیسے یہ معجزے دکھانے والے استاد زکائی کو نام لے کر بلاتے ہیں اور خود اُس مشہور ٹھگ کے عالی شان گھر میں مہمان بننے کا اعلان کرتے ہیں۔ حیران کن ہے کہ اردگرد کھڑے لوگ کس قدر حیران اور ششدر رہ گئے ہیں!

لیکن اُس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ سیدنا یسوع سے یہ ملاقات زکائی کے دل میں ایک معجزاتی تبدیلی لے آتی ہے۔ جب خداوند مسیح فضل عطا کرتے ہیں تو خوشی دل سے پھوٹتی ہے۔ سخاوت لالچ کو بہا کر لے جاتی ہے۔

ظاہری طور پر، زکائی ایک ایسا شخص لگتا ہے جو "روحانی سچائی کا متلاشی" ہے۔ وہ سیدنا یسوع کے پاس اُس وقت آتا ہے جب اسے احساس ہوتا ہے کہ دولت اور طاقت اس کی روح کے خلا کو پُر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ کہانی کا صرف ایک حصہ ہے۔

اصل حقیقت تو سیدنا یسوع المسیح کے الفاظ میں پوشیدہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ یریحو، اِس زمین پر، اور جہاں کہیں بھی ہم ہیں، وہاں وہ "کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آئے ہیں" (لوقا ۱۹:۱۰)۔

اصل میں خداوند یسوع ہی سب سے بڑے
"متلاشی" ہیں — نہ صرف اس کہانی میں بلکہ ہر
نجات کی کہانی میں وہ ہی متلاشی ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ
"ہم اسی لیے محبت کرتے ہیں کیونکہ اس نے ہم سے
پہلے محبت کی" (۱یوحنا ۴:۱۹)۔ تو یہ بھی سچ ہے کہ ہم
اسی لیے خدا کو تلاش کرتے ہیں کیونکہ اُس نے پہلے
ہمیں تلاش کیا۔

اُسے اُٹھا لیتا ہے اور جو تُو نے نہیں بویا اُسے کاٹتا ہے۔ (22) اُس نے
اُس سے کہا اَے شریر نَوکر مَیں تُجھ کو تیرے ہی مُنہ سے ملزم
ٹھہراتا ہُوں۔ تُو مُجھے جانتا تھا کہ سخت آدمی ہُوں اور جو مَیں نے
نہیں رکھّا اُسے اُٹھا لیتا اور جو نہیں بویا اُسے کاٹتا ہُوں۔ (23) پِھر تُو
نے میرا رُوپیہ ساہُوکار کے ہاں کیوں نہ رکھ دِیا کہ مَیں آ کر اُسے
سُود سمیت لے لیتا؟

(24) اور اُس نے اُن سے کہا جو پاس کھڑے تھے کہ وہ
اشرفی اُس سے لے لو اور دَس اشرفی والے کو دے دو۔ (25) (اُنہوں
نے اُس سے کہا اَے خُداوند اُس کے پاس دَس اشرفیاں تو ہیں)۔
(26) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جِس کے پاس ہے اُس کو دِیا جائے گا
اور جِس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لِیا جائے گا جو اُس کے
پاس ہے۔ (27) مگر میرے اُن دُشمنوں کو جنہوں نے نہ چاہا تھا کہ
مَیں اُن پر بادشاہی کرُوں یہاں لا کر میرے سامنے قتل کرو۔

استاد کے پاس جاتا اور یاد دلاتا، "آپ نے کہا تھا کہ آپ میری مدد کریں گے، یاد ہے؟" جب وہ "ہاں" کہتے، تو فوراً میرے اندر شکر گزاری اور سکون آ جاتا۔ مسئلہ تو پھر بھی موجود ہوتا لیکن میں نے اُسے کسی ایسے کے حوالے کر دیتا جو اسے حل کرنا جانتا تھا۔

آپ بھی یہی کریں۔ اپنے مسئلے خداوند یسوع المسیح کے پاس لے جائیں اور کہیں، "خداوند، آپ نے فرمایا تھا کہ میری مدد کریں گے۔ کیا آپ میری مدد کریں گے"۔

عملی اطلاق

جب آپ ہر دن کے لیے اپنا شیڈول بنائیں تو ایسے مواقع تلاش کریں جہاں آپ کو خدا کی طاقت اور حکمت کی ضرورت ہو گی۔ جب آپ ان کے لیے دعا کریں تو ان اوقات کے ساتھ ایک نوٹ شامل کریں تا کہ آپ کو یاد رہے کہ آپ نے وہ مسائل خدا کے سپرد کر دیے ہیں۔

یروشلیم میں شاہانہ داخلہ

(28) یہ باتیں کہہ کر وہ یروشلیم کی طرف اُن کے آگے
آگے چلا۔ (29) جب وہ اُس پہاڑ پر جو زیتون کا کہلاتا ہے
بیت فگے اور بیت عنیاہ کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ اُس نے

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

یسوع: جو اپنی توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے

خداوند یسوع المسیح کی حیران کن صلاحیتوں میں سے ایک یہ تھی کہ وہ ہمیشہ اپنے مقصد پر مرکوز رہے۔ ان کی زندگی کبھی راستے سے بھٹکی نہیں۔ ایک بھی موقع ایسا نہیں ملتا کہ وہ غلط راستے پر چل رہے ہوں۔ ان کے پاس نہ تو پیسہ تھا، نہ کمپیوٹرز، نہ جیٹ طیارے، نہ انتظامی معاونین یا عملہ؛ پھر بھی سیدنا یسوع المسیح نے وہ کام کیا جو ہم میں سے بہت سے لوگ کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اُن کی زندگی صراط مستقیم پر رہی۔

جب خداوند یسوع المسیح اپنے مستقبل کی افق کو دیکھتے تھے تو وہ بہت سے مقاصد دیکھ سکتے تھے۔ ہوا میں بہت سے پرچم لہرا رہے تھے جن کا پیچھا وہ کر سکتے تھے۔ وہ ایک سیاسی انقلابی بھی بن سکتے تھے۔ ایک قومی رہنما بھی بن سکتے تھے۔ وہ یہ بھی کر سکتے تھے کہ ایک استاد بن کر ذہنوں کو تعلیم دیں یا ایک ڈاکٹر بن کر جسموں کو شفا دیں۔ لیکن آخرکار انہوں نے نجات دہندہ بننے اور روحوں کو بچانے کا انتخاب کیا۔

وقت کے اُس دھارے میں جو بھی سیدنا مسیح کے قریب رہا انہوں نے یہ اپنے کانوں سے سنا۔ "ابنِ آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آئے ہیں" (لوقا ۱۹:۱۰)۔ "کیونکہ ابنِ آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔" (مرقس ۱۰:۴۵)

مسیح کا دل مسلسل ایک ہی کام پر مرکوز تھا۔ جس دن وہ ناصرت سے بڑھئی کی دکان سے روانہ ہوئے، ان کا واحد آخری مقصد کلوری کی صلیب تک پہنچنا تھا۔ وہ اتنے مرکوز تھے کہ ان کے آخری الفاظ یہ تھے، "تمام ہوا"۔

(یوحنا ۱۹:۳۰)

خداوند یسوع المسیح یہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ سب کچھ مکمل ہو گیا؟ ابھی بھی بھوکے تھے جنہیں کھانا کھلانا تھا، بیمار تھے جنہیں شفا دینی تھی، سکھائے نہ گئے تھے جنہیں تعلیم دینی تھی اور جنہیں محبت چاہیئے تھی ان سے محبت نہ کی گئی تھی۔ اُنہیں جو کام سونپا گیا تھا انہوں نے مقررہ وقت میں مکمل کر لیا تھا۔ ان کا مشن پورا ہو گیا تھا۔ اب مصور اپنا برش چھوڑ سکتا تھا، مجسمہ ساز اپنی چھینی رکھ سکتا تھا اور مصنف اپنی قلم بند کر سکتا تھا۔ کام مکمل ہو گیا تھا۔

شاگردوں میں سے دو کو یہ کہہ کر بھیجا۔ (30) کہ سامنے کے گاؤں میں جاؤ اور اُس میں داخل ہوتے ہی ایک گدھی کا بچّہ بندھا ہوا پاؤ گے جس پر کبھی کوئی آدمی سوار نہیں ہوا۔ اُسے کھول کر لاؤ۔ (31) اور اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ کیوں کھولتے ہو؟ تو یُوں کہہ دینا کہ خُداوند کو درکار ہے۔

(32) پس جو بھیجے گئے تھے اُنہوں نے جا کر جَیسا اُس نے اُن سے کہا تھا وَیسا ہی پایا۔

(33) جب گدھی کے بچے کو کھول رہے تھے تو اُس کے مالِکوں نے اُن سے کہا کہ اِس بچے کو کیوں کھولتے ہو؟

(34) اُنہوں نے کہا کہ خُداوند کو درکار ہے۔ (35) وہ اُس کو یِسُوعؔ کے پاس لے آئے اور اپنے کپڑے اُس بچے پر ڈال کر یِسُوعؔ کو سوار کِیا۔ (36) جب جا رہا تھا تو وہ اپنے کپڑے راہ میں بِچھاتے جاتے تھے۔

(37) اور جب وہ شہر کے نزدِیک زیتُونؔ کے پہاڑ کے اُتار پر پہنچا تو شاگردوں کی ساری جماعت اُن سب مُعجِزوں کے سبب سے جو اُنہوں نے دیکھے تھے خُوش ہو کر بُلند آواز سے خُدا کی حمد کرنے لگی۔ (38) کہ مُبارک ہے وہ بادشاہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔ آسمان پر صُلح اور عالَمِ بالا پر جلال!

(39) ہجوم میں سے بعض فریسیوں نے اُس سے کہا اَے اُستاد! اپنے شاگردوں کو ڈانٹ دے۔

(40) اُس نے جواب میں کہا مَیں تُم سے کہتا ہوں کہ اگر یہ چُپ رہیں تو پتھر چلا اُٹھیں گے۔

یِسُوع یروشلِیم پر روتا ہے

(41) جب نزدِیک آ کر شہر کو دیکھا تو اُس پر رویا اور کہا۔
(42) کاش کہ تُو اپنے اِسی دِن میں سلامتی کی باتیں جانتا! مگر اب
وہ تیری آنکھوں سے چھِپ گئی ہیں۔ (43) کیونکہ وہ دِن تُجھ پر آئیں
گے کہ تیرے دُشمن تیرے گِرد مورچہ باندھ کر تُجھے گھیر لیں گے
اور ہر طرف سے تنگ کریں گے۔ (44) اور تُجھ کو اور تیرے بچّوں
کو جو تُجھ میں ہیں زمین پر دے پٹکیں گے اور تُجھ میں کِسی پتّھر پر
پتّھر باقی نہ چھوڑیں گے اِس لئے کہ تُو نے اُس وقت کو نہ پہچانا جب
تُجھ پر نِگاہ کی گئی۔

تاجروں کا ہیکل سے نکالا جانا

(45) پھر وہ ہیکل میں داخل ہو کر خرید و فروخت کرنے
والوں کو نکالنے لگا۔ (46) اور اُن سے کہا لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر
ہو گا مگر تُم نے اُس کو ڈاکوؤں کی کھوہ بنا دِیا ہے۔

(47) اور وہ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا مگر سردار کاہن اور
فقیہہ اور قوم کے رئیس اس کوشش میں تھے کہ اُسے ہلاک
کریں۔ (48) لیکن کوئی تدبیر نہ نِکال سکے کہ یہ کِس طرح کریں
کیونکہ سب لوگ بڑے شوق سے اُس کی سنتے تھے۔

باب 20

یسوع کا اختیار

(1) اُن دِنوں میں ایک روز اَیسا ہوا کہ جب وہ ہیکل میں
لوگوں کو تعلِیم اور خُوشخبری دے رہا تھا تو سردار کاہن اور فقیہہ
بزُرگوں کے ساتھ اُس کے پاس آ کھڑے ہُوئے۔ (2) اور کہنے لگے
کہ ہمیں بتا۔ تُو اِن کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا ہے یا کَون ہے
جِس نے تُجھ کو یہ اِختیار دِیا ہے؟

(3) اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ مَیں بھی تُم سے ایک
بات پُوچھتا ہوں۔ مجھے بتاؤ۔ (4) یُوحنّا کا بپتِسمہ آسمان کی طرف سے
تھا یا اِنسان کی طرف سے؟

(5) اُنہوں نے آپس میں کہا کہ اگر ہم کہیں آسمان کی
طرف سے تو وہ کہے گا تُم نے کیوں اُس کا یقِین نہ کِیا؟ (6) اور اگر
کہیں کہ اِنسان کی طرف سے تو سب لوگ ہم کو سنگسار کریں گے
کیونکہ اُنہیں یقین ہے کہ یوحنا نبی تھا۔ (7) پس اُنہوں نے جواب دِیا
ہم نہیں جانتے کہ کہاں سے تھا۔

(8) یِسُوع نے اُن سے کہا مَیں بھی تُمہیں نہیں بتاتا کہ اِن
کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا ہُوں۔

ٹھیکیداروں کی تمثِیل

(9) پھر اُس نے لوگوں سے یہ تمثِیل کہنی شرُوع کی کہ ایک

آپ کے سفر کے لیے

۲۰:۱-۴۷

صورتِ حال

یہودی راہنما سیدنا یسوع کی مقبولیت سے خائف تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ سیدنا یسوع کی پیروی کرنے والا جذباتی ہجوم رومی حکومت کی ناپسندیدگی کا سبب بنے گا اور یہودیوں پر سختی لے آئے گا اور اُن کی محدود خود مختاری کو نقصان پہنچے گا۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح یہودیوں کے منافقانہ اور باغیانہ رویے سے نفرت کرتے ہیں جو خود کو بہت ہی مذہبی ظاہر کرتے ہیں۔ اُنہوں نے مذہبی راہنماؤں سے ایک ایسا سوال پوچھا جو اُن کے محبوب بادشاہ حضرت داؤد کے بارے میں تھا اور بتایا کہ وہ داؤد سے بھی بڑے ہیں۔ (دیکھیں آیات ۴۱-۴۴)۔

فیضیابی

خداوند مسیح جانتے ہیں کہ تم منزل پر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ جانتے ہیں کہ تم اپنی غلطیوں کا کفارہ نہیں دے سکتے۔ لیکن وہ دے سکتے ہیں ۔ ”خدا نے اُسے ہمارے گناہوں کے بدلے موت کے حوالے کیا۔“ (رومیوں ۳:۲۵)۔

چونکہ وہ بے گناہ تھے اس لیے وہ کر سکتے تھے۔ چونکہ آپ سے محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے ایسا کیا۔ ”محبّت اِس میں نہیں

شخص نے تاکِستان لگا کر باغبانوں کو ٹھیکے پر دِیا اور ایک بڑی مُدّت کے لِئے پردیس چلا گیا۔ [10] اور پھل کے مَوسم پر اُس نے ایک غلام باغبانوں کے پاس بھیجا تاکہ وہ تاکِستان کے پھَل کا حِصّہ اُسے دیں لیکن باغبانوں نے اُس کو پِیٹ کر خالی ہاتھ لَوٹا دِیا۔ [11] پھِر اُس نے ایک اَور نَوکر بھیجا۔ اُنہوں نے اُس کو بھی پِیٹ کر اور بے عِزّت کر کے خالی ہاتھ لَوٹا دِیا۔ [12] پھِر اُس نے تیسرے کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُس کو بھی زخمی کر کے نِکال دِیا۔ [13] اِس پر تاکِستان کے مالِک نے کہا کہ کیا کرُوں؟ مَیں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا۔ شاید اُس کا لحاظ کریں گے۔ [14] جب باغبانوں نے اُسے دیکھا تو آپس میں صلاح کر کے کہا یہی وارِث ہے۔ اِسے قتل کریں کہ مِیراث ہماری ہو جائے۔ [15] پس اُس کو تاکِستان سے باہر نِکال کر قتل کِیا۔

اب تاکِستان کا مالِک اُن کے ساتھ کیا کرے گا؟ [16] وہ آ کر اُن باغبانوں کو ہلاک کرے گا اور تاکِستان اَوروں کو سونپ دے گا۔

اُنہوں نے یہ سُن کر کہا خُدا نہ کرے۔

[17] اُس نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا۔ پھِر یہ کیا ہے جو لکھا ہے۔ جِس پتّھر کو مِعماروں نے رد کِیا وُہی کونے کے سِرے کا پتّھر ہو گیا؟

[18] جو کوئی اُس پتّھر پر گِرے گا اُس کے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن جِس پر وہ گِرے گا اُسے پِیس ڈالے گا۔

[19] اُسی گھڑی فقیہوں اور سردار کاہِنوں نے اُسے پکڑنے کی کوشِش کی مگر لوگوں سے ڈرے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اُس

کہ ہم نے خُدا سے مُحبّت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے مُحبّت کی اور ہمارے گُناہوں کے کفّارہ کے لِئے اپنے بیٹے کو بھیجا۔" "(۱ یوحنا ۴:۱۰)

وہ ہم میں سے ایک بنے تاکہ ہم سب کو نجات دے۔

"اِس لئے کہ پاک کرنے والا اور پاک ہونے والے سب ایک ہی اصل سے ہیں۔ اِسی باعث وہ اُنہیں بھائی کہنے سے نہیں شرماتا۔" (عبرانیوں ۲:۱۱)

وہ حضرت داؤد کے سبب شرمندہ نہیں ہیں۔ تو پھر وہ آپ کی وجہ سے بھی شرمندہ نہیں ہیں۔ وہ آپ کو بھائی کہتے ہیں، وہ آپ کو بہن کہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کیا آپ اُسے نجات دہندہ کہتے ہو؟

ایک لمحہ نکال کر اس سوال کا جواب دو۔ شاید آپ کے پاس جواب نہیں۔ شاید تم کبھی نہیں جانتے تھے کہ سیدنا مسیح تم سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ لیکن اب تم جانتے ہو۔ سیدنا یسوع نے حضرت داؤد کو رد نہیں کیا۔ وہ تمہیں بھی رد نہیں کرے گا۔ وہ صرف تمہاری دعوت کے منتظر ہیں۔

تمہاری طرف سے ایک لفظ یعنی ہاں اور پھر رب کی ذات وہی کرئے گی جو اُس نے حضرت داؤد اور لاکھوں دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا: وہ تمہیں بھی اپنا کہے گی، تمہیں بھی بچائے گی اور تمہیں بھی کام میں لائے گی۔ آپ کسی طرح سے بھی اِقرار کر سکتے ہیں لیکن یہ الفاظ موزوں لگتے ہیں۔

نے یہ تمثِیل ہم پر کہی۔ (20) اور وہ اُس کی تاک میں لگے اور
جاسُوس بھیجے کہ راستباز بن کر اُس کی کوئی بات پکڑیں تاکہ اُس
کو حاکم کے قبضے اور اِختیار میں دے دیں۔

خراج دینے کی بابت سوال

(21) اُنہوں نے اُس سے یہ سوال کِیا کہ ”اَے اُستاد ہم
جانتے ہیں کہ تیرا کلام اور تعلیم دُرست ہے اور تُو کِسی کی طرف داری
نہیں کرتا بلکہ سچائی سے خُدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔ (22) ہمیں قیصر
کو خراج دینا روا ہے یا نہیں؟

(23) اُس نے اُن کی مکاری جانتے ہوئے اُن سے کہا۔
(24) ایک دِینار مجھے دِکھاؤ۔ اُس پر کِس کی صُورت اور نام ہے؟
اُنہوں نے کہا ”قیصر کا۔“

(25) اُس نے اُن سے کہا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خُدا
کا ہے خُدا کو ادا کرو۔

(26) وہ لوگوں کے سامنے اُس قَول کو پکڑ نہ سکے بلکہ اُس کے
جواب سے تعجُّب کر کے چُپ ہو رہے۔

قیامت کا سوال

(27) تب اُن صدوقیوں میں سے جو قیامت کے منکر ہیں اُن
میں سے بعض نے اُس کے پاس آ کر یہ سوال کِیا کہ (28) اَے اُستاد
مُوسیٰ نے ہمارے لئے لکھا ہے کہ اگر کِسی کا بیاہا ہوا بھائی بے
اَولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوی کو کر لے اور اپنے بھائی
کے لئے نسل پیدا کرے۔ (29) چُنانچہ سات بھائی تھے۔ پہلے نے

پیارے یسوع، میرے نجات دہندہ، میں اپنا دل تجھے سونپتا ہوں اور اپنی زندگی تجھے دیتا ہوں۔ میں رحم، قوت اور ابدی زندگی مانگتا ہوں۔ آمین۔

اِن الفاظ کو خلوصِ دل سے کہو اور یہ یقین رکھو کہ تمہارا سب سے بڑا ”جاتی جولیت“ گر چکا ہے۔ تمہاری ناکامیاں ڈھل گئی ہیں، اور موت بے اثر ہو گئی ہے۔ وہ طاقت جس نے حضرت داؤد کے دیو کو بونا بنا دیا وہی تمہارے دیو کے ساتھ بھی کر چکی ہے۔

عملی اطلاق

صرف خداوند یسوع ہی تمہارے تمام گناہوں کو مٹا سکتے ہیں ۔ وہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ چاہے آپ نے کتنے ہی گناہ کیوں نہ کئے ہوں، خداوند یسوع کی قربانی تمھیں پاک اور معاف کر سکتی ہے۔

بِیوی کی اور بے اَولاد مَر گیا۔ (30) پھِر دُوسرے نے اُسے لِیا اور
تِیسرے نے بھی۔ (31) اِسی طرح ساتوں بے اَولاد مَر گئے۔
(32) آخر کو وہ عورت بھی مَر گئی۔ (33) پس قیامت میں وہ عورت
اُن میں سے کِس کی بیوی ہو گی؟ کیونکہ وہ ساتوں کی بیوی بنی تھی۔

(34) یِسُوعؔ نے اُن سے کہا کہ اِس جہان کے فرزندوں میں
تو بیاہ شادی ہوتی ہے۔ (35) لیکن جو لوگ اِس لائِق ٹھہریں گے کہ
اُس عالم اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے شریک ہوں اُن میں بیاہ
شادی نہ ہو گی۔ (36) کیونکہ وہ پھِر مَرنے کے بھی نہیں اِس لئے کہ
فرِشتوں کے برابر ہوں گے اور قیامت کے فرزند ہو کر خدا کے
بھی فرزند ہوں گے۔ (37) لیکن اِس بات کو کہ مُردے جی اُٹھتے
ہیں مُوسیٰ نے بھی جھاڑی کے ذِکر میں ظاہِر کِیا ہے۔ چُنانچہ وہ
خُداوند کو ابرہاؔم کا خُدا اور اِضحاقؔ کا خُدا اور یعقُوبؔ کا خُدا کہتا
ہے۔ (38) لیکن خُدا مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زِندوں کا ہے کیونکہ
اُس کے نزدِیک سب زِندہ ہیں۔

(39) تب بعض فقِیہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ اَے
اُستاد تُو نے خُوب فرمایا۔ (40) کیونکہ اُن کو اُس سے پھِر کوئی سوال
کرنے کی جُرأت نہ ہُوئی۔

خداوند مسیح کس کا بیٹا ہے

(41) پھِر اُس نے اُن سے کہا مسیح کو کِس طرح داؤد کا بیٹا
کہتے ہیں؟ (42) داؤد تو زبُور میں آپ کہتا ہے کہ

خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا
میری دہنی طرف بَیٹھ۔

(43) جب تک مَیں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں
تلے کی چَوکی نہ کر دُوں۔
(44) پس داؤد تو اُسے خُداوند کہتا ہے پِھر وہ اُس کا بیٹا کیوں کر
ٹھہرا؟

یِسُوع فقِیہوں کے خِلاف خبردار کرتا ہے

(45) جب سب لوگ سُن رہے تھے تو اُس نے اپنے
شاگردوں سے کہا۔ (46) کہ فقِیہوں سے خبردار رہنا جو لمبے لمبے
جامے پہن کر پِھرنے کا شَوق رکھتے ہیں اور بازاروں میں سلام اور
عِبادت خانوں میں اعلٰی درجے کی کُرسِیاں اور ضِیافتوں میں صدر
نشِینی پسند کرتے ہیں۔ (47) جو وہ بیواؤں کے گھروں کو نِگلتے ہیں اور
دِکھاوے کے لئے نمازوں کو طول دیتے ہیں۔ اِنہیں زِیادہ سزا ہو
گی۔

باب 21

ایک بیوہ کا نذرانہ

(1) پِھر اُس نے آنکھ اُٹھا کر اُن دَولت مندوں کو دیکھا جو
اپنی نذروں کے رُوپے ہیکل کے خزانے میں ڈال رہے تھے۔ (2) اور
ایک کنگال بیوہ کو بھی اُس میں دو دمڑیاں ڈالتے دیکھا۔ (3) اِس پر
اُس نے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس کنگال بیوہ نے سب سے
زِیادہ ڈالا۔ (4) کیونکہ اُن سب نے تو اپنے مال کی بُہتات سے نذر کا
چندہ ڈالا مگر اِس نے اپنی ناداری کی حالت میں جتنی روزی اُس کے

آپ کے سفر کے لیے

۲۱:۱-۲۲، ۱۷

صورتِ حال

ہیکل تقریباً ۵۱۶ قبلِ مسیح میں دوبارہ تعمیر کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ، ہیرودیس نے ہیکل کی ایک بڑی تجدید اور توسیع کا کام کیا تھا۔ خداوند یسوع المسیح نے پیش گوئی کی کہ ایذائیں آئیں گی اور ہیکل تباہ کر دی جائے گی۔

پاس تھی سب ڈال دی۔

یِسُوع ہیکل کی بربادی کی پیشین گوئی کرتا ہے

(5) اور جب بعض لوگ ہیکل کی بابت کہہ رہے تھے کہ وہ نفیس پتّھروں اور نذر کی ہُوئی چیزوں سے آراستہ ہے تو اُس نے کہا۔ (6) وہ دن آئیں گے کہ اِن چیزوں میں سے جو تُم دیکھتے ہو یہاں کِسی پتّھر پر پتّھر باقی نہ رہے گا جو گِرایا نہ جائے۔

مصیبتیں اور ایذائیں

(7) اُنہوں نے اُس سے پُوچھا کہ "اَے اُستاد! پھر یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور جب وہ ہونے کو ہوں اُس وقت کا کیا نِشان ہے؟"

(8) اُس نے کہا خبردار! گُمراہ نہ ہونا کیونکہ بُہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ مَیں ہی ہوں اور یہ بھی کہ وقت نزدِیک آ پُہنچا ہے۔ تُم اُن کے پِیچھے نہ چلے جانا۔ (9) اور جب لڑائیوں اور فسادوں کی افواہیں سُنو تو گھبرا نہ جانا کیونکہ اُن کا پہلے واقع ہونا ضرور ہے لیکن اُس وقت فوراً خاتِمہ نہ ہو گا۔

(10) پھر اُس نے اُن سے کہا کہ قَوم پر قَوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ (11) اور بڑے بڑے بَھونچال آئیں گے اور جابجا کال اور مری پڑے گی اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نِشانیاں ظاہِر ہوں گی۔ (12) لیکن اِن سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سبب سے تُمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عِبادت خانوں کی عدالت کے حوالے کریں گے اور قَید خانوں

مشاہدہ

بطور سیدنا یسوع المسیح کے شاگرد ہمیں بھی ایذارسانی کے لیے تیار رہنا چاہیے اور دنیا کی صورت حال کو سمجھنا چاہئے۔ چونکہ خداوند یسوع خدائے عظیم ہیں، ہم اِس بات سے بڑی تسلی حاصل کر سکتے ہیں کہ ایک دن وہ واپس آئیں گے اور ہر چیز کو درست کریں گے۔

فیضیابی

کائنات کی حتمی آواز خداوند یسوع المسیح ہیں۔ وہ بہت سی آوازوں میں سے ایک نہیں بلکہ تمام آوازوں پر غالب "آوازِ واحد" ہیں۔

اس دعوے کے ساتھ آپ حد پار کر لیتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس امتیاز سے پیچھے ہٹتے ہیں کہ سیدنا یسوع کو دیندار، خدا جیسا، خدا سے الہام یافتہ کہو یا اُسے "آوازوں میں سے ایک آواز" کہو لیکن "آواز واحد" نہیں اُسے اچھا انسان کہو، مگر "بشر کی شکل میں خدا" نہیں کہو۔

لیکن "اچھا انسان" کہنا ہی وہ اصطلاح ہے جو ہم استعمال نہیں کر سکتے۔ ایک اچھا انسان وہ کچھ، نہ کہتا جو سیدنا یسوع نے کہا اور نہ ہی وہ دعوے کرتا جو اُس نے کیے۔ یا تو ایسا جھوٹا انسان کر سکتا ہے۔ یا پھر خدا کر سکتا ہے۔ اگر آپ اُسے ان دونوں کے درمیان دیکھیں، تو آپ ایک الجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ کوئی بھی شخص خداوند یسوع کے برابر ہونے پر خداوند یسوع سے زیادہ یقین نہیں رکھ سکتا۔

اُس کے پیروکاروں نے اُسے سجدہ کیا، اور اُس نے اُنہیں روکا نہیں۔

میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حاکِموں کے سامنے حاضِر کریں
گے۔ (13) اور یہ تُمہارا گواہی دینے کا مَوقع ہو گا۔ (14) پس اپنے دِل
میں ٹھان رکھّو کہ ہم پہلے سے فِکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں۔
(15) کیونکہ مَیں تُمہیں اَیسی زُبان اور حِکمت دُوں گا کہ
تُمھارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خِلاف کہنے کا مقدُور نہ ہو
گا۔ (16) اور تُمہیں ماں باپ اور بھائی اور رِشتے دار اور دوست بھی
پکڑوائیں گے بلکہ وہ تُم میں سے بعض کو مَرواڈالیں گے۔ (17) اور
میرے نام کے سبب سے سب لوگ تُم سے عداوت رکھیں
گے۔ (18) لیکن تُمہارے سَر کا ایک بال بھی بیکانہ ہو گا۔ (19) اپنے
صبر سے تُم اپنی جانیں بچائے رکھّوگے۔

یروشلیم کی بربادی کی پیشین گوئی

(20) پھر جب تُم یرُوشلیم کو فَوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان
لینا کہ اُس کا اُجڑ جانا نزدِیک ہے۔ (21) اُس وقت جو یہودیہ میں
ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور جو یروشلیم کے اندر ہوں باہر نکل
جائیں اور جو دیہات میں ہوں شہر میں نہ جائیں۔ (22) کیونکہ یہ
اِنتقام کے دن ہوں گے جِن میں سب باتیں جو لکھی ہیں پُوری ہو
جائیں گی۔ (23) اُن پر افسوس ہے جو اُن دِنوں میں حامِلہ ہوں اور
جو دُودھ پلاتی ہوں! کیونکہ مُلک میں بڑی مُصیبت اور اِس قَوم پر
غضب ہو گا۔ (24) اور وہ تلوار کا لُقمہ ہو جائیں گے اور اسیر ہو کر
سب قَوموں میں پُہنچائے جائیں گے اور جب تک غَیر قَوموں کی
مِیعاد پُوری نہ ہو یروشلیم غَیر قَوموں سے پامال ہوتا رہے گا۔

مقدس پطرس، توما، اور مرتھا نے اُسے "خدا کا بیٹا" کہا تو اُس نے اُنہیں غلط نہیں کہا۔

اپنے مقدمے میں، جب اُس کے مخالفین نے پوچھا، "کیا تو خدا کا بیٹا ہے؟" تو اُس نے کہا، "تم خود کہہ رہے ہو کہ میں ہوں" (لوقا ۲۲: ۷۰)

اُس کا مقصد، اُس کے اپنے الفاظ میں یہ تھا کہ "اپنی جان بہتوں کے فدیئے میں دے۔" (متی ۲۰:۲۸)

یسوع کے مطابق، کوئی بھی اُس کی جان نہیں لے سکتا۔ اپنی جان کے بارے میں انہوں نے کہا، "کوئی اُسے مُجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اُسے آپ ہی دیتا ہُوں۔ مُجھے اُس کے دینے کا بھی اِختیار ہے اور اُسے پھِر لینے کا بھی اِختیار ہے۔" (یوحنا ۱۰:۱۸)

وہ یوحنا ۱۴ باب ۹ آیت میں پرسکون اوردلجمعی سے فرماتے ہیں۔ "جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔"

اور کیا یوحنا ۸ باب ۵۸ آیت میں الفاظ اِس سے زیادہ کفر آمیز ہیں؟ "پہلے اس سے پہلے کہ ابرہام تھا، میں ہوں۔" یہ دعویٰ یہودیوں کو غصے میں لے آیا۔ "وہ اُسے سنگسار کرنے کے لیے پتھر اُٹھانے لگے۔" (یوحنا ۸:۵۹)۔ کیوں؟ کیونکہ صرف خدا تعالیٰ ہی "میں ہوں" کہلانے کے لائق ہے۔ اور جب خداوند یسوع نے اپنے آپ کو "میں ہوں" کہا تو اُس نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے برابر قرار دیا " راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا۔" (یوحنا 14:6)

عملی اطلاق

ہم سب نے اپنی زندگی میں کسی نہ کسی موقع کا بے صبری سے انتظار کیا ہے۔ کیا آپ سیدنا مسیح کی واپسی کے منتظر ہیں؟ کیا آپ سالگرہ یا سالگرہ کی تقریب کے انتظار میں زیادہ پُرجوش ہوتے ہیں؟ کیوں نہیں؟ آپ خداوند مسیح کی واپسی کی تیاری کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

اِبنِ آدمؔ کی آمد

(25) اور سُورج اور چاند اور سِتاروں میں نِشان ظاہِر ہوں گے اور زمِین پر قَوموں کو تکلِیف ہو گی کیونکہ وہ سمُندر اور اُس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ (26) اور ڈر کے مارے اور زمِین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اِس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہِلائی جائیں گی۔ (27) اُس وقت لوگ اِبنِ آدمؔ قُدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادِل میں آتے دیکھیں گے۔ (28) اور جب یہ باتیں ہونے لگیں تو سِیدھے ہو کر سر اُوپر اُٹھانا اِس لئے کہ تُمہاری مَخلصی نزدِیک ہو گی۔

انجیر کے درخت سے سبق

(29) اور اُس نے اُن سے ایک تمثِیل کہی کہ انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو۔ (30) جب اُن میں کونپلیں نکل آتی ہیں تُم دیکھ کر آپ ہی جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدِیک ہے۔ (31) اِسی طرح جب تُم اِن باتوں کو ہوتے دیکھو تو جان لو کہ خُدا کی بادشاہی نزدِیک ہے۔

(32) مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگِز تمام نہ ہو گی۔ (33) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگِز نہ ٹلیں گی۔

چوکس رہنے کی ضرُورت

(34) پس خبردار رہو۔ اَیسا نہ ہو کہ تُمہارے دِل عیاشی اور

نشے بازی اور اِس زِندگی کی فِکروں سے سُست ہو جائیں اور وہ دِن تُم پر پھندے کی طرح ناگہاں آ پڑے۔ [35] کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوئے زمین پر مَوجُود ہوں گے اُن سب پر وہ اِسی طرح آ پڑے گا۔ [36] پس ہر وقت جاگتے اور دُعا کرتے رہو تا کہ تُم کو اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور اِبنِ آدؔم کے حضُور کھڑے ہونے کا مقدُور ہو۔

[37] اور وہ ہر روز ہیکل میں تعلیم دیتا تھا اور رات کو باہر جا کر اُس پہاڑ پر رہا کرتا تھا جو زَیتُون کا کہلاتا ہے۔ [38] اور صُبح سویرے سب لوگ اُس کی باتیں سننے کو ہیکل میں اُس کے پاس آیا کرتے تھے۔

باب 22

مشورہِ قتل

[1] اور عیدِ فطیر جس کو عیدِ فَسح کہتے ہیں نزدِیک تھی۔ [2] اور سردار کاہن اور فقیہہ موقع ڈُھونڈ رہے تھے کہ اُسے کِس طرح قتل کریں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔

یہودہ کی خیانت

[3] اور شیطان یہوداؔہ میں سمایا جو اِسکریوتی کہلاتا اور اُن بارہ میں شُمار کِیا جاتا تھا۔ [4] اُس نے جا کر سردار کاہنوں اور لشکر کے سرداروں سے مشورَہ کِیا کہ اُس کو کِس طرح اُن کے حوالے کرے۔ [5] وہ خُوش ہُوئے اور اُسے رُوپے دینے کا اِقرار کِیا۔

(6) اُس نے مان لیا اور مَوقع ڈُھونڈنے لگا کہ بغیر ہنگامے کے اسے اُن کے حوالے کر دے۔

آخری کھانا

(7) اور عِیدِ فطیر کا دِن آیا جس میں فَسح ذبح کرنا فرض تھا۔ (8) اور یِسُوعؔ نے پطرسؔ اور یُوحنّا کو یہ کہہ کر بھیجا کہ جا کر ہمارے کھانے کے لئے فَسح تیّار کرو۔ (9) اُنہوں نے اُس سے کہا تُو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیّار کریں؟

(10) اُس نے اُن سے کہا دیکھو شہر میں داخِل ہوتے ہی تُمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا لئے ہوئے ملے گا۔ جِس گھر میں وہ جائے اُس کے پیچھے چلے جانا۔ (11) اور گھر کے مالِک سے کہنا کہ اُستاد تُجھ سے کہتا ہے وہ مہمان خانہ کہاں ہے جِس میں مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ فَسح کھاؤں؟ (12) وہ تُمہیں ایک بڑا بالا خانہ آراستہ کِیا ہوا دِکھائے گا۔ وہیں تیّاری کرنا۔

(13) اُنہوں نے جا کر جَیسا اُس نے اُن سے کہا تھا وَیسا ہی پایا اور فَسح تیّار کِیا۔

عشائے ربانی

(14) جب وقت ہو گیا تو وہ کھانا کھانے بیٹھا اور رسُول اُس کے ساتھ بیٹھے۔ (15) اس نے اُن سے کہا مُجھے بڑی آرزُو تھی کہ دُکھ سہنے سے پہلے یہ فَسح تُمہارے ساتھ کھاؤُں۔ (16) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اُسے کبھی نہ کھاؤُں گا جب تک وہ خُدا کی بادشاہی میں پُورا نہ ہو۔

(17) پھر اُس نے پیالہ لے کر شُکر کِیا اور کہا کہ اِس کو لے کر
آپس میں بانٹ لو۔ (18) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ انگور کا
شِیرہ اب سے کبھی نہ پیوں گا جب تک خُدا کی بادشاہی نہ آ لے۔

(19) پِھر اُس نے روٹی لی اور شُکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر
اُن کو دی کہ یہ میرا بدن ہے جو تُمہارے واسطے دِیا جاتا ہے۔ میری
یادگاری کے لِئے یہی کِیا کرو۔ (20) اور اِسی طرح کھانے کے بعد
پیالہ یہ کہہ کر دِیا کہ یہ پیالہ میرے اُس خُون میں نیا عہد ہے جو
تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے۔

(21) مگر دیکھو میرے پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ
میز پر ہے۔ (22) کیونکہ اِبنِ آدمؔ تو جَیسا اُس کے واسطے مقرر ہے
جاتا ہی ہے مگر اُس شخص پر افسوس ہے جِس کے وسیلے سے وہ
پکڑوایا جاتا ہے!

(23) اِس پر وہ آپس میں پُوچھنے لگے کہ ہم میں سے کَون ہے
جو یہ کام کرے گا؟

بڑا ہونے پر بحث

(24) اور اُن میں یہ تکرار بھی ہُوئی کہ ہم میں سے کَون بڑا
سمجھا جاتا ہے؟ (25) اُس نے اُن سے کہا کہ غَیر قَوموں کے بادشاہ
اُن پر حُکومت چلاتے ہیں اور جو اُن پر اِختیار رکھتے ہیں وہ محسن
کہلاتے ہیں۔ (26) مگر تُم اَیسے نہ ہونا بلکہ جو تُم میں بڑا ہے وہ
چھوٹے کی مانِند اور جو سردار ہے وہ خِدمت کرنے والے کی مانِند
بنے۔ (27) کیونکہ بڑا کَون ہے؟ وہ جو کھانا کھانے بیٹھتا یا وہ جو

خِدمت کرتا ہے؟ کیا وہ نہیں جو کھانا کھانے بیٹھا ہے؟ لیکن مَیں تُمہارے درمیان خِدمت کرنے والے کی مانِند ہُوں۔

(28) مگر تُم وہ ہو جو میری آزمایشوں میں برابر میرے ساتھ رہے۔ (29) اور جیسے میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہی مقرر کی ہے مَیں بھی تمھارے لئے مقرر کرتا ہوں۔ (30) تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ تُم تختوں پر بَیٹھ کر اِسرائیلؔ کے بارہ قبیلوں کا اِنصاف کروگے۔

پطرس کے انکار کی نبوت

(31) شمعُوؔن! شمعُوؔن! دیکھ شیطان نے تُم لوگوں کو مانگ لیا تاکہ گندم کی طرح پھٹکے۔ (32) لیکن مَیں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے اور جب تُو رجُوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبُوط کرنا۔

(33) اُس نے اُس سے کہا "اَے خُداوند! تیرے ساتھ مَیں قَید ہونے بلکہ مَرنے کو بھی تیّار ہوں۔"

(34) اُس نے کہا اَے پطرؔس مَیں تُجھ سے کہتا ہوں کہ آج مُرغ بانگ نہ دے گا جب تک تُو تین بار میرا اِنکار نہ کرے کہ مُجھے نہیں جانتا۔

بٹوا، جھولی اور تلوار

(35) پھر اُس نے اُن سے کہا کہ جب مَیں نے تُمھیں بٹوے اور جھولی اور جُوتی بغیر بھیجا تھا کیا تُم کِسی چیز کے مُحتاج رہے تھے؟

اُنہوں نے کہا "کسی چیز کے نہیں۔"

(36) اُس نے اُن سے کہا مگر اب جِس کے پاس بٹوا ہو وہ
اُسے لے اور اِسی طرح جھولی بھی اور جِس کے پاس نہ ہو وہ اپنی
پوشاک بیچ کر تلوار خرِیدے۔ (37) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ
یہ جو لِکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گِنا گیا اُس کا میرے حق میں پُورا
ہونا ضرور ہے۔ اِس لئے کہ جو کُچھ مُجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پُورا
ہونا ہے۔

(38) انہوں نے کہا "اَے خُداوند! دیکھ یہاں دو تلواریں
ہیں۔"

اُس نے اُن سے کہا۔ بس بس۔

کوہِ زیتون پر خداوند یسوع کی دعا

(39) پھِر وہ نکل کر اپنے دستور کے مُوافِق زَیتون کے پہاڑ
کو گیا اور شاگِرد اُس کے پیچھے ہو لئے۔ (40) اور اُس جگہ پُہنچ کر اُس
نے اُن سے کہا دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔

(41) اور وہ اُن سے بمُشکِل الگ ہو کر کوئی پتّھر کا ٹپّہ آگے
بڑھا اور گُھٹنے ٹیک کر یُوں دُعا کرنے لگا کہ (42) اَے باپ اگر تُو
چاہے تو یہ پیالہ مُجھ سے ہٹا لے تَو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری
ہی مرضی پُوری ہو۔ (43) اور آسمان سے ایک فرِشتہ اُس کو دِکھائی
دِیا۔ وہ اُسے تقوِیت دیتا تھا۔ (44) پھِر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر
اَور بھی دِل سوزی سے دُعا کرنے لگا اور اُس کا پسِینہ گویا خُون کی
بڑی بڑی بُوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

سیدنا یسوع: خدا کے دائرۂ اختیار کا مالک

خدا تعالیٰ نے آخرت کو راز نہیں رکھا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم پوری تصویر دیکھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم جان لیں کہ آخر کار فتح اُس کی ہی ہو گی۔ اور وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ زندگی کے اس اسٹیج پر جو برائی ہم دیکھتے ہیں وہ اتنی طاقتور نہیں جتنی ہمیں دکھائی دیتی ہے۔

بہت سی آیات ان سچائیوں کو سکھاتی ہیں لیکن میری پسندیدہ چند آیات وہ ہیں جو لوقا نے قلمبند کیں۔

یہ الفاظ سیدنا یسوع المسیح نے اپنی موت سے ایک رات پہلے کہے۔ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ بالا خانے میں ہے۔ وہ اُس کی یہ پیش گوئی سن کر حیران رہ جاتے ہیں کہ اُن میں سے ایک اُسے دھوکہ دے گا۔ اُن کا دفاعی رویہ ایک بحث کو جنم دیتا ہے، اور وہ بحث خداوند یسوع کو خدمت کی تلقین کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ پھر اچانک، خداوند یسوع المسیح حضرت شمعون پطرس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور یہ دلچسپ بات کہتے ہیں۔ "شمعُون! شمعُون! دیکھ شَیطان نے تُم لوگوں کو مانگ لِیا تاکہ گیہُوں کی طرح پھٹکے۔ لیکن مَیں نے تیرے لئِے دُعا کی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے اور جب تُو رجُوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبُوط کرنا۔" (لوقا ۲۲:۳۱۔۳۲)

یہ آیات ہمیں نظر نہ آنے والی دنیا کی ایک جھلک دکھاتی ہیں۔ یہ بہت سے سوالات پیدا کرتی ہیں لیکن ساتھ ہی بہت سا اطمینان بھی دیتی ہیں جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ اختیار کی زنجیر موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ خدا کا مکمل کنٹرول ہے اور شیطان ایک مضبوط زنجیر سے بندھا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اُس فعل پر غور کیا جو شیطان کے نام کے بعد آیا؟

"مانگ لیا۔۔"

شیطان نے نہ تو کوئی حکم دیا، نہ فیصلہ کیا، نہ زبردستی کی۔ اُس نے صرف اجازت مانگی۔ جیسے اُس نے حضرت ایوب کو آزمانے کی اجازت مانگی تھی، ویسے ہی اُس نے جنابِ شمعون پطرس کو آزمانے کی بھی اجازت مانگی۔ یہ کسی حد تک ہمارے ذہن میں اُس پرانے سانپ کی تصویر کو دوبارہ تشکیل دیتا ہے۔ ہے نا؟ جہاں ہم شیطان کو اندھیرے کا زبردست ڈارتھ ویڈر (Darth Vader) سمجھتے ہیں، لیکن اب وہ سنکی گلی کا ایک کمزور سا بدمعاش ہے جو بہادر بننے کی کوشش کرتا ہے لیکن جیسے ہی خدا تعالی اپنی طاقت دکھاتا ہے فوراً دبک جاتا ہے۔

"اُہ۔۔۔ اُہ۔۔۔ میں جنابِ پطرس پر کچھ آزمائش ڈالنا چاہوں گا — اگر، آپ کو اعتراض نہ ہو۔" اختیار کی زنجیر بالکل واضح ہے۔ شیطان خدا کی حدود سے باہر کچھ نہیں کر سکتا اور خدا شیطان کو اپنے بادشاہی کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

(45) جب دُعا سے اُٹھ کر شاگردوں کے پاس آیا تو اُنہیں غم
کے مارے سوتے پایا۔ (46) اور اُن سے کہا تُم کیوں سوتے ہو؟ اُٹھ
کر دُعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔

یِسُوع کی گرِفتاری

(47) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک ہجوم آیا اور اُن بارہ
میں سے وہ جِس کا نام یہُوداہؔ تھا اُن کے آگے آگے تھا۔ وہ یِسُوعؔ
کے پاس آیا کہ اُس کا بوسہ لے۔ (48) یِسُوعؔ نے اُس سے کہا
اَے یہوداہؔ کیا تُو بوسہ لے کر ابن آدمؔ کو پکڑواتا ہے؟

(49) جب اُس کے ساتھیوں نے معلُوم کِیا کہ کیا ہونے والا
ہے تو کہا اَے خُداوند کیا ہم تلوار چلائیں؟ (50) اور اُن میں سے
ایک نے سردار کاہن کے نوکر پر چلا کر اُس کا دہنا کان اُڑا دِیا۔

(51) یِسُوعؔ نے جواب میں کہا اِتنا ہی کافی ہے اور اُس کے
کان کو چُھو کر اُس کو اچّھا کیا۔

(52) پھر یِسُوعؔ نے سردار کاہنوں اور ہیکل کے سرداروں
اور بزرگوں سے جو اُس پر چڑھ آئے تھے کہا کیا تُم مجھے ڈاکُو جان کر
تلواریں اور لاٹھیاں لے کر نکلے ہو؟ (53) جب مَیں ہر روز ہیکل
میں تُمہارے ساتھ تھا تو تُم نے مُجھ پر ہاتھ نہ ڈالا لیکن یہ تمھاری
گھڑی اور تارِیکی کا اِختیار ہے۔

پطرسؔ یِسُوع کا اِنکار کرتا ہے

(54) پھر وہ اُسے پکڑ کر لے چلے اور سردار کاہن کے گھر
میں لے گئے اور پطرسؔ فاصلے پر اُس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا۔

[55] اور جب اُنہوں نے صحن کے بیچ میں آگ جلائی اور مِل کر بیٹھے تو پطرؔس اُن کے بیچ میں بَیٹھ گیا۔ [56] ایک لَونڈی نے اُسے آگ کی رَوشنی میں بَیٹھا ہُوا دیکھ کر اُس پر خُوب نِگاہ کی اور کہا" یہ بھی اُس کے ساتھ تھا۔"

[57] مگر اُس نے یہ کہہ کر اِنکار کِیا کہ" اَے عورت مَیں اُسے نہیں جانتا۔"

[58] تھوڑی دیر کے بعد کوئی اَور اُسے دیکھ کر کہنے لگا کہ "تُو بھی اُن ہی میں سے ہے۔"

پطرؔس نے کہا" میاں مَیں نہیں ہوں۔"

[59] کوئی گھنٹے بھر کے بعد ایک اور شخص یقینی طَور سے کہنے لگا کہ یہ آدمی بیشک اُس کے ساتھ تھا کیونکہ گلیلی ہے۔

[60] پطرؔس نے کہا" میاں مَیں نہیں جانتا تُو کیا کہتا ہے۔"

وہ کہہ ہی رہا تھا کہ اُسی دَم مُرغ نے بانگ دی۔ [61] اور خُداوند نے پِھر کر پطرؔس کی طرف دیکھا اور پطرؔس کو خُداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس سے کہی تھی کہ آج مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا۔ [62] اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔

سپاہی یِسُوع کو مارتے اور ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں

[63] اور جو آدمی یِسُوعؔ کو پکڑے ہُوئے تھے اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑاتے اور مارتے تھے۔ [64] اور اُس کی آنکھیں بند کرکے اُس سے پُوچھتے تھے کہ نبوت سے بتا تجھے کس نے مارا؟ [65] اور اُنہوں نے طعنے مار مار کر اَور بھی بہت سی باتیں اُس کے خِلاف کہیں۔

یِسُوع کی صدرِ عدالت کے سامنے پیشی

(66) جب دِن ہوا تو سردار کاہن اور فقِیہہ یعنی قَوم کے
بزرگوں کی مجلِس جمع ہُوئی اور اُنہوں نے اُسے اپنی صدرِ عدالت
میں لے جا کر کہا۔ (67) ”اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔“
اُس نے اُن سے کہا اگر مَیں تُم سے کہوں تو یقین نہ کرو
گے۔ (68) اور اگر پُوچھوں تو جواب نہ دو گے۔ (69) لیکن اب سے
اِبنِ آدمؔ قادِرِ مُطلق خُدا کی دہنی طرف بَیٹھا رہے گا۔
(70) اِس پر اُن سب نے کہا ”پس کیا تُو خُدا کا بیٹا ہے؟“
اُس نے اُن سے کہا تُم خُود کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں۔
(71) اُنہوں نے کہا اب ہمیں گواہی کی کیا حاجت رہی؟
کیونکہ ہم نے خُود اُسی کے مُنہ سے سُن لیا ہے۔

باب 23

پِیلاطُسؔ کے سامنے پیشی

(1) پھر اُن کی ساری جماعت اُٹھ کر اُسے پِیلاطُسؔ کے پاس
لے گئی۔ (2) اور اُنہوں نے اُس پر اِلزام لگانا شرُوع کیا کہ اِسے ہم
نے اپنی قَوم کو بہکاتے اور قَیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور
اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔
(3) پِیلاطُسؔ نے اُس سے پُوچھا ”کیا تُو یہُودِیوں کا بادشاہ
ہے؟“

آپ کے سفر کے لیے

۲۳:۱-۵۶

صورتِ حال

ہیکل کے سردار کاہنوں کے اکسانے پر ایک غصے سے بھرا ہجوم پیلاطس سے مطالبہ کرنے لگا کہ وہ سیدنا یسوع المسیح کو مصلوب کرے۔ پیلاطس جانتا تھا کہ موت کی سزا دینے کا اُس کے پاس کوئی جواز نہیں تھا۔

مشاہدہ

خداوند یسوع المسیح نے صلیب پر اپنی قربانی

کے ذریعے اپنا زمینی مشن پورا کیا اور گناہ کا کفارہ ادا کیا۔

فیضیابی

بادشاہ نے ایک گہری سانس لی۔

اُس نے نور کے شہزادے کی طرف دیکھا۔ ”اندھیرا بہت شدید ہو گا“۔ اُس نے اپنے بیٹے کے بے داغ چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ”دُکھ ناقابلِ برداشت ہو گا۔“ پھر وہ رُکا اور اپنے تاریک جہان کی طرف دیکھا۔ جب اُس نے نظریں اوپر اٹھائی تو اُس کی آنکھیں نم تھیں۔ ”لیکن کوئی اور راستہ بھی تو نہیں ہے۔“

بیٹے نے ستاروں کی طرف دیکھا جیسے ہی اُس نے باپ کا جواب سُنا۔ ”تیری مرضی پوری ہو۔“ آہستہ آہستہ وہ الفاظ جو بیٹے کی موت کا باعث بنیں گے، باپ کے ہونٹوں سے نکلنے لگے۔

”موت کی گھڑی، قربانی کا لمحہ، یہ تیرا وقت ہے۔ جھوٹے قربان گاہوں پر جھوٹے برّوں کے ساتھ لاکھوں بار دہرایا گیا منظر؛ اب سچ کا لمحہ آ گیا ہے۔ اے میرے بیٹے، میرے بچے، آسمان کی طرف دیکھ اور میرا چہرہ دیکھنے سے پہلے اُسے یاد رکھ، میری آواز سننے سے پہلے اُسے سن لے، کیونکہ میں اُسے خاموش کرنے والا ہوں۔ کاش میں تجھے اور اُنہیں بچا سکتا۔ لیکن وہ نہ دیکھتے ہیں، نہ سنتے ہیں۔ زندہ کو مرنا ہو گا تاکہ مرنے والے جی سکیں۔ وقت آ گیا ہے کہ برّے کو مارا جائے۔“

جب خدا نے یہ کام انجام دیا، تو ضرور اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ ہر جھوٹ، ہر

اُس نے اُس کے جواب میں کہا تُو خُود کہتا ہے۔

(4) پیلاطسؔ نے سردار کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا ”مَیں اِس شخص میں کُچھ قصُور نہیں پاتا۔“

(5) مگر وہ اَور بھی زور دے کر کہنے لگے کہ یہ تمام یہُودیہ میں بلکہ گلیل سے لے کر یہاں تک لوگوں کو سکھا سکھا کر اُبھارتا ہے۔

یِسُوعؔ کو ہیرودیس کے پاس بھیجا جاتا ہے

(6) یہ سُن کر پِیلاطُسؔ نے پُوچھا ”کیا یہ آدمی گلیلی ہے؟“ (7) اور یہ معلُوم کر کے کہ ہیرودیسؔ کی عملداری کا ہے اُسے ہیرودیسؔ کے پاس بھیجا کیونکہ وہ بھی اُن دِنوں یروشلیم میں تھا۔ (8) ہیرودیسؔ یِسُوعؔ کو دیکھ کر بہت خُوش ہوا کیونکہ وہ مدت سے اُسے دیکھنے کا مُشتاق تھا۔ اِس لئے کہ اُس نے اُس کا حال سُنا تھا اور اُس کا کوئی معجزہ دیکھنے کا اُمیدوار تھا۔ (9) اور وہ اُس سے بُہتیری باتیں پُوچھتا رہا مگر اُس نے اُسے کُچھ جواب نہ دِیا۔ (10) اور سردار کاہن اور فقِیہہ کھڑے ہُوئے زور شور سے اُس پر اِلزام لگاتے رہے۔ (11) پھر ہیرودیسؔ نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کِیا اور ٹھٹھوں میں اُڑایا اور چمک دار پوشاک پہنا کر اُس کو پِیلاطُسؔ کے پاس واپس بھیجا۔ (12) اور اُسی دِن ہیرودیسؔ اور پِیلاطُسؔ آپس میں دوست ہو گئے کیونکہ پہلے اُن میں دُشمنی تھی۔

قتل کا حکم

(13) پھر پِیلاطُسؔ نے سردار کاہنوں اور سرداروں اور عام

پیلاطس

اگر خداوند یسوع المسیح کے مقدمے کا ذکر نہ ہوتا تو شاید زیادہ تر لوگ پیلاطس کے نام سے بھی واقف نہ ہوتے۔ وہ ایک غیر نمایاں، نچلی سطح کا رومی سیاستدان تھا۔ اگر اُس میں کوئی صلاحیت تھی بھی تو وہ غلط فیصلے کرنے کی غیر معمولی مہارت تھی۔

۲۶ عیسوی میں شہنشاہ تبریاس قیصر نے اُسے رومی مقبوضہ یہودیہ میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے مقرر کیا۔ بطور گورنر اُس کے پہلے حکم کا مقصد یروشلم میں شہنشاہ کی تصاویر جگہ جگہ لگانا تھا۔ مورخ یوسفیوس لکھتا ہے کہ عوامی ردعمل اتنا شدید تھا کہ پیلاطس کو ایک ہفتے کے اندر اندر پیچھے ہٹنا پڑا اور وہ تصاویر ہٹا دی گئیں۔

پھر پیلاطس نے ایک اور غیر ذمہ دارنہ فیصلہ کیا۔ اُس نے ہیکل کے خزانے سے رقم نکال کر اپنے سرکاری منصوبوں پر خرچ کرنے کی کوشش کی۔ متوقع طور پر ہزاروں یہودی سڑکوں پر نکل آئے اور احتجاج کرنے لگے۔ پیلاطس جو عوامی جذبات سے نابلد تھا نے بھلا کیا، کیا؟ اُس نے اپنے سپاہیوں کو سادہ لباس میں مظاہرین میں شامل ہونے کا حکم دیا اور اُنہیں ہدایت دی کہ موقع ملتے ہی اپنی پوشیدہ لاٹھیاں اور تلواریں نکالیں اور مظاہرین کو ماریں۔ اس کارروائی کے بعد پیلاطس کو اپنی نئی رعایا کی شدید نفرت کا سامنا کرنا پڑا، اور جلد ہی روم میں اسکی ساکھ کمزور ہونے لگی۔

چنانچہ جب ایک رات دیر گئے یہودی مذہبی رہنما ایک ہنگامہ خیز ربی—یسوع—کی فوری سزائے موت کا مطالبہ لے کر اُس کے دروازے پر پہنچے، تو پیلاطس اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ شاید یہی وہ موقع تھا جب وہ اپنی مقبولیت اور ساکھ کو دوبارہ بحال کر سکتا تھا۔

لیکن معاملہ اُس کے خیال سے کہیں زیادہ پیچیدہ ثابت ہوا۔ دائرہ اختیار کا مسئلہ تھا گواہوں کے بیانات میں تضاد تھا اور مذہبی معاملات پر ایسی تکنیکی باتیں ہو رہی تھیں جو پیلاطس جیسے غیر مذہبی شخص کی سمجھ سے باہر تھیں۔ اُس کے معاونین نے اُسے یاد دلایا کہ ابھی کچھ دن پہلے ایک جشن میں یسوع مرکزی شخصیت کے طور پر پیش ہوا تھا۔ پھر اُسے اپنی بیوی کا ایک عجیب پیغام موصول ہوا—ایک ڈراؤنے خواب کے بارے میں—جس میں اُس نے پیلاطس سے التجا کی کہ وہ اس مقدمے سے دُور رہے (متی ۲۷:۱۹ دیکھیں)۔

اور پھر یہ بھی مسئلہ تھا کہ خود خداوند یسوع المسیح دورانِ پوچھ گچھ ایک پُراسرار خاموشی اختیار کیے ہوئے تھے۔ سیدنا یسوع سے سوالات کرنا پیلاطس کے لیے بے چینی کا سبب بن رہا تھا۔

صبح تک تھکا ہارا پیلاطس اپنے ناخن تک چبا چکا تھا اور اب اُس کے پاس کوئی مناسب راستہ باقی نہیں بچا تھا۔ آخری کوشش کے طور پر اُس نے ہجوم سے اپیل کی جو رات بھر بڑھتا جا رہا تھا۔ اُس نے ایک سمجھوتے کی پیشکش کی۔ "کیسا رہے گا اگر میں ایک

حقیقی مجرم — براباّ — کو سزائے موت دوں، یسوع کو نہیں؟" (متی ۲۷: ۱۵-۱۷؛ مرقس ۱۵: ۹-۱۲؛ لوقا ۲۳: ۱۶-۲۰؛ یوحنا ۱۸: ۳۹-۴۰ دیکھیں)۔

لیکن ہجوم نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ سیدنا یسوع کو سزائے موت دلوانا چاہتے تھے اور ستم ظریفی یہ کہ وہ زور زور سے چیخنے لگے۔ "اُس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر ہو!" (متی ۲۷: ۲۵)۔

پیلاطس جھک گیا۔ اُس نے لوگوں کو وہی دیا جو وہ چاہتے تھے۔ یہ فیصلہ نہ تو اُسے مقبول بنا سکا اور نہ ہی اُس کی ساکھ بحال ہوئی — البتہ یہ ضرور ہوا کہ وہ بدنام ہو گیا۔ رسولوں کے عقیدے میں اُس کا ذکر آنے کی وجہ سے تقریباً دو ہزار سال سے ہر اتوار مسیحی اُس بے بس اور کمزور سیاستدان کو یاد کرتے ہیں جس نے ایک بے گناہ کو موت کے حوالے کیا۔ لیکن عقیدے میں اس سے بھی بڑی یاد دہانی یہ ہے خدا نے اُس ناقابلِ بیان فیصلے کو بھی اپنی ناقابلِ تصور بھلائی کے لیے استعمال کیا۔

فریب، ہر تاریکی میں کیا گیا عمل اُس پیالے میں تھا۔ آہستہ آہستہ اور ہولناکی سے وہ سب کچھ بیٹے کے جسم میں جذب ہو گیا۔ یہ مجسّم، متجسد کا آخری منظر اور عمل تھا۔

بادشاہ کی تخت گاہ گہرے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی ہے۔ بادشاہ کی آنکھیں بند ہیں۔ وہ آرام کر رہا ہے۔

اپنے خواب میں وہ دوبارہ باغ میں ہے۔ شام کی خنکی دریا کے کنارے بہہ رہی ہے جب تین ہستیاں چل رہی ہیں۔ وہ باغ کی باتیں کرتے ہیں — جیسے وہ ہے، جیسے وہ ہو گا۔

"باپ۔۔۔" بیٹا کہنا شروع کرتا ہے۔ بادشاہ اُس لفظ کو بار بار دہراتا ہے۔ "باپ۔۔۔ باپ

لوگوں کو جمع کر کے۔ [14] اُن سے کہا کہ "تُم اِس شخص کو لوگوں کا بہکانے والا ٹھہرا کر میرے پاس لائے ہو اور دیکھو مَیں نے تُمہارے سامنے ہی اُس کی تحقیقات کی مگر جِن باتوں کا اِلزام تُم اُس پر لگاتے ہو اُن کی نِسبت نہ مَیں نے اُس میں کُچھ قصُور پایا۔ [15] نہ ہیرودِیؔس نے کیونکہ اُس نے اُسے ہمارے پاس واپس بھیجا ہے اور دیکھو اُس سے کوئی اَیسا فِعل سرزد نہیں ہُوا جِس سے وہ قتل کے لائِق ٹھہرتا۔ [16] پس مَیں اُس کو پِٹوا کر چھوڑے دیتا ہُوں۔" [17] (اُسے ہر عید میں ضرُور تھا کہ کِسی کو اُن کی خاطِر چھوڑ دے)۔

[18] وہ سب مِل کر چِلّا اُٹھے کہ اِسے لے جا اور ہماری خاطِر براَبّا کو چھوڑ دے۔ [19] (یہ کِسی بغاوت کے باعث جو شہر میں ہُوئی

تھی اور خُون کرنے کے سبب سے قَید میں ڈالا گیا تھا)۔
[20]مگر پِیلاطُسؔ نے یِسُوعؔ کو چھوڑنے کے اِرادے سے پِھر اُن سے کہا۔ [21]لیکن وہ چِلاّ کر کہنے لگے کہ اِس کو مصلُوب کر مصلُوب!

[22]اُس نے تیسری بار اُن سے کہا "کیوں؟ اِس نے کیا بُرائی کی ہے؟ مَیں نے اِس میں قتل کی کوئی وجہ نہیں پائی۔ پس مَیں اِسے پِٹوا کر چھوڑے دیتا ہوں۔" [23]مگر وہ چلا چلا کر سر ہوتے رہے کہ اُسے مصلُوب کِیا جائے اور وہ اور سردار کاہن کامیاب ہوئے۔ [24]پس پِیلاطُسؔ نے حکم دِیا کہ اُن کی درخواست کے مُوافِق ہو۔ [25]اور جو شخص بغاوت اور خُون کرنے کے سبب سے قَید میں پڑا تھا اور جسے اُنہوں نے مانگا تھا اُسے چھوڑ دِیا مگر یِسُوعؔ کو اُن کی مرضی کے مُوافِق سپاہیوں کے حوالے کِیا۔

یِسُوع کو مصلُوب کِیا جاتا ہے

[26]اور جب اُس کو لئے جاتے تھے تو اُنہوں نے شمعُوؔن نام ایک کُرینی کو جو دیہات سے آتا تھا پکڑ کر صلیب اُس پر لادی کہ یِسُوعؔ کے پیچھے پیچھے لے چلے۔

[27]اور لوگوں کا ایک بڑا ہجوم اور بہت سی عورتیں جو کے واسطے روتی پیٹتی تھیں اُس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ [28]یِسُوعؔ نے اُن کی طرف پِھر کر کہا اَے یروشلِیم کی بیٹیو! میرے لئے نہ رو بلکہ اپنے اور اپنے بچّوں کے لئے رو۔ [29]کیونکہ دیکھو وہ دن آتے ہیں جِن میں کہیں گے مُبارک ہیں بانجھیں اور وہ رحِم جو باروَر نہ ہُوئے اور وہ چھاتیاں جنہوں نے دُودھ نہ پلایا۔ [30]اُس وقت وہ

۔۔۔" یہ الفاظ پھول کی مانند ہیں، نازک پنکھڑی جیسے، جو آسانی سے مسلے جاسکتے ہیں۔ وہ کتنا تڑپتا ہے کہ اُس کے بچے اُسے دوبارہ " باپ۔۔۔" کہہ کر پکاریں۔

ایک آواز اُسے خواب سے جگا دیتی ہے۔ وہ اپنی آنکھیں کھولتا ہے اور دروازے میں جلال سے چمکتی ہوئی ایک ہستی کو دیکھتا ہے۔ "کام پورا ہوگیا ہے، باپ۔۔۔ میں گھر آ گیا ہوں۔"

عملی اطلاق

سیدنا مسیح پر ایمان کے ذریعے ہم خدا کے تمام خزانوں — خوشی، اطمینان، اور ابدی زندگی — تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ ایک لمحہ بھی مزید ضائع نہ کریں۔ مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کریں۔ اپنی باقی ماندہ زندگی اُس کی تعلیمات پر چلنے کے لیے وقف کر دیں۔

پہاڑوں سے کہنا شروع کریں گے کہ ہم پر گر پڑو اور ٹیلوں سے کہ ہمیں چھپا لو۔ [31] کیونکہ جب ہرے درخت کے ساتھ اَیسا کرتے ہیں تو سُوکھے کے ساتھ کیا کُچھ نہ کیا جائے گا؟

[32] اور وہ دو اَور آدمیوں کو بھی جو بدکار تھے لئے جاتے تھے کہ اُس کے ساتھ قتل کئے جائیں۔ [33] جب وہ اُس جگہ پر پُہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں اُسے مصلُوب کِیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دُوسرے کو بائیں طرف۔ [34] یِسُوعؔ نے کہا اَے باپ! اِن کو مُعاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں۔ اور اُنھوں نے اُس کے کپڑوں کے حصے کئے اور اُن پر قُرعہ ڈالا۔

[35] اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے اور سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے کہ اِس نے اَوروں کو بچایا۔ اگر یہ خُدا کا مسیح اور اُس کا برگُزِیدہ ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔ [36] سپاہیوں نے بھی پاس آکر اور سرکہ پیش کر کے اُس پر ٹھٹھا مارا اور کہا کہ [37] اگر تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا۔

[38] اور ایک نوِشتہ بھی اُس کے اُوپر لگایا گیا تھا کہ "یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔"

[39] پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُن میں سے ایک اُسے یُوں طعنہ دینے لگا کہ "کیا تُو مسیح نہیں؟ تُو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔"

[40] مگر دُوسرے نے اُسے جھڑک کر جواب دِیا کہ "کیا تُو خُدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اُسی سزا میں گرِفتار ہے؟ [41] اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیں لیکن

اِس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔" (42) پھر اُس نے کہا "اَے یِسُوعؔ
جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔"
(43) اُس نے اُس سے کہا مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج
ہی تُو میرے ساتھ فِردَوس میں ہو گا۔

یِسُوع کی مَوت

(44) پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک تمام مُلک
میں اندھیرا چھایا رہا۔ (45) اور سُورج کی رَوشنی جاتی رہی اور ہیکل کا
پردہ بیچ سے پھٹ گیا۔ (46) پھر یِسُوعؔ نے بڑی آواز سے پُکار کر کہا
اَے باپ! مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سَونپتا ہوں اور یہ کہہ
کر دَم دے دِیا۔
(47) یہ ماجرا دیکھ کر صُوبے دار نے خُدا کی تمجِید کی اور کہا
بیشک یہ آدمی راست باز تھا۔
(48) اور جتنے لوگ اِس نظّارے کو آئے تھے یہ ماجرا دیکھ کر
چھاتی پیٹتے ہُوئے لَوٹ گئے۔ (49) اور اُس کے سب جان پہچان اور
وہ عورتیں جو گلیل سے اُس کے ساتھ آئی تِھیں دُور کھڑی یہ باتیں
دیکھ رہی تھیں۔

تدفینِ یسوع

(50) اور دیکھو یُوسفؔ نام ایک شخص مشیر تھا جو نیک اور
راست باز آدمی تھا۔ (51) وہ ان کی رائے و عمل میں شریک نہ
ہوا تھا۔ یہ یہودیوں کے شہر اَرِمتیہ کا باشِندہ اور خُدا کی بادشاہی کا
منتظر تھا۔ (52) اُس نے پِیلاطُسؔ کے پاس جا کر یِسُوعؔ کی لاش

مانگی۔ [53] اور اُس کو اُتار کر مہین چادر میں لپیٹا۔ پھر ایک قبر کے
اندر رکھ دیا جو چٹان میں کُھدی ہُوئی تھی اور اُس میں کوئی کبھی
رکھا نہ گیا تھا۔ [54] وہ تیّاری کا دِن تھا اور سبت کا دِن شرُوع ہونے
کو تھا۔

[55] اور اُن عَورتوں نے جو اُس کے ساتھ گلِیل سے آئی
تھِیں پیچھے پیچھے جا کر اُس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اُس کی لاش کِس
طرح رکھّی گئی۔ [56] اور لَوٹ کر خُوشبُودار چیزیں اور عطر تیّار کِیا۔

باب 24

یِسُوع کا جی اُٹھنا

[1] اور ہفتے کے پہلے دن صبح سویرے اُن خوشبودار چیزوں
کو جو تیار کی تھیں لے کر قبر پر آئیں۔ [2] اور پتّھر کو قبر پر سے لڑھکا
ہُوا پایا۔ [3] مگر اندر جا کر خداوند یِسُوعؔ کی لاش نہ پائی۔ [4] اور ایسا
ہوا کہ جب وہ اِس بات سے حیران تھیں تو دیکھو دو شخص برّاق
پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے۔ [5] جب وہ ڈر گئیں اور
اپنے سر زمین پر جھکائے تو اُنہوں نے اُن سے کہا کہ "زندہ کو
مُردوں میں کیوں ڈُھونڈتی ہو؟ [6] وہ یہاں نہیں بلکہ جی اُٹھا ہے۔
یاد کرو کہ جب وہ گلیل میں تھا تو اُس نے تُم سے کہا تھا۔ [7] ضرور
ہے کہ اِبنِ آدمؔ گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالے کِیا جائے اور
مصلُوب ہو اور تیسرے دِن جی اُٹھے۔"

[8] اُس کی باتیں اُنہیں یاد آئیں۔ [9] اور قبر سے لَوٹ کر

آپ کے سفر کے لیے

۲۴: ۱-۵۳

صورتِ حال

شاگرد یہ ہرگز نہ سمجھ سکے کہ سیدنا یسوع المسیح جب اُن سے فرماتے تھے کہ اُس کے دوبارہ جی اٹھنے کا کیا مطلب ہے۔

مشاہدہ

خدا دوسرے ایمان داروں کو استعمال کرتا ہے تاکہ وہ ہم پر اپنی مرضی ظاہر کرے۔

فیضیابی

"تیری مرضی پوری ہو" دعا کرنا دراصل خدا کے دل کو ڈھونڈنے کی کوشش کرنا ہے۔ "مرضی" کا مطلب "گہری خواہش" ہے۔ بائبل مقدس کے مطالعے سے ہی ہم سیکھتے ہیں کہ خدا کیا چاہتا ہے۔ اُس کا دل کیا ہے؟

اُنہوں نے اُن گیارہ اور باقی سب لوگوں کو اِن سب باتوں کی خبر دی۔ (10) جنہوں نے رسُولوں سے یہ باتیں کہیں وہ مریمؔ مگدلینی اور یوؔانہ اور یعقُوب کی ماں مریمؔ اور اُن کے ساتھ کی باقی عورتیں تھیں۔ (11) مگر یہ باتیں اُنہیں کہانی سی معلُوم ہُوئیں اور اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کِیا۔ (12) اِس پر پطرؔس اُٹھ کر قبر تک دَوڑا گیا اور جھک کر نظر کی اور دیکھا کہ صِرف کفن ہی کفن ہے اور اِس ماجرے سے تعجّب کرتا ہوا چلا گیا۔

اماوس کی راہ پر

(13) اور دیکھو اُسی دِن اُن میں سے دو آدمی اُس گاؤں کی طرف جا رہے تھے جِس کا نام اماوس ہے۔ وہ یروشلیم سے قرِیباً سات مِیل کے فاصلے پر ہے۔ (14) اور وہ اِن سب باتوں کی بابت جو واقع ہُوئی تھِیں آپس میں بات چیت کرتے جاتے تھے۔ (15) جب وہ بات چیت اور پُوچھ پاچھ کر رہے تھے تو اَیسا ہوا کہ یسوع آپ نزدِیک آ کر اُن کے ساتھ ہو لِیا۔ (16) لیکن اُن کی آنکھیں بند کی گئی تھیں تا کہ اُسے نہ پہچانیں۔ (17) اُس نے اُن سے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو تُم چلتے چلتے آپس میں کرتے ہو؟ وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔ (18) پھر ایک نے جِس کا نام کلیُپاؔس تھا جواب میں اُس سے کہا "کیا تُو یروشلیم میں اکیلا مُسافر ہے جو نہیں جانتا کہ اِن دِنوں اُس میں کیا کیا ہوا ہے؟"

(19) اُس نے اُن سے کہا کیا ہوا ہے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا یسُوعؔ ناصری کا ماجرا جو خُدا اور ساری اُمّت کے نزدِیک کام اور کلام میں قُدرت والا نبی تھا۔

اُس کا جوش و جذبہ کیا ہے؟ اور اس کی مرضی کیا ہے؟ وہ چاہتا ہے کہ تم یہ سب جان لو۔

کیا خدا ہمیں چھپا کر رکھے گا کہ وہ کیا کرنے والا ہے؟ غالباً نہیں، کیونکہ اُس نے ہمیں اپنی مرضی ظاہر کرنے کے لیے بڑی محنت کی ہے۔ کیا وہ اِس سے بڑھ کر کچھ کر سکتا تھا کہ اپنے بیٹے کو ہماری رہنمائی کے لیے بھیجتا؟ کیا وہ اِس سے بڑھ کر کچھ کر سکتا تھا کہ ہمیں سکھانے کے لیے اپنا کلام دیتا؟ کیا وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے حالات کو ترتیب دینے سے بڑھ کر کچھ کر سکتا تھا؟ کیا وہ ہمیں مشورہ دینے کے لیے اپنے روح القدس کو بھیجنے سے بڑھ کر کچھ کر سکتا تھا؟

خدا الجھن کا خدا نہیں ہے اور جہاں کہیں وہ مخلص طالبوں کو الجھے دل کے ساتھ دیکھتا ہے، یقین رکھو کہ اُن کی رہنمائی کے لیے اُسے جو کچھ بھی کرنا پڑے گا وہ ضرور کرے گا تا کہ وہ اُس کی مرضی کو پہچان سکیں۔ یہی تو وہ اماؤس کی راہ پر کر رہا تھا۔

سب لوگ آن لائن تھے، اور یہ دونوں پیدل جا رہے تھے۔ اُنہوں نے خداوند یسوع کی موت کو اُس تحریک کے خاتمے کے طور پر دیکھا اور اپنا سامان باندھ کر گھر واپس روانہ ہو گئے۔ اور وہیں وہ جا رہے تھے جب خداوند یسوع اُنہیں دکھائی دیا۔ خداوند یسوع کی اُس راہ میں ظاہر ہونے کی کتنی شیریں جھلک ہے۔ جب کوئی بھیڑ غلط سمت میں چلی جائے اور چراگاہ سے بھٹک جائے، تو ہمارا چرواہا—اُسے زیادہ دور بھٹکنے نہیں دیتا—اُسے واپس لے آتا ہے۔

(20) اور سردار کاہنوں اور ہمارے حاکموں نے اُس کو پکڑوا دِیا تا کہ اُس پر قتل کا حکم دِیا جائے اور اُسے مصلُوب کِیا۔ (21) لیکن ہم کو اُمّید تھی کہ اِسرائیل کو مخلصی یہی دے گا اوران سب باتوں کے علاوہ اِس ماجرے کو آج تیسرا دِن ہو گیا۔ (22) اور ہم میں سے چند عورتوں نے بھی ہم کو حیران کر دِیا ہے جو سویرے ہی قبر پر گئی تِھیں۔ (23) اور جب اُس کی لاش نہ پائی تو یہ کہتی ہُوئی آئیں کہ ہم نے رویا میں فرِشتوں کو بھی دیکھا۔ اُنہوں نے کہا وہ زِندہ ہے۔ (24) اور بعض ہمارے ساتھیوں میں سے قبر پر گئے اور جَیسا عورتوں نے کہا تھا وَیسا ہی پایا مگر اُس کو نہ دیکھا۔

(25) اُس نے اُن سے کہا اَے نادانو اور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سُست اِعتقادو! (26) کیا ضرور نہ تھا کہ المسیح یہ دُکھ اٹھائے اور اسی طرح اپنے جلال میں داخل ہو؟ (27) پِھر تورات مُوسیٰ سے اور صحائف انبیا سے شروع کر کے سب نوِشتوں میں جتنی باتیں اُس کے حق میں لکھی ہُوئی ہیں وہ اُن کو سمجھا دِیں۔

(28) اِتنے میں وہ اُس گاؤں کے نزدِیک پہنچ گئے جہاں جاتے تھے اور اُس کے ڈھنگ سے اَیسا معلُوم ہوا کہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ (29) اُنہوں نے اُسے یہ کہہ کر مجبُور کیا کہ ہمارے ساتھ رہ کیونکہ شام ہوا چاہتی ہے اور دِن اب بہت ڈھل گیا۔ پس وہ اندر گیا تا کہ اُن کے ساتھ رہے۔ (30) جب وہ اُن کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو اَیسا ہوا کہ اُس نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر اُن کو دینے لگا۔ (31) اِس پر اُن کی آنکھیں کُھل گئیں اور اُنہوں نے اُس کو پہچان لِیا اور وہ اُن کی نظر سے غائب ہو گیا۔ (32) اُنہوں نے

وہ یہ کیسے کرتا ہے؟ وہ ہم پر اپنی مرضی کیسے ظاہر کرتا ہے؟ آپ اُس کے اندازِ سادگی سے حیران رہ جائیں گے۔ اُن دونوں کی پہلی غلطی یہ تھی کہ اُنہوں نے اپنے ساتھی شاگردوں کے کلام کو نظر انداز کر دیا۔ خدا اپنی مرضی ایمان داروں کی جماعت کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ پہلے ایسٹر کے دن، اُس نے اُن عورتوں کے ذریعے بات کی جنھوں نے دوسروں سے کہا۔ "اور ہم میں سے چند عَورتوں نے بھی ہم کو حَیران کر دِیا ہے جو سویرے ہی قبر پر گئی تِھیں۔ اور جب اُس کی لاش نہ پائی تو یہ کہتی ہُوئی آئیں کہ ہم نے رویا میں فرِشتوں کو بھی دیکھا۔ اُنہوں نے کہا وہ زِندہ ہے۔" (۲۲-۲۳ آیت)

اُس کا منصوبہ آج بھی بدلا نہیں۔ یسوع آج اور اب بھی ایمان داروں کے ذریعے ایمان داروں سے بات کرتا ہے۔ "بلکہ مُحبّت کے ساتھ سچّائی پر قائِم رہ کر اور اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پَیوستہ ہو کر ہر طرح سے بڑھتے جائیں۔ جِس سے سارا بدن ہر ایک جوڑ کی مدد سے پَیوستہ ہو کر اور گٹھ کر اُس تاثیر کے مُوافِق جو بقدرِ ہر حِصّہ ہوتی ہے اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تا کہ مُحبّت میں اپنی ترقّی کرتا جائے۔" (افسیوں ۴: ۱۵-۱۶)

عملی اطلاق

آپ کی زندگی میں کون ہے جس کے ذریعے خدا نے آپ پر اپنی مرضی ظاہر کی؟ آئندہ دو ہفتوں میں وقت نکال کر اُن کو شکریہ کا پیغام بھیجیں کہ وہ آپ کی زندگی میں شامل

آپس میں کہا کہ جب وہ راہ میں ہم سے باتیں کرتا اور ہم پر نوِشتوں کا بھید کھولتا تھا تو کیا ہمارے دِل جوش سے نہ بھر گئے تھے؟

رہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو کس طرح خداوند مسیح کے بدن کی تعمیر میں استعمال کر سکتا ہے۔

(33) پس وہ اُسی گھڑی اُٹھ کر یروشلیم کو لَوٹ گئے اور اُن گیارہ اور اُن کے ساتھیوں کو اِکٹھا پایا۔ (34) وہ کہہ رہے تھے کہ خُداوند بیشک جی اُٹھا اور شمعُوؔن کو دِکھائی دِیا ہے۔

(35) اور اُنہوں نے راہ کا حال بیان کِیا اور یہ بھی کہ اُسے روٹی توڑتے وقت کِس طرح پہچانا۔

یسُوع اپنے شاگِردوں پر ظاہر ہوتا ہے

(36) وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یِسُوعؔ آپ اُن کے بِیچ میں آ کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا تُمہاری سلامتی ہو۔

(37) مگر اُنہوں نے گھبرا کر اور خَوف کھا کر یہ سمجھا کہ کِسی رُوح کو دیکھتے ہیں۔ (38) اُس نے اُن سے کہا تُم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کِس واسطے تُمہارے دِل میں شک پَیدا ہوتے ہیں؟ (39) میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ مَیں ہی ہُوں۔ مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈّی نہیں ہوتی جَیسا مُجھ میں دیکھتے ہو۔

(40) اور یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دِکھائے۔ (41) جب مارے خُوشی کے اُن کو یقِین نہ آیا اور تعجُّب کرتے تھے تو اُس نے اُن سے کہا کیا یہاں تُمہارے پاس کُچھ کھانے کو ہے؟ (42) اُنہوں نے اُسے بھُنی ہُوئی مچھلی کا قتلہ دِیا۔ (43) اُس نے لے کر اُن کے رُوبرُو کھایا۔

اماؤس کی راہ پر شاگرد

جب لوگ کسی تباہی، جنگ و جدل اور بربادی جیسی صورتِ حال کا سامنا کرتے ہیں، تو وہ مختلف سمتوں میں چلے جاتے ہیں۔ کچھ صرف زندہ رہنے کی کوشش کرتے ہیں، کچھ معمول کے مطابق چلتے ہیں، کچھ پاگل پن کی حد تک چلے جاتے ہیں اور کچھ۔۔۔ اماؤس کی طرف جاتے ہیں۔

سیدنا یسوع المسیح کے بعض شاگردوں کے بارے میں بائبل مقدس فرماتی ہے۔

"اور دیکھو اُسی دِن اُن میں سے دو آدمی اُس گاؤں کی طرف جارہے تھے جِس کا نام اِماؤس ہے۔وہ یروشلیم سے قرِیباً سات میل کے فاصِلہ پر ہے۔ اور وہ اِن سب باتوں کی بابت جو واقع ہُوئی تِھیں آپس میں بات چِیت کرتے جاتے تھے۔"(لوقا ۲۴: ۱۳۔۱۴)

ان باتوں کو سمجھنا آسان نہیں تھا۔ خداوند یسوع کو دھوکہ دیا گیا، گرفتار کیا گیا، اُس پر جھوٹے الزام لگے، سزا سنائی گئی، کوڑے مارے گئے اور پھر مصلوب کر دیا گیا۔ جب انہیں جمعے کے دن دفنایا گیاتو صرف اُن کا جسم ہی دفن نہیں ہوا بلکہ اُن کے پیروکاروں کی گہری امیدیں بھی اُس کے ساتھ دفن ہو گئیں۔

تو اتوار کے دن ایک بے چینی بھرے سبت کے بعد سیدنا یسوع کے دو پیروکار اماؤس کی طرف روانہ ہو گئے۔ خدا ہی جانتا ہے کیوں؟ اماؤس کوئی مشہور تفریحی مقام نہیں تھا۔ حقیقت میں بائبل مقدس میں اس جگہ کا ذکر ایک ہی بار ہوا ہے۔ کیا اماؤس ان میں سے کسی کا گھر تھا؟ کیا وہاں کوئی اچھا مشیر تھا؟ یا وہ یروشلم کی فضا سے دور نکلنا چاہ رہے تھے؟

وہ صدمے کی حالت میں خاموشی سے چل رہے تھےراستے میں کنکریوں کو ٹھوکر مارتے ہوئے۔"جب وہ بات چِیت اور پُوچھ پاچھ کر رہے تھے تو اَیسا ہُوا کہ یِسُوع آپ نزدِیک آ کر اُن کے ساتھ ہو لِیا۔ لیکن اُن کی آنکھیں بند کی گئی تِھیں کہ اُس کو نہ پہچانیں۔ اُس نے اُن سے کہا یہ کیا باتیں ہیں جو تُم چلتے چلتے آپس میں کرتے ہو؟ وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔"(لوقا ۲۴: ۱۵۔۱۷)

ان دونوں میں سے ایک شاگرد جس کا نام جنابِ کلیُپاس تھا نے اُن ایام غم کا خلاصہ پیش کیا۔ تب وہ اجنبی ــــ جو درحقیقت خداوند یسوع تھے ــــ انہوں نے اس افسردہ سفر کو ایک زندہ سبق میں بدل دیا۔ انہوں نے اپنے بارے بشمول دکھ سہنے کے بارے میں پرانے عہدنامے درج تمام باتیں بیان فرمائیں۔

جب خداوند یسوع اُن سے یہ فرمارہے تھے تو شاگردوں کے افسردہ دل پھر سے زندگی کی طرف لوٹنے لگے۔ جب وہ اماؤس پہنچے تو اُنہوں نے اُس اجنبی کو کہا کہ وہ اُن کے ساتھ کھانے پر رُک جائے۔ جب خداوند یسوع المسیح نے روٹی توڑی تو "اِس پر اُن کی آنکھیں کُھل گئِیں اور اُنہوں نے اُس کو پہچان لِیا اور وہ اُن کی نظر سے غائِب ہو گیا۔"(لوقا ۲۴: ۳۱)

حیرت اور خوشی سے بھرے ہوئے وہ فوراً واپس یروشلم کی طرف دوڑے تاکہ دوسروں کو یہ خوشخبری سنا سکیں۔

اماؤس کی سڑک کی یہ کہانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم اپنے درد، الجھن اور غم میں کہیں بھی چلے جائیں زندہ خداوند یسوع المسیح ہمارے پاس آسکتے ہیں۔

جب ہم سیدنا یسوع کو دیکھتے ہیں تو ہمارے بھٹکنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں، اور ہم بہتر طور سے آگے بڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

[44] پھر اُس نے اُن سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں
نے تُم سے اُس وقت کہی تِھیں جب تُمہارے ساتھ تھا کہ ضرُور
ہے کہ جِتنی باتیں مُوسیٰ کی توَریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور
میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔
[45] پھر اُس نے اُن کا ذِہن کھولا تاکہ کِتابِ مُقدّس کو
سمجھیں۔ [46] اور اُن سے کہا یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا
اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ [47] اور یروشلِیم سے
شرُوع کر کے سب قَوموں میں توَبہ اور گُناہوں کی مُعافی کی مُنادی
اُس کے نام سے کی جائے گی۔ [48] تُم اِن باتوں کے گواہ ہو۔
[49] اور دیکھو جِس کا میرے باپ نے وعدہ کِیا ہے مَیں اُس کو تُم پر
نازِل کرُوں گا لیکن جب تک عالَمِ بالا سے تُم کو قُوّت کا لِباس نہ ملے
اِس شہر میں ٹھہرے رہو۔

یسوع کا آسمان پر اُٹھایا جانا

(50) پھر وہ اُنہیں بیت عنیاہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ (51) جب وہ اُنہیں برکت دے رہا تھا تو اَیسا ہوا کہ اُن سے جُدا ہو گیا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (52) اور وہ اُس کو سجدہ کر کے بڑی خُوشی سے یروشلیم کو لَوٹ گئے۔ (53) اور ہر وقت ہیکل میں حاضِر ہو کر خُدا کی حمد کِیا کرتے تھے۔

حرف آخر

کیا آپ ایمان لاتے ہیں؟

اگر ہم حضرت لوقا کی معرفت لکھی گئی خداوند یسوع مسیح کی انجیلِ مقدسہ کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ اس میں خداوند یسوع مسیح کو ایک متحرک، صاحبِ اختیار اور الٰہی شفا دینے والے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یہ انجیل نہ صرف خداوند یسوع المسیح کے تعلیم دینے، بدروحوں پر غلبہ پانے اور گناہ معاف کرنے کے اختیار کو نمایاں کرتی ہے، بلکہ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ یسوع بارہا خود کو "ابنِ آدم" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں، جو اس لئے دنیا میں آئے کہ اپنی جان قربان کر کے انسانوں کو گناہ کی قید سے رہائی بخشیں۔ حضرت لوقا چونکہ پیشے کے اعتبار سے ایک ماہر طبیب، محقق اور سرجن تھے، اسی لیے اُن کی لکھی گئی انجیل مقدسہ میں ہمیں واقعات کی ایک جامع، منظم اور تحقیق پر مبنی ترتیب نظر آتی ہے۔ اُن کی تحریر ایک مؤرخ کی دقتِ نظر اور ایک ڈاکٹر کی گہری مشاہدہ نگاہ کو ظاہر کرتی ہے، جو خداوند یسوع کی زندگی، تعلیمات اور معجزات کو نہایت باریک بینی سے قلمبند کرتی ہے۔

گناہ، جس نے انسان کو خدا سے جدا کر دیا، وہ محض برے اعمال کی فہرست نہیں، بلکہ سب سے پہلا اور بنیادی گناہ "بے اعتقادی" کا تھا۔ انسان نے بے شمار گناہ کیے، مگر جس گناہ نے اُسے خدا سے حقیقی طور پر جدا کیا، وہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہ لانے اور اُس پر بھروسہ نہ کرنے کا گناہ ہے۔

انجیلِ مقدسہ میں جناب لوقا ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ زندگی کے لئے صرف یسوع کو دیکھنا اور اُس پر بھروسہ کرنا ہی نجات کا واحد راستہ ہے۔ خدا نے اپنی بے مثال محبت کے باعث اپنے اکلوتے بیٹے، سیدنا یسوع المسیح کو ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر قربان کر دیا، تاکہ ہم اُس پر ایمان لا کر گناہوں سے نجات پائیں اور ابدی زندگی کے وارث بن جائیں۔

جب آپ یسوع پر ایمان لاتے ہیں، تو نہ صرف آپ اُسے پہچانتے ہیں، بلکہ اُس کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی میں شریک بھی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے:

"کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا ۱۶:۳

اور اب؟

سیدنا یسوع المسیح کا دعویٰ آپ کے سامنے بالکل واضح ہے۔ آپ کے سامنے دو راستے ہیں — اُسے قبول کریں یا رد کریں۔

خداوند یسوع کو آپ کی نیکی، پرہیزگاری، عبادات، فرقے، مذہبی پس منظر، سیاسی نظریات یا کسی خاص فرقے سے تعلق کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی وہ آپ کے ماضی کے گناہوں، کمزوریوں یا بری عادات کی کوئی پرواہ یا سروکار ہے۔

وہ صرف آپ سے پیار کرتا ہے — جیسے بھی آپ ہیں۔

اُسے صرف آپ کا دل درکار ہے۔ بس اُس کے پاس آئیں، ایمان سے، سادگی سے — اور وہ آپ کو قبول کرے گا، معاف کرے گا اور نئی زندگی عطا کرے گا۔

اعلان یسوع

سیدنا یسوع المسیح آپ سے کہہ رہے ہیں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اور میں اپنی جان آپ کے گناہوں کی خاطر دیتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو کبھی تنہا نہ چھوڑوں گا۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں نے آپ کے لئے بھی تیار کئے ہیں۔

اب کیا؟

آؤ میرے بن جاؤ

کیا آپ نے اپنا انتخاب کر لیا ہے؟ اگر آپ نے درست انتخاب کیا ہے تو پھر آپ یہ شاندار کام کریں جو آج سے ہی آپ کی مدد کریں گے۔

- رب العزت سے بات کریں (دعا کریں)۔ آپ اُسے باپ کہہ سکتے ہیں۔ وہ آپ سے پیار کرتا ہے اور آپ کی سنتا ہے۔
- مقدس لوقا کی معرفت انجیل کا پھر سے مطالعہ کریں۔ اور اس مرتبہ آہستگی (کم رفتار) سے پڑھیں۔
- کچھ حصے بلند آواز میں پڑھیں، خاص طور پر سیدنا یسوع المسیح کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیں۔
- نئے عہد نامے کی کاپی لیں۔ متی کی معرفت انجیل سے شروع کریں اور مکاشفہ کی کتاب تک اس کا بغور مطالعہ کریں۔
- کچھ مسیحی دوستوں کو اپنے حیران کن فیصلے سے آگاہ کریں۔

ترتیب

نمبر شمار	عنوان	آیات	صفحہ نمبر
1	مطالعے سے پہلے ہدایات		3
2	تعارف ۔ کتاب کے بارے میں		5
3	تعارف	4-1:1	7
4	یوحنا کی ولادت کی پیشین گوئی	25-5:1	7
5	یِسُوع المسیح کی ولادت کی بشارت	38-26:1	10
6	مریمؔ اور اِلیشبعؔ کی ملاقات	45-39:1	13
7	مریم کا گیت	56-46:1	13
8	یوحنا کی ولادت	66-58:1	14
9	زکریاؔہ کی نبوت	80-67:1	15
10	یِسُوع المسیح کی پیدائش	7-1:2	17
11	چرواہوں کو بشارت	20-8:2	17
12	یِسُوع کا نام رکھّا جاتا ہے	21:2	19
13	یِسُوع کو ہیکل میں پیش کِیا جاتا ہے	38-22:2	19
14	پاک خاندان کی ناصرت کو واپسی	40-39:2	22
15	بارہ سالہ یِسُوع ہیکل میں	52-41:2	22
16	واعظ یوحنا	60-1:3	24
17	یِسُوع کا بپتسمہ	22-21:3	27
18	یِسُوع کا نسب نامہ	38-23:3	27
19	خداوند یِسُوع کی آزمائش	13-1:4	29
20	اعلانیہ خدمت کا آغاز	15-14:4	30
21	یسوع اپنے وطن ناصرت میں	30-16:4	30

22	ایک بدرُوح گرفتہ آدمی سے بدروح کا نکالا جانا	37-31:4	32
23	یِسُوع پطرس کی ساس اور بہت سے بیماروں کو شفا دیتا ہے	40-38:4	33
24	دورہِ گلیل	44-41:4	34
25	خداوند یِسُوع کے پہلے شاگرد	11-1:5	34
26	یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے	16-12:5	35
27	شفائے مفلوج	26-17:5	36
28	مقدس متی کو دعوتِ رسالت	32-27:5	37
29	روزے کے بارے میں سوال	39-33:5	37
30	یِسُوع ہی سبت کا مالک ہے	5-1:6	38
31	سُوکھے ہاتھ والے آدمی کو شفا	11-6:6	39
32	یِسُوع کا رسولوں کو تقرر کرنا	16-12:6	39
33	یِسُوع بہت سوں کو شفا بخشتا ہے	19-17:6	40
34	مُبارک حالی	23-20:6	40
35	زبوں حالی	26-24:6	41
36	دُشمنوں کے لئے محبت	36-27:6	41
37	عَیب جوئی	42-37:6	42
38	درخت اور پھل	45-43:6	43
39	گھر بنانے والے کی تمثیل	49-46:6	43
40	رُومی صوبے دار کے نوکر کو شفا	10-1:7	44
41	بیوہ کے بیٹے کو مُردوں میں سے زندہ کیا جانا	17-11:7	45
42	پیغام یوحنا از یِسُوع	35-18:7	45
43	یِسُوع شمعُون فریسی کے گھر میں	50-36:7	50
44	خدمت گزار عورتیں	3-1:8	53
45	بیج بونے والے کی تمثیل	8-4:8	54

46	تمثیلوں کا مقصد	10-9:8	54
47	یِسُوع بیج بونے والے کی تمثیل سمجھاتا ہے	15-11:8	54
48	نورِ مسیحیت	18-16:8	55
49	یِسُوع کی ماں اور بھائی	21-19:8	55
50	یِسُوع طوفان کو تھما دیتا ہے	25-22:8	56
51	ایک بدرُوح گرفتہ کی شِفا	39-26:8	56
52	یائیر کی بیٹی اور یِسُوع کی پوشاک چھونے والی عورت	56-40:8	58
53	ہدایتِ رسالت	6-1:9	60
54	ہیرودیس کی گھبراہٹ	9-7:9	60
55	یِسُوع کا پانچ ہزار کو کھانا کھلانا	17-10:9	61
56	پطرس کا اقرار	20-18:9	63
57	اذیت اور مَوت کی پہلی پیشین گوئی	27-21:9	63
58	تبدیلیٔ صورت	36-28:9	64
59	گونگے بہرے کو شفا	43-37:9	66
60	اذیت اور مَوت کی دوسری پیشین گوئی	45-44:9	66
61	سب سے بڑا کون ہے؟	56-46:9	67
62	خداوند یِسُوع کی شاگردی	60-57:9	68
63	یِسُوع بہتر شاگردوں کا تقرر کرتا ہے	12-1:10	69
64	اِیمان نہ لانے والے شہر	16-13:10	70
65	بہتر شاگردوں کی واپسی	20-17:10	70
66	یِسُوع خُوش ہوتا ہے	24-21:10	71
67	نیک سامری اور حکم عظیم	37-25:10	72
68	یِسُوع کا مرتھا اور مریم کے گھر جانا	42-38:10	73
69	دُعا کے بارے میں یِسُوع کی تعلیم	13-1:11	74

70	یِسُوع اور بعل زبُول	23-14:11	75
71	بدرُوح کی واپسی	26-24:11	78
72	حقِیقی مُبارک حالی	28-27:11	78
73	نِشان کا مطالبہ	32-29:11	78
74	بدن کا چراغ	36-33:11	80
75	شریعت کے عالموں اور فریسیوں پر ملامت	54-37:11	80
76	رِیا کاری کے خِلاف تنبیہ	3-1:12	82
77	کس سے ڈرنا چاہیئے	7-4:12	83
78	مسیح کا اِقرار اور اِنکار کرنا	15-8:12	83
79	نادان ساہوکار کی تمثیل	21-16:12	84
80	خُدا پر توکل	31-22:12	85
81	آسمان پر خزانہ	34-32:12	87
82	چَوکس نوکر	40-35:12	87
83	دِیانت دار یا بددِیانت نوکر	48-41:12	88
84	صلح یا جدائی	53-49:12	89
85	زمانے کا امتیاز	56-54:12	89
86	مُدّعی کے ساتھ مفاہمت	59-57:12	89
87	توبہ یا ہلاکت	5-1:13	90
88	بے پھل درخت کی تمثیل	9-6:13	90
89	کُبڑی عورت کی سبت کے دن شفا	17-10:13	91
90	رائی کے دانے (بیج) کی تمثیل	19-18:13	92
91	خمیر کی تمثیل	21-20:13	92
92	تنگ دروازہ	30-22:13	92
93	یروشلِیم کے لئے افسوس	35-31:13	93

94	بیمار آدمی کو شِفا	6-1:14	94
95	حلیمی	11-7:14	94
96	بے غرضی	14-12:14	95
97	شاندار ضِیافت کی تمثیل	24-15:14	95
98	شاگردیت کی شرطیں	33-25:14	96
99	ناکارہ نمک	35-34:14	97
100	کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل	7-1:15	98
101	کھویا ہوا درہم	10-8:15	98
102	کھویا ہوا بیٹا	32-11:15	100
103	مُعاملہ شناس منشی	13-1:16	105
104	یِسُوع کے چند مقولے	18-14:16	106
105	دولت مند آدمی اور لعزر	31-19:16	107
106	گُناہ	4-1:17	108
107	اِیمان	6-5:17	109
108	نَوکر کا فرض	10-7:17	109
109	یِسُوع دس کوڑھیوں کو شفا دیتا ہے	19-11:17	109
110	خدا کی بادشاہی کی آمد	37-20:17	112
111	قاضی اور بیوہ کی تمثیل	8-1:18	113
112	فریسی اور محصل کی تمثیل	14-9:18	114
113	یِسُوع بچّوں کو برکت دیتا ہے	16-15:18	115
114	ایک دولتمند سردار	30-18:18	115
115	اذیت اور مَوت کی تیسری پیشین گوئی	34-31:18	117
116	یریحو کا نابینا	43-35:18	119
117	یِسُوع اور زکّائی	10-1:19	120

118	اشرفیوں کی تمثیل	27-11:19	121
119	یروشلیم میں شاہانہ داخلہ	40-28:19	124
120	یسوع یروشلیم پر روتا ہے	44-41:19	125
121	تاجروں کا ہیکل سے نکالا جانا	48-45:19	125
122	یسوع کا اختیار	5-11:20	126
123	ٹھیکیداروں کی تمثیل	20-9:20	126
124	خراج دینے کی بابت سوال	26-21:20	128
125	قیامت کا سوال	40-27:20	128
126	خداوند مسیح کس کا بیٹا ہے	44-41:20	129
127	یسوع فقیہوں کے خلاف خبردار کرتا ہے	47-45:20	130
128	ایک بیوہ کا نذرانہ	4-1:21	130
129	یسوع ہیکل کی بربادی کی پیشین گوئی کرتا ہے	6-5:21	131
130	مصیبتیں اور ایذائیں	19-7:21	131
131	یروشلیم کی بربادی کی پیشین گوئی	24-20:21	132
132	ابنِ آدم کی آمد	28-25:21	133
133	انجیر کے درخت سے سبق	33-28:21	133
134	چوکس رہنے کی ضرورت	38-34:21	133
135	مشورۂ قتل	2-1:22	134
136	یہودہ کی خیانت	6-3:22	134
137	آخری کھانا	13-7:22	135
138	عشائے ربانی	23-14:22	135
139	بڑا ہونے پر بحث	30-24:22	136
140	پطرس کے انکار کی نبوت	34-31:22	137
141	بٹوا، جھولی اور تلوار	38-35:22	137

142	کوہِ زیتون پر خداوند یسُوع کی دعا	46-39:22	139
143	یسُوع کی گرفتاری	53-47:22	141
144	پطرس یسُوع کا اِنکار کرتا ہے	62-54:22	141
145	سپاہی یسُوع کو مارتے اور ٹھٹھوں میں اُڑاتے ہیں	63-65:22	142
146	یسُوع کی صدرِ عدالت کے سامنے پیشی	71-66:22	143
147	پیلاطُس کے سامنے پیشی	5-1:23	143
148	یسُوع کو ہیرودیس کے پاس بھیجا جاتا ہے	12-6:23	144
149	قتل کا حکم	25-13:23	144
150	یسُوع کو مصلُوب کیا جاتا ہے	43-26:23	147
151	یسُوع کی مَوت	49-44:23	149
152	تدفینِ یسوع	55-50:23	149
153	یسُوع کا جی اُٹھنا	12-1:24	150
157	اماوس کی راہ پر	35-13:24	151
155	یسُوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے	49-36:24	153
156	یسُوع کا آسمان پر اٹھایا جانا	56-50:24	156
157	حرفِ آخر		157
158	اعلانِ یسُوع		158
159	اب کیا؟		158

یوٹیوب چینل کے لئے QR Code کوڈسکین کریں

یا

Naikobaad لکھ کر سرچ کریں۔

فیس بُک کے لئے QR Code کوڈسکین کریں

یا

Naikobaad لکھ کر سرچ کریں۔

مزید معلومات یا کتب کے فری حصول کے لئے

ہماری ویب سائٹ www.gcmbooks.com

وزٹ کریں یا QR code سکین کریں